ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، بااثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.88 , Sunday 05 October, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۸۸)، بروز اتوار، ۵/ اکتوبر، ۲۰۲۵ء، ۱۲/ ربیع الثانی ۱۴۴۷، ۸ صفحات

اسپین میں نصف ملین سے زائد عوام کا غزہ میں نسل کشی کے خلاف احتجاج، 500 تنظیموں کی اپیل پر مظاہرے ص:08

اٹلی میں 20 لاکھ سے زائد لوگوں کا غزہ جنگ کے خلاف احتجاج و ہڑتال

روم: 20 لاکھ سے زائد شہریوں نے اٹلی کے لگ بھگ 100 شہروں میں غزہ کے حق میں ہڑتال کی اور غزہ کے لوگوں کی حمایت میں سڑکوں پر نکل آئے۔

ایک اندازے کے مطابق تقریباً 20 لاکھ لوگوں نے ہفتہ کے روز ان ریلیوں میں شرکت کر کے غزہ کے بے گھر اور بھوک وقحط میں زیر محاصرہ فلسطینیوں کے لیے امدادی مشن کو بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔ ان ریلیوں کا اہتمام اٹلی کی سب سے بڑی یونین کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اٹلی کی مختلف یونینوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ کال فلوٹیلا کے اسرائیلی فورسز کی طرف سے روکے جانے کے اس عدوی کی گئی تھی۔ تاکہ اس پر احتجاج کیا جا سکے کہ اسرائیلی فورسز نے فلوٹیلا کے ذریعے بھیجی بہت معمولی امدادی سامان پہنچانے کی اجازت نہیں دی اور بدھ کی رات تقریباً 25 ملکوں کے 400 سے زائد انسانی حقوق کارکنوں کو طاقت کا استعمال کر کے روک کر گرفتار کر لیا گیا۔ اٹلی میں ان مظاہرین کے علاوہ یورپ کے مختلف ملکوں بلکہ دنیا بھر میں غزہ کے فلسطینیوں کے حق میں مظاہرے ہوئے ہیں۔ تاہم یورپی ملکوں میں سے اٹلی میں سب سے موثر ریلیوں کا اہتمام کیا گیا۔ اٹلی کی دائیں بازو سے تعلق رکھنے والی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے اس ہڑتال اور ریلیوں پر سخت تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ یہ پورے ملک میں پریشانی و بے چینی پھیلانے کی کوشش ہے جس کے سیاسی مقاصد ہیں اور یہ دائیں بازو کی حکومت کو نشانہ بنانے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب سی جی آئی ایل (CGIL) یونین نے کہا ہے کہ 3 لاکھ شہریوں نے دارالحکومت روم کی گلیوں اور سڑکوں پر مارچ کیا ہے۔ جبکہ شہریوں کی مجموعی طور پر اس ہڑتال کی اپیل میں 60 فیصد شرکت رہی۔

ہڑتال کی وجہ سے تمام بڑی سرحدز اور اہم شعبے بند رہے۔ جنی کے ڈرائیورز اور سکول بھی بند رہے۔ اٹلی جس کے ہاں 14 اکتوبر کو عالمی سطح کے مقابلے ہونے جا رہے ہیں اس میں اس بات پر غور کیا جانے لگا ہے کہ اسرائیل کی شرکت کو معطل کر دیا جائے۔

احتجاج کرنے والے لوگوں نے بالعموم پورے ملک میں پر امن انداز اختیار کیے رکھا اور فضا کے لیے سینے سو کر ہیلیکس (Helicopters) کے اردگرد بھی پر امن احتجاج کیا۔

احتجاجی کارکن بینرز اٹھائے ہوئے تھے جن پر اطالوی زبان میں لکھا تھا ہمیں صیہونیت کو مزاحمت کرنے روکنا چاہیے (Stop Zionism)۔ جمعی کی صبح ایک لاکھ لوگوں نے میلان شہر میں احتجاج کیا۔ تاہم وہاں مختصر سے تصادم کا ماحول پیدا ہو گیا۔ کیونکہ ایک گروپ نے شہری ہاؤ دے پر پانی کی بوتلیں پھینکنا شروع کر دیں تاکہ پولیس کو نشانہ بنا سکے۔ تاہم اعزاز ان پولیس نے ان پر آنسو گیس استعمال کی۔ وزیر اعظم میلونی نے جمعرات کے روز رپورٹرز سے بات کرتے ہوئے کہا تھا میں اب بھی یقین رکھتی ہوں کہ اس طرح کے اجتماعات اور ہڑتالوں سے فلسطینیوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جبکہ مجھے اندازہ ہے کہ اس سے ہمارے اپنے لوگوں کو کافی مشکلات ہوں گی۔ انہوں نے ہڑتال کی اپیل کی مذمت کی۔

اٹلی کی ایڈر کافی دباؤ کا سامنا کر رہی ہیں تاکہ وہ اسرائیل کے لیے اپنی دیرینہ حمایت سے دستبردار ہوں اور غزہ میں جاری جنگ کے باعث اسرائیل کی بجائے غزہ کے بھوکے اور زیر محاصرہ لوگوں کی مدد کی جائے۔

سپین اور پرتگال نے ہفتہ کے روز غزہ کے فلسطینیوں کے حق میں احتجاج کو مزید تیز کیا ہے اور غزہ میں جنگ کے خلاف آواز اٹھانے کو مضبوط کیا ہے۔ سپین کے شہر میڈرڈ اور بارسلونا میں کئی ہفتے پہلے اس طرح کی اپیلیں کی گئی تھیں تاکہ احتجاج کیا جا سکے۔ بعد ازاں اٹلی کے شہر روم اور لیز بن میں بھی اسی طرح کے وسیع پیمانے پر احتجاجی مظاہرے ہوئے۔

سپین اور پرتگال میں احتجاج کا اعلان اس وقت سامنے آیا ہے جب حماس نے کہا ہے کہ اس نے ٹرمپ منصوبہ میں بعض چیزوں کو قبول کر لیا ہے۔ ادھر بارسلونا اور میڈرڈ میں غزہ جنگ کے خلاف احتجاج شام کے اوقات میں جاری رہے گا۔

ہے۔ حالیہ ہفتوں میں سپین کی حکومت نے دائیں بازو کی حکومت کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا اہتمام کیا اور یہ احتجاج اس وقت بھی جاری رہا جب اسرائیل سائیکلنگ ٹیم سپین میں مقابلوں میں حصہ لے رہی تھی اور یہ احتجاج ان راستوں پر بھی پہنچ گیا جہاں سے سائیکلنگ ٹیم نے گزرنا تھا۔

یاد رہے اب تک غزہ میں اسرائیلی جنگ کے دوران 66225 سے زائد فلسطینی قتل ہو چکے ہیں۔ جبکہ 170000 سے زائد فلسطینی زخمی ہوئے ہیں۔ جنوبی یورپ میں احتجاج کا یہ اعلان اس وقت سامنے آیا ہے جب حماس نے کہا ہے کہ اس نے ٹرمپ منصوبہ میں بعض چیزوں کو قبول کر لیا ہے۔ ادھر بارسلونا اور میڈرڈ میں غزہ جنگ کے خلاف احتجاج شام کے اوقات میں جاری رہے گا۔

فلسطینی صدر کا حماس کے جواب کا خیر مقدم اور فوری جنگ بندی کا مطالبہ

محمود عباس کے مطابق مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی کے درمیان ربط لازمی طور پر ایک انتظامی کمیٹی اور متحدہ فلسطینی سکیورٹی فورسز کے ذریعے ہونا چاہیے

غزہ: فلسطینی صدر محمود عباس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے جنگ روکنے اور تصفیات کے لیے کوشش کے عمل کو آگے بڑھانے کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔ یہ رد عمل حماس کی ان مثبت باتوں کے بعد سامنے آیا ہے جن میں اس نے تمام یرغمالیوں کی رہائی اور اس مرحلے میں مثبت طرز عمل اپنانے کا اعلان کیا تھا، جو تمام فریقوں سے اعلیٰ ترین سطح کی قومی ذمے داری کا تقاضا کرتا ہے۔

عباس نے ایک بار پھر ٹرمپ کی ان بڑی کوششوں کی تعریف کی جو وہ غزہ کی جنگ ختم کرنے اور پائیدار امن کے قیام کے لیے کر رہے ہیں۔ انھوں نے اس عرب اور اسلامی ممالک (سعودی عرب، مصر، اردن، قطر، متحدہ عرب امارات، ترکی، انڈونیشیا اور پاکستان) کا شکریہ بھی ادا کیا جو اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔

فلسطینی صدر نے اس لمحے سے ہی امریکی صدر اور تمام مخاطبہ شرکت داروں کے ساتھ تعمیری انداز میں کام کرنے کی آمادگی ظاہر کی تاکہ بین الاقوامی قانون کے مطابق پائے دار اور منصفانہ امن واستحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔ صدر عباس نے زور دے کر کہا "فی الحال سب سے اہم بات جنگ بندی پر فوری اور مکمل عمل درآمد، تمام یرغمالیوں اور قیدیوں کی رہائی، اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کے ذریعے فوری انسانی امداد کی فراہمی، جبری بے دخلی یا الحاق کو روکنا اور تعمیر نو کے عمل کا آغاز ہے۔"

انھوں نے واضح کیا کہ "غزہ کی پٹی پر خود مختار فلسطینی ریاست کی ہے، اور مغربی کنارے اور غزہ کے درمیان ربط فلسطینی قوانین، سرکاری اداروں، ایک متحدہ فلسطینی انتظامی کمیٹی اور متحدہ سکیورٹی فورسز کے ذریعے، ایک ہی نظام اور قانون کے تحت، عرب و بین الاقوامی تعاون کے ساتھ ہونا چاہیے۔" صدر عباس نے مزید کہا "ہم شائلوں اور شراکت داروں کے ساتھ کام جاری رکھیں گے تاکہ ان کوششوں کو کامیاب بنایا جا سکے اور ایک ایسے پائے دار امن تک پہنچا جا سکے جو مشرقی بیت المقدس کو دارالحکومت بنانے والی فلسطینی ریاست کی سرزمین پر اسرائیلی قبضے کا خاتمہ کرے۔"

انھوں نے بین الاقوامی برادری کو یاد دلایا کہ وہ اسرائیل کو اس کی تمام یک طرفہ اور غیر قانونی کارروائیوں سے باز رکھنے کی ذمہ داری ادا کرے، جن میں سب سے اہم بستیوں کی توسیع، آبادکاروں کا دہشت گردی، قید مقدمات پر حملے اور فلسطینی ٹیکسوں کی رقوم کی ضبطی ہے۔ آخر میں انھوں نے کہا کہ ایک خود مختار اور آزاد فلسطینی ریاست خطے میں استحکام کے لیے اسرائیل کی قدرتی شراکت دار ہے، اور اب وقت آ گیا ہے کہ ایسا پائے دار امن قائم کیا جائے جو خطے کی تمام اقوام کے لیے امن وانصاف کی ضمانت بنے۔

ٹرمپ کی اپیل کے باوجود شدید حملے جاری

اسرائیلی فوج کے عربی ترجمان نے ہفتے کے روز غزہ شہر کے رہائشیوں کو ایک انتباہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بدستور ایک "خطرناک جنگی علاقہ ہے۔

انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں رہائشیوں پر زور دیا کہ وہ انگلیوں میں شمال کی طرف یا کسی ایسے علاقے کے قریب جانے سے گریز کریں جہاں فوج کارروائی کرتی ہے۔ ایگزیاس میڈیا نے قتل ازیں اطلاع دی تھی کہ اسرائیلی فوج غزہ میں دفاعی کارروائیوں کی طرف منتقل ہو جائے گی اور غزہ شہر پر قبضے کا منصوبہ روک دے گی۔

غزہ کی سول ڈیفنس ایجنسی نے ہفتے کے روز کہا کہ حماس کے جنگ بندی معاہدہ قبول کر لینے کے بعد امریکی صدر نے بمباری بند کرنے کی اپیل کی لیکن اس کے باوجود اسرائیل نے غزہ شہر پر درجنوں فضائی حملے اور توپ خانے کی گولہ باری کی۔

شہری دفاع کے ترجمان محمود باسل نے اے ایف پی کو بتایا، "یہ ایک انتہائی پرتشدد رات تھی جس کے دوران (اسرائیلی فوج) نے غزہ شہر اور پٹی کے دیگر علاقوں پر درجنوں فضائی حملے کیے اور توپ خانے سے گولہ باری کی حالانکہ صدر ٹرمپ نے بمباری روکنے کا مطالبہ کیا۔" حماس کے زیر انتظام کام کرنے والی ریسکیو فورس کے ترجمان باسل نے مزید کہا کہ تمام رات کی بمباری میں 20 گھر تباہ ہوئے۔ غزہ سٹی کے ہیلتھ ہیڈ ہیتال نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسے شہر کے رگ مجمعے میں ایک گھر پر حملے سے ہلاک شدہ افراد کی میتیں موصول ہوئی ہیں جن میں چار ہلاک اور متعدد زخمی ہیں۔ خان یونس میں غزہ کے ناصر ہسپتال نے بتایا کہ غزہ کے بے گھر افراد کے کیمپ میں ایک خیمے پر ڈرون حملے میں دو بچے ہلاک اور آٹھ افراد زخمی ہوئے۔

روس کا یوکرین کی گیس تنصیبات پر سب سے بڑا حملہ، 35 میزائل اور 60 ڈرونز استعمال

ماسکو: یوکرین کے سرکاری گیس گرڈ آپریٹر نفتوگاز نے جمعہ کو اعلان کیا کہ روس نے 2022 میں روسی فوجی آپریشن کے آغاز کے بعد سے ملک کی گیس پائپ لائن کے بنیادی تنصیبات پر راتوں رات "سب سے بڑا حملہ" کر دیا ہے۔ اس حملے میں 35 میزائل اور 60 ڈرون استعمال کیے گئے۔ روسی فوج نے رات کے وقت حملوں کی ایک سیریز میں بار بار یوکرین کے بجلی کے گرڈ کو نشانہ بنایا۔ بجلی کی بندش سے بعض اوقات لاکھوں افراد اندھیرے میں ڈوب گئے۔ درجہ حرارت صفر سے نیچے گرنے پر ہیٹنگ سپلائیز کو کاٹ دیا گیا۔ یوکرین کی سرکاری گیس کمپنی نفتوگاز نے ایک بیان میں کہا کہ راتوں رات دشمن نے جنگ کے آغاز کے بعد سے گیس کی پیداوار کے بنیادی ڈھانچے پر سب سے بڑا حملہ کیا ہے۔ یوکرین کی وزیر اعظم یولیا سویریڈینکو نے ٹیلی گرام کے ذریعے روس پر الزام لگایا کہ وہ شہریوں کو دہشت زدہ کر رہا ہے اور انہیں سخت سردی میں گرم کرنے کی ڈیوائسز سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ سی جی آر پیٹرنا تو گاز اور ڈی ٹی ای کے مطابق روسی حملے نے خارکیف (خالیو شرقی) اور پولتاوا (وسطی) علاقوں میں گیس کی تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ نافتوگاز کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین سرجی کوربیلکی نے شہری تنصیبات کے خلاف ماسکو کی جان بوجھ کر دہشت گردی کی مذمت کی اور کہا اس حملے کے نتیجے میں ہماری تنصیبات کے ایک اہم حصے کو نقصان پہنچا اور کچھ نقصان شدید نوعیت کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ حملے خوبی طور پر منصوبہ بند ہیں اور ان کا مقصد صرف اور صرف ہمیں سردیوں میں یوکرین کے گھروں کو گرم کرنے کی صلاحیت سے محروم کرنا ہے۔

یوکرین کی فضائیہ کے مطابق روس نے راتوں رات یوکرین میں 381 ڈرونز اور 35 میزائل داغے جس میں توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا گیا۔ اسی ذریعے نے اطلاع دی کہ 18 میزائل اور 78 ڈرونز نے اہداف کو نشانہ بنایا اور دیگر میزائلوں اور ڈرونز کو روک لیا گیا۔ روسی فوج نے کہا ہے کہ اس نے یوکرین کے ملٹری-صنعتی کمپلیکس اور تیل اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے جو اس کے آپریشنز کو سپورٹ کرتا ہے پر اعلیٰ درستی والے ہتھیاروں سے بڑے حملے کیے۔

یوکرین کی بجلی کی وزارت نے کئی علاقوں میں بجلی کی بندش کی اطلاع دی۔ یوکرین میں بجلی کی بندش اب 2022-2023 کے موسم سرما کے مقابلے میں کم عام ہے۔ اس وقت روسی حملوں کی وجہ سے ملک بھر میں بڑے پیمانے پر بلیک آؤٹ ہو گیا تھا۔ 2024 میں بین الاقوامی فوجداری عدالت نے یاد دلا کر روس پر حملوں کے بعد جنگی جرائم کے الزام میں سابق روسی وزیر دفاع اور روسی فوج کے کمانڈر وارنٹ گرفتاری جاری کیے تھے۔ یوکرین نے بھی روسی آئل ریفائنریوں پر طویل فاصلے تک جوابی ڈرون حملے کیے جس سے توانائی کی اہم آمدنی میں کمی کی کوشش کی گئی جس کا کہنا ہے کہ ماسکو کی فوج کو فنڈز فراہم کرتے ہیں۔

یوکرین کی سکیورٹی سروس کے ایک ذریعے نے اے ایف پی کو بتایا کہ کیف نے قازقستان کے قریب روس کے علاقے اورنبرگ میں سامنے سے تقریباً 1400 کلومیٹر دور ایک ریفائنری کو نشانہ بنایا۔ سوشل میڈیا پر غیر مصدقہ ویڈیوز میں دکھایا گیا ہے کہ ایک ڈرون ایک ریفائنری سے ٹکرا رہا ہے۔ اس سے آسمان میں سرمئی دھویں کا ایک کالم نکل رہا ہے۔ حملے کے روگوزنے سوشل میڈیا پر کہا کہ ایک ڈرون نے صحتی تنصیب کو نشانہ بنایا۔ یوکرین کی ایمرجنسی سروسز نے جمعہ کو اعلان کیا ہے کہ روسی ڈرون حملے نے شمال مشرقی یوکرین میں ایک فارم میں رات بھر آگ بھڑکتی رہی اور اس حملے سے 13000 کے قریب بٹیر ہلاک ہو گئے۔

اسرائیلی فوج نے غزہ کی آبادی کو شمال کی جانب واپس لوٹنے سے خبردار کر دیا!

اسرائیلی فوجی ترجمان کے مطابق غزہ شہر ابھی تک لڑائی کا ایک "خطرناک" علاقہ ہے

اسرائیلی فوج کے ایک ترجمان نے غزہ شہر کے باشندوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ شہر واپس نہ آئیں کیونکہ یہ تاحال ایک "خطرناک جنگی علاقہ" ہے۔ آج ہفتے کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر شائع ایک پیغام میں ترجمان نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ شمالی غزہ یا آس پاس کے ان علاقوں میں واپس نہ جائیں جہاں فوجی کارروائیاں جاری ہیں۔

ترجمان نے اپنے پیغام میں کہا "وادی غزہ کے شمال میں واقع علاقہ بدستور ایک خطرناک جنگی زون تصور کیا جا رہا ہے، اس علاقے میں رہنا انتہائی خطرناک ہے۔"

امریکی ویب سائٹ کے مطابق اسرائیلی فوج نے غزہ شہر پر کنٹرول حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کو روک کر دفاعی کارروائیوں پر منتقل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ پیش رفت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب مقامی حکام نے بتایا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ہم باری روکنے کی اپیل کے باوجود اسرائیل نے آج (ہفتے کو) غزہ پر حملے کیے۔ اس سے قبل حماس نے اعلان کیا تھا کہ وہ امن کے لیے تیار ہے، قیدیوں کی رہائی اور امریکی امن منصوبے کی دیگر شرائط سے متفق ہے۔ مقامی حکام کے مطابق اسرائیلی حملوں میں غزہ کی پٹی میں 6 افراد جاں بحق ہو گئے۔ طبی ذیبوں اور حکام نے بتایا کہ 4 افراد غزہ شہر میں ایک گھر پر فضائی حملے میں ہلاک ہوئے، جب کہ جنوبی خان یونس میں ایک حملے میں 2 افراد جاں بحق ہوئے۔

غزہ کے شہری دفاع کے ترجمان محمود بصل نے فرانسیسی خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کو بتایا کہ اسرائیل نے رات کے دوران غزہ شہر پر درجنوں فضائی حملے کیے، حالانکہ صدر ٹرمپ نے ہم باری روکنے کی اپیل کی تھی۔ انھوں نے کہا "یہ ایک نہایت شدید رات تھی جس میں تقابل فوج نے صدر ٹرمپ کی اپیل کے باوجود، غزہ شہر اور پٹی کے بعض دیگر علاقوں پر درجنوں فضائی حملے اور توپوں سے گولہ باری کی"۔

انھوں نے مزید بتایا کہ "تقابل فوج نے گزشتہ رات غزہ میں 20 سے زائد گھروں اور عمارتوں کو تباہ کیا"۔ بصل نے کے مطابق غزہ شہر میں صورت حال نہایت خطرناک ہے۔ انھوں نے واضح کیا کہ "شمالی علاقے میں کئی زخمی موجود ہیں جن تک ہم نہیں پہنچ پا رہے کیونکہ وہاں ٹینک تعینات ہیں اور مسلسل بم باری جاری ہے۔"

ادھر اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے دفتر نے صبح سویرے اعلان کیا کہ حماس کے جواب کے بعد اسرائیل صدر ٹرمپ کے منصوبے کے پہلے مرحلے ... یعنی اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کے حوالے سے تفوری عمل درآمد کی تیاری کر رہا ہے۔ اس اعلان کے کچھ دیر بعد اسرائیلی میڈیا نے بتایا کہ ملک کی سیاسی قیادت نے فوج کو غزہ میں جارحانہ کارروائیاں کم کرنے کی ہدایت جاری کر دی ہے۔ اس کے برعکس اسرائیلی فوج کے سربراہ نے اپنے بیان میں غزہ میں کارروائیاں کم کرنے کا کوئی ذکر کیے بغیر فورسز کو ہدایت دی کہ وہ ٹرمپ منصوبے کے پہلے مرحلے کے نفاذ کے لیے اپنی تیاریوں کو مضبوط کریں۔

حماس، جو غزہ پٹی کا نظم ونسق چلا رہی ہے، اس نے صدر ٹرمپ کے 20 نکاتی منصوبے کا جواب دے دیا ہے۔ ٹرمپ نے حماس کو اتوار تک کا وقت دیا تھا کہ وہ منصوبے کو قبول کرے، بصورت دیگر سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

امن کے کارکنوں پر اسرائیلی جیلوں میں مظالم، دنیا بھر میں صیہونی حکومت کے خلاف مظاہرے

صمود کی آزادی کیلئے واشنگٹن سے اسرائیلی حکومت پر دباؤ ڈالنے کا مطالبہ

کوالالمپور، (ایجنسیاں) فلسطین کی لاسیرے کانفرنس کیا ہے کہ صیہونی حکومت نے غزہ پٹی کی ناکہ بندی توڑنے کیلئے نکلنے والے عالمی بحری بیڑے صمود کے کارکنوں کو بدترین حالات میں جیل میں قید کر رکھا ہے۔ الجزیرہ ٹی وی چینل نے فلسطینی قیدیوں کے امور کی پیروی کرنے والی تنظیم الاسیر کے حوالے سے بتایا ہے کہ صیہونی نظام نے عالمی امدادی قافلے گلوبل صمود فلوٹیلا کے کارکنوں کو صحرائے نقب کے اس جیل میں قید کیا ہوا ہے جو اسرائیل کی بدترین جیل بھی جانی ہے۔ الاسیر کا کہنا ہے کہ النقب کی اس جیل میں اب تک سیکڑوں فلسطینی قیدیوں کے موت ہیں، یہ نہ تو جرائم کا ارتکاب اور انسانی حقوق کی بدترین پامالی کی جا چکی ہے اور نہی وہ قید خانہ ہے جہاں ہزاروں فلسطینی قیدی مجبلہ غزہ سے اٹھوائے گئے فلسطینی رکھے گئے ہیں۔

فلسطینی تنظیم کے مطابق اسی جیل میں اب تک متعدد فلسطینی صیہونی جلادوں کی ایذا رسانیوں کے باعث اپنی جان گنوا چکے ہیں۔ گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران صیہونی ٹولہ صمود گلوبل فلوٹیلا میں شامل 48 کشتیوں میں سے 42 کو اپنی تحویل میں لیکر ان میں سوار مختلف ممالک کے سیکڑوں کارکنوں کو اغوا کر چکا ہے جس پر عالمی سطح پر شدید ردعمل سامنے آ رہا ہے۔ ایشیا سے لے بنیاوں پر صمود گلوبل فلوٹیلا کے کارکنوں کی حمایت میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ملیشیا کے ہزاروں باشندوں نے بھی کوالالمپور میں امریکی سفارتخانے کے سامنے اکٹھا ہو کر صمود کاروان کے کارکنوں کی آزادی کے لئے واشنگٹن کے ذریعے اسرائیلی حکومت پر دباؤ ڈالنے کا مطالبہ کیا۔ پاکستان کی رحمدلی اسلام آباد میں بھی صمود گلوبل فلوٹیلا کے خلاف صیہونی اقدامات کی مذمت کرتے ہوئے اس کے خواہشمند کارکنوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ بنگلہ دیش کی راجدھانی ڈھاکہ میں بھی بڑی تعداد میں لوگوں نے سڑکوں پر نکل کر صمود اُنسانی کارواں کی حمایت میں مظاہرہ کیا۔ اسکے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک جمبلہ کینیڈا، تونس، موریطانیہ، یونان، ترکیہ، اکیین، فرانس اور جرمنی کے باشندے بھی صمود گلوبل فلوٹیلا کی حمایت میں مظاہرہ کر کے کشتیوں اور ان میں سوار انسانی کارکنوں کی آزادی کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ دوسری جانب اغواشدہ بعض کارکنوں کے حوالے سے اطلاعات ہیں کہ انہوں نے صیہونی حکومت کے بہیمانہ اقدامات پر احتجاج کرتے ہوئے غیر معیدہ مدت تک کے لئے بھوک ہڑتال کی ہوئی ہے۔

غزہ میں اسرائیلی فوجیوں کی جارحیت کے خلاف 20 لاکھ اطالوی سڑکوں پر نکل آئے

روم، (ایجنسیاں): غزہ جانے والی امدادی سامان سے لدی کشتیوں کو یرغمال بنانے پر اٹلی میں اسرائیل کے خلاف لاکھوں افراد سڑکوں پر نکل آئے۔ اس دوران اٹلی کی سب سے بڑی مزدور یونین سی جی آئی ایل کے ملک بھر میں ایک روزہ عام ہڑتال اور احتجاجی مظاہروں میں تقریباً 20 لاکھ افراد نے حصہ لیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ مظاہرے اسرائیل کی جانب سے فلسطین جانے والی امدادی اسرائیلی جارحیت مردہ باد کے نعروں کے ساتھ مارچ کشتیوں کے قافلے صمود فلوٹیلا کو روکنے اور غزہ پر جاری شدید بمباری کے خلاف تھے۔ لاکھوں افراد نے ملک بھر کے تمام ہی بڑوں شہروں میں فلسطین آزاد کرو، جنگ بند کرو، کے نعرے لگائے۔ مظاہرین نے ہائی وے بند کر دی۔ جس کے باعث بیز ایئرپورٹ پر مظاہرین رن وے پر جمع ہو گئے، جس کے باعث پروازیں بھی وقت کیلئے معطل رہیں۔ خیال رہے کہ اسرائیلی بحریہ نے بدھ اور جمعرات کو گلوبل صمود فلوٹیلا کی 43 کشتیوں کو یرغمال اور اس میں سوار 500 رضاکاروں کو گرفتار کر لیا تھا۔ گرفتار ساتھی کارکنوں میں سے 40 کا تعلق اٹلی سے تھا جن میں 4 کو انتہائی طور پر اسرائیل نے ڈی پورٹ کر کے واپس ان کے وطن بھیج دیا ہے۔ اسرائیل نے دعویٰ کیا کہ یہ فلوٹیلا حماس سے منسلک ہے لیکن مظاہرین کا کہنا ہے کہ یہ اقدام دراصل غزہ پر عائد ظالمانہ ناکہ بندی کو مزید سخت کرنے کے متردف ہے۔ اٹلی کی اپوزیشن جماعت ڈیموکریٹک پارٹی کی رہنما ایلی شوائن نے کہا کہ یہ فلوٹیلا وہ کر رہی تھی جو یورپ کو کرنا چاہیے تھا یعنی اسرائیلی محاصرے کو توڑ کر غزہ کے عوام تک امداد پہنچانا۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ اٹلی بھی اسپین کی طرح اسرائیل پر تھیاروں کی پابندی لگائے اور فوری طور پر فلسطین کو تسلیم کرے۔ خیال رہے کہ گیل ازیں اٹلی کی وزیر اعظم جیورجیا میلونی نے فلوٹیلا کو خطرناک اور غیر ذمہ دارانہ اقدام قرار دیا تھا جس پر عوامی ردعمل مزید شدید ہوا۔ یاد رہے کہ غزہ پر اسرائیلی بمباری نے اب تک ہزاروں افراد کو شہید اور لاکھوں کے گھر کر دیا ہے جب کہ خوراک اور ادویات کی قلت بدترین سطح پر پہنچ چکی ہیں۔ انسانی حقوق کے گروپوں کے مطابق اسرائیل کا یہ محاصرہ اور جنگی کارروائیاں اجتماعی سزا کے متردف ہیں، جس سے 20 لاکھ مصور فلسطینی براہِ راست متاثر ہو رہے ہیں۔

جنگ ختم ہونے کے بعد ایک سال کے اندر صدارتی اور پارلیمانی انتخابات کرائیں گے: فلسطینی صدر

یروشلم: فلسطینی صدر محمود عباس نے اعلان کیا ہے کہ غزہ کی جنگ ختم ہونے کے ایک سال کے اندر صدارتی اور عام انتخابات کرائے جائیں گے۔ جمعے کے روز بیان میں انھوں نے کہا کہ ہم تین ماہ کے اندر ایک عارضی آئین تیار کریں گے، تاکہ انتظامی ڈھانچے کو فلسطینی اتھارٹی سے ریاست میں منتقل کیا جا سکے۔ عباس نے مزید کہا کہ ہم اپنی کسی بھی جماعت کو انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دیں گے جو دور باسی حل کی پابندی نہ کرے۔ فلسطینی صدر نے موجودہ مرحلے کو فیصلہ کن اور تاریخ قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ قومی اتحاد وقت کی ضرورت ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ پیدائش کے وقت شہریت کے حق کو ختم نہیں کر سکتی: عدالت

واشنگٹن: امریکی شہر بوسٹن میں وفاقی اپیل کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ ملک میں غیر قانونی یا عارضی طور پر مقیم افراد کے ہاں پیدا ہونے والے بچوں کو شہریت دینے سے انکار نہیں کر سکتی۔ امریکی فرسٹ سرکٹ کورٹ آف اپیلز کے تین ججوں پر مشتمل بینچ نے جمعے کے روز اس فیصلے کے ذریعے جون سے اب تک پانچویں وفاقی عدالت بن گئی ہے جس نے ٹرمپ کے اس حکم کو رد کیا یا اس کے خلاف فیصلہ سنایا ہے۔ ٹرمپ کے حکم کا مقصد ایسے بچوں کا پیدائش کے وقت خود کار طور پر شہریت دینے کا سلسلہ ختم کرنا تھا۔ عدالت کے مطابق درخواست گزار غالب امکان رکھتے ہیں کہ وہ اس بات کو ثابت کر سکیں گے کہ جن بچوں کا ذکر صدارتی حکم میں کیا گیا ہے، وہ امریکی آئین کی چودھویں ترمیم میں شامل شہریت کی شق کے تحت پیدائش کے وقت شہریت حاصل کرنے کے اہل ہیں۔

اسرائیل قیدیوں کی رہائی کے منصوبے پر فوری عمل کی تیاری کر رہا ہے: بینجن یاہو

تل ابیب: وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر نے ہفتے کے روز کہا ہے کہ اسرائیل غزہ میں موجود اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کے لیے امریکی صدر کے منصوبے پر فوری عمل درآمد کا خواہاں ہے۔ یہ بیان حماس کے امن مذاکرات کے لیے آمادگی کے اظہار کے بعد سامنے آیا ہے۔ نیتن یاہو کے دفتر نے کہا کہ حماس کے ردِعمل کی روشنی میں اسرائیل تمام مشنوں کی رہائی کے لیے ٹرمپ حکومت کے پہلے مرحلے پر فوری عمل درآمد کی تیاری کر رہا ہے۔ خبر کہا کہ اسرائیل کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق جو صدر ٹرمپ کے وژن سے مطابقت رکھتے ہیں، ہم جنگ کے خاتمے کے لیے صدر اور ان کی ٹیم کے ساتھ مکمل تعاون کرتے ہوئے کام جاری رکھیں گے۔ مزید برآں اسرائیلی میڈیا نے اطلاع دی کہ کملک کی سیاسی قیادت نے فوج کو غزہ میں جارحانہ سرگرمیاں کم کرنے کی ہدایت کی ہے۔

حماس کے ردِعمل کے بعد مستقل جنگ بندی کی کوششیں تیز، قطر کے مصر و امریکہ سے رابطے

دوحہ، (یو این آئی) غزہ جنگ بندی میں ثالث کا کردار ادا کرنے والے قطر اور مصر نے ٹرمپ منصوبے پر حماس کے بیان کا خیر مقدم کیا ہے۔ قطری وزارت خارجہ کے مطابق دوحہ حماس کی جانب سے یرغمالیوں کی رہائی پر آمادگی ظاہر کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ وہ صدر ٹرمپ کے فوری جنگ بندی کے مطالبے کی بھی حمایت کرتے ہیں تاکہ غزہ میں خونریزی کا خاتمہ اور یرغمالیوں کی محفوظ رہائی ممکن ہو سکے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ غزہ جنگ کے خاتمے تک پہنچنے کے منصوبے پر بات چیت جاری رکھنے کے لیے مصر اور امریکہ سے رابطے شروع کر دیے گئے۔ مصر کا کہنا ہے کہ ٹرمپ کے غزہ پلان پر حماس کے ردِعمل کے بعد بشدت پیش رفت کی امید ہے۔ مصر کی وزارت خارجہ کی جانب سے کہا گیا کہ عرب ممالک، امریکہ اور یورپی ممالک کے ساتھ غزہ میں مستقل جنگ بندی کے لیے تمام کوششیں بروئے کار لائی جائیں گی۔ ادھر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوٹریس نے ٹرمپ پلان کے جواب میں حماس کا بیان خوصلہ افزا قرار دیا۔ انتونیو گوٹریس نے کہا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ پلان کے واضح رہے صدر ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم نے واشنگٹن میں 20 نکاتی غزہ امن منصوبے پر دستخط کیے تھے جس پر بڑی صد تک حماس نے بھی رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

غزہ پر بمباری روکنے کیلئے اسرائیل کو ٹرمپ کی اپیل 'حوصلہ افزا': حماس

غزہ: حماس نے آج (ہفتہ) کے روز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ان بیانات کو خوصلہ افزا قرار دیا، جن میں انہوں نے اسرائیل سے غزہ پر بمباری روکنے کی اپیل کی تھی۔ حماس نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ وہ قیدیوں کی رہائی اور جنگ کے خاتمے کے لیے فوراً مذاکرات شروع کرنے کو تیار ہے۔ حماس کے ترجمان طاہر النونو نے فرانسیسی خبر رساں ایجنسی سے گفتگو میں کہا کہ صدر ٹرمپ کے غزہ پر اسرائیلی بمباری فوراً روکنے کے مطالبات حوصلہ افزا ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حماس قیدیوں کے تبادلے، جنگ بندی اور اسرائیلی فوج کے غزہ سے انخلا کے لیے فوراً مذاکرات شروع کرنے کو تیار ہے۔

غزہ کا اسرائیلی محاصرہ توڑنے کیلئے 11 امدادی کشتیوں کا نیا قافلہ روانہ

جنگ کے شکار افراد کو امداد پہنچانے کے ساتھ ساتھ دنیا کو غزہ کے انسانی بحران کی یاد دہانی کرانے کی کوشش

اسرائیل نے 43 امدادی کشتیوں کو تو غزہ جانے سے روک کر یرغمال بنا کر 500 رضا کاروں کو گرفتار کر لیا لیکن حوصلوں کو قید نہ کر سکا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق بین الاقوامی تنظیم فریڈم فلوٹیلا کولیشن (ایف ایف سی) نے اعلان کیا ہے کہ 11 کشتیوں پر مشتمل ایک نیا بحری قافلہ فلسطینی عوام تک امداد پہنچانے کی کوشش میں روانہ ہو چکا ہے۔ ترک خبر رساں ادارے اناڈولو کے مطابق اٹلی کے شہر اوستا سے 25 ستمبر کو دو کشتیاں، جوائلی اور فرانس کے جھنڈے تلے ہوئے تھیں، روانہ ہوئیں۔ یہ کشتیاں 30 ستمبر کو ایک اور کشتی 'کلیشیں' سے ملیں اور اب یہ قافلہ جلد ہی 8 کشتیوں کے دوسرے گروپ 'قافلۂ ونڈ میڈیٹرینز فوز' سے جا ملے گا اور یوں کل 11 کشتیوں پر مشتمل ایک مشترکہ مشن آگے بڑھے گا۔ فریڈم فلوٹیلا کولیشن کے مطابق اس وقت قافلے پر تقریباً 100 رضا کار سوار ہیں اور یہ یونان کے جزیرے کریٹ کے قریب سمندر میں موجود ہیں۔ ان مہمات کا مقصد نہ صرف امداد پہنچانا ہے بلکہ دنیا کو غزہ کے انسانی بحران کی یاد دہانی بھی کرانا ہے۔ یہ تازہ کوشش اس وقت سامنے آئی ہے جب صرف ایک دن قبل اسرائیلی بحریہ نے غزہ کی جانب جانے والی 42 کشتیوں کو روک کر ان پر موجود 500 رضا کاروں کو گرفتار کر لیا تھا۔ اسرائیل ماضی میں بھی کئی بار امدادی کشتیوں پر حملے کر کے ان کا سامان ضبط کر چکا ہے اور کارکنان کو ملک بدر کرتا رہا ہے۔ خیال رہے کہ یوں تو اسرائیل نے تقریباً 18 برس سے 24 لاکھ آبادی والے غزہ کو محاصرے میں جکڑا ہوا ہے لیکن رواں برس مارچ سے تمام سرحدی راستے مکمل طور پر بند کر دیے۔ جس کے باعث نہ صرف 24 لاکھ فلسطینی محصور ہو کر رہ گئے بلکہ ان تک غذائی اجناس اور ادویات کی رسائی مزید مشکل ہو گئی۔ اقوام متحدہ کے مطابق غزہ انسانی زندگی کے لیے ناقابلِ برداشت بنتا جا رہا ہے جہاں بھوک، بیماری اور قحط تیزی سے پھیل رہا ہے۔ واضح رہیکہ اکتوبر 2023 سے غزہ پر اسرائیلی بمباری میں شہید ہونیوالے فلسطینیوں کی تعداد 66 ہزار 200 سے تجاوز کر گئیں جن میں نصف سے زائد خواتین اور بچے ہیں۔

ایران میں اسرائیل سے رابطے رکھنے والے 7 مجرمان کو سزائے موت دے دی گئی

تہران، (ایجنسیاں): ایران نے ہفتے کے روز اسرائیل سے رابطہ رکھنے والے 7 مجرمان کو سزائے موت دے دی، ان کو چند سال پہلے سائبر سکیورٹی ایکاروں اور ایک مذہبی عالم کے قتل کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق ایرانی عدلیہ کی خبر رساں ایجنسی 'میزان' نے اطلاع دی کہ 6 افراد عرب نسلی اقلیت کے علیحدگی پسند تھے جن پر خرم شہر صوبہ خوزستان کے جنوب مغربی شہر میں مسلح حملے اور بم دھماکوں کے الزامات تھے، ان دھماکوں میں 4 سکیورٹی اہلکار ہلاک ہو گئے تھے۔ ساتواں شخص سامان محمدی شیارہ کو رقعا، تھے 2009 میں کردستہر سنیدج میں ایک سنی عالم دین ماموستا شیخ الاسلام کے قتل کے جرم میں سزا دی گئی ہے۔ میزان کی جانب سے بتایا گیا کہ ان افراد کے اسرائیل سے روابط تھے، تاہم یہ ایسا الزام ہے جسے انسانی حقوق کی تنظیمیں مسترد کرتی ہیں، ان تنظیموں کے مطابق تہران اکثر نسلی اقلیتوں کے خلاف داخلی اختلاف کو غیر قانونی حمایت یافتہ ظاہر کرنے کے لیے ایسے الزامات لگاتا ہے۔

اسرائیل نے ٹرمپ کا مطالبہ بھی نظرانداز کر دیا

غزہ پر بمباری کا سلسلہ جاری؛ مزید 7 فلسطینی شہید، ڈرون حملے میں دو معصوم جاں بحق

غزہ، (ایجنسی): اسرائیل نے صدر ٹرمپ کی واضح ہدایت کے باوجود غزہ پر فضائی حملوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے جس میں کم از کم 7 افراد شہید اور درجن سے زائد زخمی ہو گئے۔ خبروں کے مطابق یہ حملے اُس بیان کے فوری بعد ہوئے ہیں جس میں امریکی صدر نے اسرائیل سے غزہ پر بمباری فوری طور پر بند کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ غزہ کی سول ڈیفنس ایجنسی نے بتایا کہ غزہ شہر کے قطاع علاقے میں ایک گھر پر حملے میں 4 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ خان یونس کے ناصر اسپتال نے اطلاع دی کہ دو بچے ایک ڈرون حملے میں مارے گئے جو ایک عارضی کیمپ میں تھے جہاں بے گھر افراد رہ رہے تھے۔ اسرائیل کے باوجود اسرائیل نے غزہ پر حملے جاری رکھے ہوئے ہیں یعنی عملی طور پر بمباری میں کمی نہیں آئی یا فوری ترک نہیں ہوئے۔ خیال رہے اسرائیل کے وزیر اعظم کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا تھا کہ امریکی صدر کا نائب صدر جے ڈی وینس اسرائیل کی محفوظ واپسی ممکن بنانے چاہیے مگر اس واضح ہدایت کے باوجود اسرائیل نے غزہ پر حملے جاری رکھے ہوئے ہیں یعنی عملی طور پر بمباری میں کمی نہیں آئی یا فوری ترک نہیں ہوئے۔ خیال رہے اسرائیل کے وزیر اعظم کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا تھا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ پلان کے واضح رہے صدر ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم نے واشنگٹن میں 20 نکاتی غزہ امن منصوبے پر دستخط کیے تھے جس پر بڑی صد تک حماس نے بھی رضامندی ظاہر کر دی ہے۔

اس حملے میں تقریباً 20 گھر تباہ ہو گئے۔ زیادہ تر افراد گھروں کے ملبے تلے دب کر شہید ہوئے۔ امدادی کاموں میں ماہر اور مشکلات بھی شہادتوں میں اضافے کی وجہ بن گئی۔ یاد رہے کہ صدر ٹرمپ نے فروتیہ سٹل پر پوسٹ میں لکھا تھا کہ اسرائیل فوری طور پر غزہ پر بمباری بند کر دے تاکہ ہم اپنے یرغمالیوں کو جلد اور بحفاظت واپس لا سکیں۔ صدر ٹرمپ نے مزید کہا تھا کہ حماس مستقلم امن کے لیے تیار ہے اور اب سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے جس میں کم از کم 7 افراد شہید ہو چکے ہیں۔ خبروں کے مطابق یہ حملے اُس بیان کے فوری بعد ہوئے ہیں جس میں امریکی صدر نے اسرائیل سے غزہ پر بمباری فوری طور پر بند کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ غزہ کی سول ڈیفنس ایجنسی نے بتایا کہ غزہ شہر کے قطاع علاقے میں ایک گھر پر حملے میں 4 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ خان یونس کے ناصر اسپتال نے اطلاع دی کہ دو بچے ایک ڈرون

غزہ کے شہریوں کو اسرائیلی فوج کی نئی دھمکی

اپنے علاقوں میں واپس جانے سے باز رہیں

غزہ: امریکی صدر کے امن منصوبے پر رضامندی کے بعد اسرائیل کا نیا یوٹرن، فلسطینیوں کو ان کے گھر جانے سے روک دیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق اسرائیلی فوج نے غزہ شہر کے حوالے سے ایک نیا وارننگ انتباہ عربی زبان میں جاری کیا ہے۔ جس میں فلسطینیوں کو کہا گیا ہے کہ غزہ شہر واپس جانا ان کے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ اپنی جانوں کی حفاظت کے لیے واپس نہ جائیں۔ اسرائیلی فوج نے دھمکی دی کہ اب بھی ان علاقوں میں فضائی حملے اور زمینی کارروائیاں جاری رہیں گی جن میں عام شہری بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں بیان میں شمالی غزہ سے جنوبی کی طرف نقل مکانی کے لیے مخصوص راستہ (Rashid route) کھلا رکھنے کی ہدایات بھی جاری کی ہیں۔ غزہ پٹی کے بنیادی منصوبے پر فریقین کی رضامندی کے باوجود اسرائیلی حکومت نے شہر کے مرکزی راستے کو بلاک کر رکھا ہے، جس کی وجہ سے جو لوگ شہر چھوڑ کر گئے تھے وہ واپس نہیں جا سکتے۔

خان یونس: اسرائیلی حملے کے بعد حماس اور ایک خاندان کے درمیان جھڑپیں، درجنوں اموات

غزہ: العربیہ اور الحدث کے ذرائع کے مطابق حماس کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز پر اسرائیلی حملے کے بعد جمعہ کو حماس اور الجایدہ خاندان کے درمیان جھڑپوں میں درجنوں افراد مارے گئے۔

ذرائع نے العربیہ کو تصدیق کی ہے کہ خان یونس میں حماس کے ساتھ جھڑپوں میں الجایدہ خاندان کے سات افراد مارے گئے ہیں۔ خان یونس پر اسرائیلی حملے میں القسام کے 10 سے زیادہ ارکان جان سے گئے۔ ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ خان یونس کی جھڑپ میں مارے جانے والوں میں القسام کا ایلیٹ ایکارا ابوعبداللہ جعدان بھی شامل ہے۔

ذرائع نے بتایا کہ حماس کے ارکان نے اسرائیلی مداخلت کے بعد الجایدہ خاندان کے زخمی افراد کا مارڈ یا۔ خان یونس میں حماس اور الجایدہ خاندان کے درمیان جھڑپ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ اس جھڑپ میں القسام بریگیڈ کے 50 سے زیادہ ارکان ملوث تھے۔

بعد ازاں جمعہ کو خان یونس کے خاندانوں کی طرف سے ایک بیان جاری کیا گیا جس میں الجایدہ خاندان کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا گیا۔ خان یونس کے خاندانوں نے بیان میں کہا کہ ہم حماس کو اپنے خاندانوں کے خلاف ہونے والے جرائم کا مکمل ذمہ دار سمجھتے ہیں۔

دنیا بھر کے 8 کروڑ 50 لاکھ اینگلیکن مسیحیوں کی روحانی سربراہ بنیں گی سارہ ملالی

500 سالہ تاریخ میں پہلی بار خاتون آرچ بشپ کی تقرری پر قدامت پسندوں کا سخت ہنگامہ

لندن، (ایجنسیاں)، چرچ آف انگلینڈ نے پہلی بار ایک خاتون کو آرچ بشپ آف کینٹربری کیلئے نامزد کر دیا جس پر قدامت پسندوں نے ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ برطانوی میڈیا کے مطابق چرچ آف انگلینڈ نے سارہ ملالی کو نیا آرچ بشپ آف کینٹربری نامزد کر دیا۔ وہ اس عہدے پر فائز ہونے والی پہلی خاتون ہوں گی اور دنیا بھر کے 8 کروڑ 50 لاکھ اینگلیکن مسیحیوں کی روحانی سربراہ بنیں گی۔ سارہ ملالی سابق آرچ بشپ جسٹن ویل بائی کی جگہ لیں گی جنہوں نے بچوں کے ساتھ زیادتی کے اسکینڈل کی پردہ پوشی کے الزام کے بعد گزشتہ برس استعفیٰ دے دیا تھا۔ 63 سالہ سارہ ملالی کی تقرری کی باضابطہ تقریر کینٹربری میں ہوگی۔ اس کے قبل وہ لندن کی بشپ کے طور پر خدمات انجام دے رہی تھیں۔ انگلینڈ کی 500 سالہ تاریخ میں پہلی بار خاتون آرچ بشپ بننے والی سارہ ملالی نے اپنی پہلی تقریر میں برطانیہ میں بڑھتی ہوئی بیسود دشمنی، نسل پرستی اور تجربہ کے مسائل پر روشنی ڈالی اور کہا کہ گلیلی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر قسم کی نفرت کے خلاف کھڑا ہو۔ سارہ ملالی کی تقرری پر چرچ کے اندر اور اختلافات ایک بار پھر نمایاں ہو گئے ہیں۔ خیال رہیکہ چرچ آف انگلینڈ نے 2014 میں پہلی بار خواتین کو بشپ بنانے کی اجازت دی تھی۔ اینگلیکن کمیونیٹی کے کئی قدامت پسند ممالک، خصوصاً نائیجیریا، یوگنڈا اور روانڈا کے چرچ، آج بھی خواتین بشپ یا پادریوں کو پہلی کی تعلیمات کے خلاف سمجھتے ہیں۔ گلوبل اینگلیکن فیوچر کانفرنس کے رہنما ریورنڈ لینڈ بنڈ مباٹا نے کہا کہ کہ بشپ ملالی کی تقرری چرچ میں مزید تقسیم کا باعث بنے گی کیونکہ زیادہ تر اینگلیکن اب بھی مانتے ہیں کہ بائبل مردوں کو ہی بشپ بننے کی اجازت دیتی ہے۔ چرچ کے ایوینجلیکل دھڑے نے بھی اس فیصلے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ چرچ، صیحیح سے دور ہو رہا ہے۔ اس کے برعکس ویلش اور برطانوی بادشاہ چارلس سوم نے سارہ ملالی کو مبارکباد دی ہے۔

پانچویں شوہر کو انسولین کی زائد مقدار دیکر ہمیشہ کیلئے موت کی نیند سلا دیا

امریکی ریاست ٹیکساس کے ھائی پروفائل مقدمے کی باقاعدہ کارروائی جاری

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی ریاست ٹیکساس میں ایک خاتون نے اپنے پانچویں شوہر کو انسولین کی زائد مقدار دیکر قتل کر دیا۔ ٹیکساس کے اس اہل پر ہوائل مقدمے سے سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی عدالت میں 50 سالہ سارہ بلارشس فیلڈ پر اپنے پانچویں شوہر کو انسولین کی خطرناک مقدار دے کر قتل کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

استغاثہ نے جیوری کو بتایا کہ سارہ نے جنوری 2023 میں اپنے شوہر جوزف بلارشس فیلڈ کو انسولین کی زیادہ مقدار دے کر قتل کیا اور کئی گھنٹے تک ریسکیو کو کال کرنے میں تاخیر کی، جس کے باعث جوزف اپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد چل بسے۔ عدالت کو مزید بتایا گیا کہ ابتدائی طور پر جوزف بلارشس فیلڈ کی موت کو 'اسکیمک اسٹروک کی پیچیدگیوں' کا نتیجہ قرار دیا گیا تھا۔ استغاثہ نے بتایا کہ تاہم تفتیش کے دوران جوزف کے بستر کے قریب کئی انسولین پینز پائے گئے جو کہ سارہ کے بیانات میں تین تضادات سامنے آئے۔ جس کے بعد میڈیکل ایگزامینر نے بھی واضح کیا کہ جوزف کی موت کو انسولین کے زہریلے اثرات کے باعث قتل بھی تھی۔ خیال رہے کہ سارہ کی پہلی شادی 1990 کی دہائی میں جائنس کمیونٹیشنز کے ہوئی، جو بعد ختم ہو گئی۔ ان کے سابق شوہر نے الزام لگایا تھا کہ ملیشیا کے دوران سارہ نے انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دی تھیں۔ ان کی دوسری شادی 1996 میں جنگلوں کے باعث ختم ہوئی، اس دوران سارہ پر شوہر پر حملے کا الزام بھی لگا لیکن کیس ختم ہو گیا۔ سارہ کی تیسری شادی 2018 میں طلاق پر منتج ہوئی اور اسی سال ان کی منگنی ڈیوڈ بریگ سے ہوئی، جسے سارہ نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ ان کی چوتھی شادی 2019 میں ہوئی جو 2021 میں طلاق پر ختم ہو گئی اور 2022 میں جوزف بلارشس فیلڈ سے پانچویں شادی ہوئی تھی۔

جوزف بلارشس کے دوستوں نے بتایا کہ وہ شادی سے خوش نہیں تھے اور یہوی سے علیحدگی کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ یاد رہے کہ فروری 2023 میں سارہ کو گرفتار کر کے قتل کے الزام میں فردجرم عائد کی گئی۔ وہ اس وقت ٹیکساس کی جیل میں زیر حراست ہیں اور جیوری کے انتخاب کے بعد مقدمے کی باقاعدہ کارروائی جاری ہے۔

اسرائیل کے لیے امریکی حمایت برسوں میں کم ترین سطح پر آ گئی: سروے

واشنگٹن: ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک نیا سروے ''فلسطین اسرائیل تنازع'' کے بارے میں رائے دہندگان کے رویوں میں واضح تبدیلی کو ظاہر کر رہا ہے۔ اس سروے کے مطابق اسرائیل کے لیے حمایت برسوں میں اپنی کم ترین سطح پر آ گئی ہے۔ غزہ میں بڑھتے ہوئے انسانی بحران نے درمیان فلسطینیوں کے لیے ہمدردی میں اضافہ ہوا ہے۔ نیویارک ٹائمز اور یونیورسٹی آف سینٹا کلارا کے ذریعہ کرائے گئے اس سروے میں انکشاف ہوا ہے کہ 34 فیصد جواب دہندگان نے اسرائیل کے ساتھ زیادہ ہمدردی کا اظہار کیا۔ دسمبر 2023 میں یہ شرح 47 فیصد تھی۔ اس کے برعکس 35 فیصد نے فلسطینیوں کے لیے زیادہ ہمدردی کا اظہار کیا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

صحافت کے 'بھولے بسرے' باب کا وہ دانشور جس کے پیشہ میں تلخ دھار اور کارگزاری میں ایمانداری شامل شغل رہیں

● محمد قمر خان، مرزا دیر لین لکھنؤ

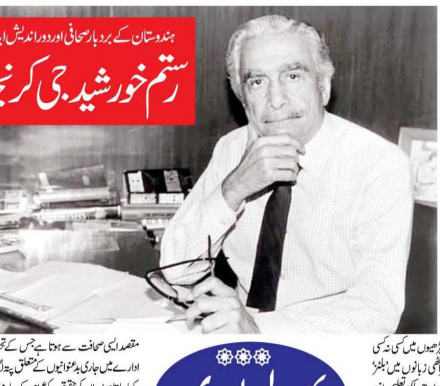

ہندوستان کے بردبار صحافی اور دوراندیش ایڈیٹر

رستم خورشید جی کرنجیا

روسی کرنجیا ہندوستان کے بردبار صحافی اور دوراندیش ایڈیٹر تھے۔ ان کا پورا نام رستم خورشید جی کرنجیا تھا۔ وہ آذربیہ کے میونسپل ضلع کے (این اے سی) میں ڈیوٹل کاسٹ (ایس ٹی) کی کثیر آبادی سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ ہفتہ وار انگریزی اخبار بلٹز کے بانی اور قابل ایڈیٹر تھے۔ ان کی ولادت 15 ستمبر 1912ء کو پاکستان کے کوئٹا میں ہوئی جو اب بلوچستان میں ہے۔ انہوں نے صحافت سے بڑی تحریریں میں اپنا نام آر کے کرنجیا لکھا۔ پارلیمنٹ سے بے حوثی کے ایک معاملہ کے سلسلہ میں 'بلٹز' کے آر کے کرنجیا کو لوک سبھا نے طلب بھی کیا تھا اور اس دور کے لوک سبھا چیئرمین کی پھٹکار کا سامنا بھی کرنا پڑا تھا۔ انہوں نے 1941ء میں 'تفتیشی صحافت' پر مبنی ایک ہفتہ وار ٹیب انڈ' کی اشاعت کا آغاز کیا اور چار دہائی تک اسے جاری بھی رکھا۔ ساتھ ہی انہوں نے 'دی ڈیلی' کے نام سے ایک روزانہ ٹیب انڈ بھی شروع کیا جس کا نظام ان کی بیٹی کے پاس ہوا کرتا تھا۔ 'بلٹز' کی اشاعت کے متعلق کامونیس سدھیر دگلکر لکھتے ہیں کہ کس طرح 'بلٹز' کو شروع کیے جانے کا فیصلہ بمبئی کے نزدیک 'کالا گھوڑ' کے ایک ریسٹورنٹ میں کیا گیا جس کے بعد ہندوستان کی صحافت میں ایک باوقار نغمہ وارد وجود میں آیا۔

کرنجیا نے طالب علمی کے وقت سے ہی صحافت کے تحت تحریریں و مضامین لکھنا شروع کر دیے تھے۔ اس ضمن میں 1940ء کے دوران کرنجیا کو ڈی نائکس آف انڈیا میں اسسٹنٹ ایڈیٹر کے عہدہ پر تقرری ملی تھی۔ 1941ء میں انہوں نے 'نائکس آف انڈیا' کا اوداع کہا اور 'تفتیشی صحافت' پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہوئے 'بلٹز' نام کے ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار کی باقاعدہ اشاعت شروع کرنے کا فیصلہ اپنے معتبر و وفادار صلاحیوں بی وی ناڈ کرنی، شیاس رائی مرتی سن کے ساتھ مل کر کیا۔ انہوں نے 'نائکس آف انڈیا' کا اوداع کہا اور 'تفتیشی صحافت' پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہوئے 'بلٹز' نام کے ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار کی باقاعدہ اشاعت شروع کرنے کا فیصلہ اپنے معتبر و وفادار صلاحیوں بی وی ناڈ کرنی، شیاس رائی مرتی سن کے ساتھ مل کر کیا۔ 'دی ڈیلی' اور 'دی بلٹز' جیسے اخبارات 'ہاورن رشید' آر کے لکشمن، پی سائناتھ اور عیسا سیتھوا ڈ جیسے اُس دور کے صحافیوں کے واسطے 'انکریز' بھی رہے جس ذریعہ سے ان لوگ نے اپنے صحافتی کیریئر کا شن آغاز کیا۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران کرنجیا نے جاپانی بر ملا حملہ کے وقت جنگی نامہ نگار کے طور پر بھی کام کیا۔ دانشوروں کی سوتح تو یہ رہی کہ کرنجیا ایک دور آتے آتے اپنے آپ میں صحافت کا اسکول بن گئے تھے۔ اس ہر فن مولا ایڈیٹر اور صحافی کے ذکر مختصر کے بغیر ہندوستان کی 'کھوجی صحافت' کا باب مکمل نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے صحافت کی ایک الگ اور نئی روایت کو اپنایا کہ اپنا جو آج بھلے ہی مفید اور با مقصد لگتی ہو مگر اس کے اثرات سے اس وقت منکر نہیں ہوا جاسکتا تھا۔ اپنے ہم عصر صحافیوں میں وہ ایک دم عجیب اور الگ خصلت رکھتے تھے۔ ہندوستانی صحافت کی کئی نسلیں ان کے سامنے پیدا ہوئیں، پرورش پائیں، جوان ہوئیں اور پھر بوڑھی ہوگئیں مگر کرنجیا جو تھے، تاعمر ویسے ہی رہے۔ زندگی کی ڈھلان کے دنوں میں جب دل و دماغ و جسم تھک گئے ہیں اس وقت ان میں ضرور کچھ تبدیلی دیکھنے کو ملی۔ آج بھی ہندوستان کے مرکوز میں ہم اُرکم مین پڑھتے ہیں کہ نہ کسی نہ کسی بھی انگریزی، ہندی، اردو اور مراٹھی زبانوں میں 'بلٹز' کا مطالعہ ضرور کیا ہوگا۔ پرانی نسلوں کے جو پڑھے لکھے تعلیم یافتہ لوگ ابھی زندگی کا لطف اٹھا رہے ہیں ان کے ذہنوں میں بھی 'بلٹز' اور اس کے مدّلار اور بے خوف ایڈیٹر آر کے کرنجیا کی خانہ ساز تصویر یقیناً محفوظ ہوگی۔ مہاتما گاندھی پر لکھی گئی ان کی ایک تنقیدی رپورٹ پر ہندوستان میں ہنگامہ ہوگیا تھا۔ جواہر لال نہرو سے ان کا تعارف اسی رپورٹ کی اشاعت کے بعد ہوا۔ نہرو نے اپنے دانشمندانہ ترکوں کے ساتھ انہیں جم کر تاڑا۔ کرنجیا پر نہرو کی اس تاڑ کا اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے فوراً گاندھی کی فوحدا ارسال کرتے ہوئے معافی مانگی اور پورے کے معاوضہ کے طور پر حاصل کی 2.0 کی رقم، مہاتما گاندھی کے ہریجن فنڈ میں ڈال دی اس طرح یہاں سے نہرو اور کرنجیا کے درمیان خورشید بنا وہ وقت کے ساتھ گہرا اور پختہ ہوتا چلا گیا۔ وہ ہر ماہ نہرو کا انٹرویو لیتے اور اسے شائع کیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ نہرو کی موت تک برقرار رہا۔ کرنجیا کے نام پر ریکارڈ بھی درج ہے کہ جواہر لال نہرو سے سب سے زیادہ پریس انٹرویو آر کے کرنجیا اور 'بلٹز' اخبار میں شائع ہوئے اور دونوں کے درمیان کی محبت بھرتا رہی ہوئی مگر یہ سلسلہ نئے نہیں پایا۔ نہرو کا آخری انٹرویو لینے کا شرف بھی کرنجیا کو حاصل ہے۔ ہندوستانی صحافت کا شاندار باب رہے 'بلٹز' کی داغ بیل کرنجیا نے 1941ء میں 3000 کے ذاتی صرفہ سے اپنا پریس لگا کر

بھولی بسری

مقصد ایسی صحافت سے ہوتا ہے جس کے تحت سرکار کسی ملکی یا ادارے میں جاری بدعنوانیوں کے متعلق پردہ اٹھا کر ان کا بھنڈا چھوڑ کیا جاتا ہو اور ان کی حقیقت کو عوام کے سامنے لایا جاتا ہو۔ کرنجیا کی فطرت تھی کی وہ خبر نہ آئے کہ بھی سمجھوتہ نہیں کرتے تھے۔ سوداً تو کافی دور کی بات ہے 'کھوج' سے جڑی عوامی صحافت' کو انہوں نے نئی بلندیوں اور جہتوں تک پہنچایا تھا۔

ملک کے پہلے وزیر اعظم جواہر لال نہرو اور اس کے بعد اندرا گاندھی سے قریبی تعلقات کے باوجود 'بلٹز' اخبار میں مرکزی اور صوبائی سرکاروں کے گھوٹالوں اور بدعنوانیوں کی انوسٹی گیٹیو رپورٹس تفصیل کے ساتھ شائع کی جاتی تھیں۔ اس معاملہ میں اپنے پیشہ میں ایمانداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے نہرو خاندان کی تیسری پشت کے راجیو گاندھی جنہیں وہ کافی عزیز سمجھتے تھے کے معاملات میں بھی کوئی رعایت نہیں برتی۔ ان سب کے باوجود نہرو، اندرا اور راجیو گاندھی نے سب سے زیادہ انٹرویو کرنجیا کو بطور صحافی دیئے۔ وزیر اعظم، وزیر داخلی اور داخلی فوکر شاہوں سے بے تکلف ملاقات کرنے والے کرنجیا اپنے آفس میں چھوٹے سے چھوٹے شخص کو پوری عزت دیتے ہوئے ملا کرتے تھے۔ ہر آنے والے کو وہ ٹھنڈے ہو کر اور اٹھ کر اپنے کیبن سے وداع کرتے تھے۔ یہاں تک کہ "ممن" یا 'عدالتی نوٹس لانے والے سیاسی لیڈر کے تمام گلہ اور رخصت کرتے تھے۔ 'بلٹز' کے مستقل کالم نگار خواجہ احمد عباس نے انہیں یاد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کرنجیا صاحب انہیں ہر ماہ پانچ روپیہ کے کرارے نوٹوں کی گڈی بطور اجرت پانچ سو روپیہ دیتے تھے۔ کچھ ایسے ہی تجربات تب ان کے واسطے لکھنے والے دیگر صحافیوں کے بھی تھے۔

زندگی کے آخری پہر میں وہ دکھن پنتھی لوگوں کے قریب آگئے تھے اور 'بلٹز' کا سرکولیشن کم ہو جانے کے سبب 'بلٹز' نے ایک ادارے کی شکل اختیار کر لی تھی۔ آر کے کرنجیا بازار کو قابو کرتے ہوئے میڈیا کے تجربہ میں نہیں تھے بلکہ صحافت کے تجربہ میں اپنی ضد اور شرائط کے ساتھ قائم رہے۔ ان کی زندگی میں ہی میڈیا او رصحافت کے درمیان بٹوارا ہو گیا تھا۔ ان حالات میں ان جیسا بے خوف صحافی یا پنے اور اپنے اخبار کے اصل وجود کو کب تک قائم رکھ پاتا مگر جب تک ہمت رہی انہوں نے اسے برقرار رکھا۔ ان کے بعد 'بلٹز' کی ملکیت 'وے مالیا' کے حوالے ہوگئی (ٹرن کے ایسے سیکڑوں وے مالیاؤں کو کرنجیا کا قلم اور صحافت نے کبھی پہچان نہیں سمجھا۔)

آر کے کرنجیا کے کہرے رشتے اس دور کے تمام بڑا آف اسٹیٹ کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ جین کے جاؤین لالی، کیو بی کے فیول کا سٹرہ، مصر کے جمال عبدالناصر اور مارشل ٹیٹو سے لئے جانے والے کرنجیا کے انٹرویوز کافی شہرت ہوئی۔ یہ ایسا دور تھا کہ جب بڑے سے بڑے صحافی ایڈیٹر کی ایسی پہنچ نہیں ہوا کرتی تھی۔ رتنی ذکریا، آنند ساہنے، بی رسالی ناتھ، سدھیر دگلکر جیسے تمام صحافیوں نے ان کے ساتھ کام کرتے ہوئے ایک طرح سے ان سے بریلنگ حاصل کی۔ خود موہتا بھی ان کی صحافت کے مرید تھے۔ جانے مانے مشہور کارٹونسٹ آر کے لکشمن نے 'بلٹز' کے واسطے کارٹون بنائے جس کے بعد وہ ٹائمس آف انڈیا میں چلے گئے جبکہ آر کے لکشمن نے خود اپنے انٹرویو کے دوران مانا تھا کہ کرنجیا نے انہیں تحریر کی دھار پر مثل کی تو مندر ہے۔ خود کرنجیا کے قلم کی دھار کا پینا پن بے مثال اور نرالا رہا۔ فلم کا ویسا دھار دار پینا پن اب دیکھنے کو نہیں مل پاتا۔ ساتھ ہی یہ سارا کچھ سینے والے کب بہت کم ہو گئے ہیں۔

آر کے کرنجیا کے نام ایک ریکارڈ اور درج ہے کہ بطور ایڈیٹر صحافی ان پر بہتک عزت کے جتنے مقدمے چلے ہندوستان میں دوسرے کسی صحافی ایڈیٹر پر نہیں چلے گرز یادو نہ میں وہ یوں بری ہوئے کیونکہ وہ ثبوتوں کے ساتھ چھاپے اور لکھے کے قتل تھے۔ جنکہ عزت کے ایک مقدمہ میں انہوں نے عدالت کے تین لاکھ روپیہ کے جرمانہ کو منظور کیا تھا۔

1990ء کی دہائی کے وسط میں کرنجیا صاحب کے انتقال سے قبل ان کے اخبار 'بلٹز' کی اشاعت بند ہو گئی حالانکہ اسے پھر سے زندہ کرنے کی کوشش میں کافی جدوجہد کی گئی لیکن 67 برس قبل کرنجیا نے جس اخبار کو عالمی امیدوں و ارمانوں کے ساتھ شروع کیا تھا، اس کا تاریخ یعنی یکم فروری 2008ء کو وہ اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ آخر میں مضمون نگاروں کی صحافت کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں اپنا خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

■■

سہ ماہی "دربھنگہ ٹائمز": دربھنگہ کا شناخت نامہ

مدیر ڈاکٹر منصور خوشتر کی محنتوں کا ثمرہ

● ڈاکٹر احسان عالم

پرنسپل الحراء پبلک اسکول، دربھنگہ

ڈاکٹر منصور خوشتر نام ہے، ایک جنونی کیفیت کا، وہ ایک بے کل ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے کا، دن رات کام کرنے کی دھنوں کا، اپنی باتوں سے دلوں کے جیتنے کے ہنر کا، مسکراہٹوں میں پوشیدہ راز محبتوں کی خوشبوؤں اور پھر اخلاق کا۔ وہ ہر خاص و عام، بوڑھے، جوان اور بچوں کے دوست ہیں۔ ان کے نزدیک لفظوں کی آبرو کی چاہے جتنی تیز ہو، ان کے جذبوں کی لطیف خوشبو کو کبھی نہ زبیں کر سکتی۔ ان کا جھکا ہوا قد ہمیں ان کی دراز قامتی سے آشنا کرتا ہے۔ زندگی کے پُرخطر راستوں میں وہ چلنا جانتے ہیں اور یہی جذبہ ان کے کام میں عزم و حوصلہ، ہمت و عزیمت بن کر چھلکتے ہیں اور اس چلنے میں وہ آگے کا راستہ طے کرتے ہیں۔ ان کا حساس دل سماج اور معاشرے پر گہری نظر رکھتا ہے جس کے نتیجے میں "دربھنگہ ٹائمز" جیسا رسالہ وجود میں آتا ہے۔

چند روز قبل ڈاکٹر منصور خوشتر کی ادارت میں شائع ہونے والا "دربھنگہ ٹائمز" (جنوری تا جون 2025) ایک خاص آب و تاب کے ساتھ منظر عام پر آیا ہے۔ 424 صفحات پر مشتمل دربھنگہ ٹائمز کا یہ شمارہ گوشہ بر انیس رفیع کے علاوہ متفرق مضامین، خراج عقیدت، انٹرویو، تبصرانی مضامین، تھما کہانی، نظموں، غزلوں، کتابوں پر کے گئے تبصرے، دربھنگہ ٹائمز پر تبصرے کے ساتھ خیال آباد کے تحت دانشوروں کے خطوط سے آراستہ ہے۔

ڈاکٹر منصور خوشتر اپنے اداریہ "کہنے کی بات" میں لکھتے ہیں کہ دو دہائیوں کے اس طویل اور پرخلوص سفر کے بعد دربھنگہ ٹائمز کا یہ تازہ شمارہ آپ کے دست مطالعہ میں ہے۔ سن 2005ء کی لوح کو یاد کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ جب یہ قافلہ پہلی بار رخت سفر باندھ کر نکلا تھا، الفاظ کی خوشبو، محبت کا سرمایہ اور اداب کے لیے ایک نئے عہد کا آغاز۔ وقت کے بطن سے میں برس گزرے موسم بدلے، چہرے بدلے، مگر دربھنگہ ٹائمز کا عزم، اس معیار اور اس کا ادبی وقار آج بھی اسی تازگی کے ساتھ قائم ہے۔ یہ تازگی اور عزم دربھنگہ ٹائمز کی نہیں بلکہ اس کے نوجوان مدیر ڈاکٹر منصور خوشتر کی ہے۔ کئی معاملات میں، میں ان کا ہم خیال نہیں لیکن ان کے عزم مصمم، ارادہ محکم، انتظامی صلاحیتوں کا میں شیفتہ ہوں بطور پرمدار ہوں۔

پروفیسر علی احمد فاطمی (سابق صدر، شعبہ اردو، الہ آباد سے نیوز کی، الہ آباد) کنڈیرہ احمد کا آدمی اور آدمی نامہ" کے عنوان سے ایک جامع مضمون قلمبند بند کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ نظر خود عام آدمی ہے، خاص اور عام آدمی میں سے اس ان کے رشتے تھے۔ اسی لے سے عام آدمی کی جیتی شکل جن رحکتی ہیں، شیشی، آج تے وہ، اور رسم و رواج موسم و غیرہ سب کہ سب عام آدمی کی نظر سے دیکھی گئیں اور لفظ میں پیش کی گئیں۔ برسات کے موسم کی خوصوصیاتی کا ذکر تو بھی شاعر کرتے آئے ہیں لے کن آنگن کے چوٹے میں کھیل کر گر پڑنے کی بات کون کرتا ہے۔ سے منظر صرف نظر ہی پیش کرتے ہیں:

کوچے میں کوئی اور کوئی بازار میں گرا
کوئی گلی میں گر کے ہے چرّ میں لوٹا
رستے کے بیچ پاس کسی کا رپٹ گیا
اس سب جگہ کے گرنے سے آیا جو بچ بچا
وہ اپنے گھر کے صحن میں آ کر جھل پڑا

پروفیسر کوثر مظہری (صدر شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی) "خالی کا تصور نشاط و غم" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ غالب کے فلسفہ حیات میں نشاط و اغم دونوں کی کارفرمائی پورے شدومد کے ساتھ ملتی ہے۔ نشاط سے مراد سے خوشی، شادمانی، مسرت وغیرہ۔ انسان اپنی زندگی میں ہنستا بھی ہے اور روتا بھی ہے۔ دونوں جذبات جذبات ہی کی پیش کش ہوتی ہے۔ اس لیے نشاط اور غم دونوں کی کارفرمائی ناگزیر طور پر ہوتی ہے۔ کسی بھی شاعر نے صرف نشاط یا صرف غم کو پیش نہیں کیا، بلکہ دونوں ہی کیفیات کو اپنے پیش نظر رکھا ہے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ کسی کے یہاں نشاط غالب ہو، کسی کے یہاں الیہ رنگ سے بھرا ہوا زیادہ نمایاں ہو۔

ڈاکٹر ریاض توحیدی کشمیری افسانہ نگار کے ساتھ ساتھ تنقید نگار اور ماہر اقبالیات بھی ہیں۔ ان کے مضامین اور افسانے ملک اور بیرون ملک کے معیاری رسائل اور جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ موصوف ملک اور ملک سے باہر کی متعدد ادبی اور ثقافتی انجمنوں اور اداروں سے وابستہ ہیں۔ "پریم چند کی افسانہ نگاری، فکر اور فن کا تنقیدی آئینہ" کے عنوان سے وہ لکھتے ہیں کہ پریم چند کی کلاشن نگاری خصوصاً افسانہ نگاری پر توجہ مرکوز رہیں تو پریم چند کا پیشہ کشاں کشاں ادبی یا مقصدی نوعیت کا ہے۔ وہ مقصد آمیز اصلاحی فکر ان کے ناولوں اور افسانوں میں جگہ جگہ نظر آتی ہے جو کہ فن کی افادیت کی مکانی کرتا ہے۔ اس افادی یا اصلاحی فکر میں حب الوطنی، اجتماعی اور بہتری وغیرہ کو اہم کرکر شامل ہے۔

سنتوش سروجی اردو، بہار و اب کا ایک نمایاں نام ہے۔ "ستے و پال آنند بوشخر کی رشتہ دستاویز تھوڑ سب کے غم بردار تھے" کے عنوان سے موصوف لکھتے ہیں کہ ستے پال آنند اردو نظم کا ایک معتبر نام تھا۔ اختر الایمان کے بعد آنند وہ واحد شاعر تھے جنھوں نے اردو نظم کے معنے اور وقار میں اضافہ کیا، جبکہ انھیں علم و عروض پر بھی مکمل دسترس حاصل تھی اور بحر و وزن کی شاعری سے وہ صرف واقف تھے، بلکہ اس کی اہمیت بھی سمجھتے تھے۔ لے کن غزل کی روایت بگل و ملیل اور زلف و رخسار کی شاعری کے برخلاف انھوں نے اپنے ادبی کے رے کو اوپر لے کر آزاد نظم اور سنتی تعلم کو اور وادب میں اسے کے بلند معیار سے ہمکنار کیا۔

"گوشہ بر انیس رفیع" کے تحت پروفیسر اسلم جمشید پوری، مقصود وانی، ڈاکٹر سید احمد قادری، احمد صغیر، سید محفوظ عالم، فخر الدین عارفی، ڈاکٹر احسان عالم اور ڈاکٹر منصور خوشتر کے مضامین شامل ہیں۔ اس ضمن میں پہلا مضمون پروفیسر اسلم جمشید پوری کا ہے جو "انیس رفیع اور ان کے افسانے" کے عنوان سے ہے۔ اپنے مضمون میں وہ لکھتے ہیں کہ انیس رفیع نے تقریباً پورے ملک کا دورہ کیا۔ ترقی پسند تحریک کا عروج دیکھا۔ ترقی پسندوں کا رویہ دیکھا۔ خود انتشار سے، پروگریسٹ کا رنگی انقلاب کے کھوکھلے نعرے دیکھے۔ ترقی پسندی روز بروز بدلتی رہی۔ سب کچھ بدل گیا۔ ملاحظہ ہیں، تجربات، بہتر سے اسلوب اور معاشرے کی بجائے فرد کے اندرون کی بات ہونے لگی۔ مگر یہ بھی بس چند برسوں تک برقرار رہی۔ اس کی شدت پسندی اور سے تجربات برائے تجربات اسے لے ڈوبے۔ اس دوران کچھ لوگوں نے ما بعد جدیدیت سے رشتہ کر لیا اور دوسرے متعارف کرا لیے۔ یہ سب کچھ انہوں نے رفع نے نصرف دیکھا بلکہ ہر عروض وزن اور نظریے سے کے اثرات کو محسوس کیا۔

مقصود وانی ایک سنجیدہ فکر انسان ہیں۔ دنیا سے بے پروا ہو کر لکھنے کی ان کی دھن سے سبھی واقف ہیں۔ وہ کتاب کو ادب سے الگ کر کے تنقید لکھنے کا ہنر جانتے ہیں۔ "اردو فکشن اور انیس رفیع کی تنقیدی بصیرتیں" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ انیس رفیع نے بنگال کی کلشن تنقید میں جہاں پاٹ سمری سے آگے کی جنگلی پگڈنڈیوں پر روشنی ڈالی ہے وہیں انہوں نے تنقیدی نثر میں بھی اپنی انفرادیت قائم کی۔ منٹو کے افسانے "نیا قانون" پر درجنوں تحریریں آپ نے پڑھ ہی ہوں گی لیکن جرئت و ذیل طرز اظہار سے شاید پہلی بار سامنا ہوگا۔

ڈاکٹر سید احمد قادری اپنے افسانے، تنقید، صحافت کے حوالے سے پوری اردو دنیا میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھے اور جانے جاتے ہیں۔ "انیس رفیع کا افسانوی سفر" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ انیس رفیع کی پہچان سہ ماہی رسالوں و دہائی کے مشہور افسانہ نگاروں میں ہوتی ہے۔ انہوں نے 1969ء سے باہنماء 'شاعر' میں مطبوعہ اپنے پہلے افسانہ 'شاہکار' سے اپنا افسانوی سفر شروع کیا اور یہ افسانوی سفر عمر کے آخری پڑاؤ رے تک جاری رہا۔ ان کے پہلے افسانہ کے مطالعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنے پہلے ہی افسانہ میں اپنی گہری گرفت کا احساس کرا دیا تھا۔ "کفر فتوت میں" ان کا افسانوی مجموعہ ہے۔ اس کا ایک افسانہ "غروب سے پہلے" میں سرحد کے قریب ایک فوجی کیمپ کی کہانی ہے۔ فوجی افسر کی ایک کتاب کھوئی ہے جسے وہ تلاش کرتا ہے۔ اس کتاب کو وہ پڑھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے کسی کام سے وہ جاتا ہے اور جب کہ وہ کتاب غائب ہو جاتی ہے۔ دراصل کتاب کو ایک سمبل کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

فخر الدین عارفی "انیس رفیع: جدید افسانے کا ایک معتبر نام" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ انیس رفیع ایسی شخص کا نام ہے جس میں اشخاص رہتے ہیں۔ جو خود کہانی کا ایک کردار ہے، لیکن وہ کرداروں کو اپنی کہانیوں میں جنم دیتا ہے۔ اسے ہمیشہ اس بات کا انتظار رہتا ہے کہ "کوئی اترنے والا ہے" کون اترنے والا ہے اسے بے خود بھی معلوم نہیں ہے۔ وہ تو بس ان نام سے اپنا پہلا افسانوی مجموعہ شائع کرا کر مطمئن ہو چکا ہے۔

انیس رفیع پر کئی قلمکاروں نے مضامین تحریر کئے ہیں۔ یہاں ایک مضمون ڈاکٹر تبسم احمد آزاد پر ہے جنے انیس رفیع نے لکھا ہے۔ ان کے افسانوں کے سلسلہ میں انیس رفیع لکھتے ہیں کہ مجھ پر اندوہ کی مزاج کے افسانہ نگار ہیں۔ اور ان کا دماغ مردہ کیفیت کی مانند زنجیر بھی لگتا ہے۔ ہم نے ان کے چند افسانے اٹھائے ادبی رسالوں میں پڑھے ہیں۔ جن سے میرے ذہن میں یہ تاثر ابھرا ہے۔ جو مرجین اگر ان افسانوں سے وہ جار ہے تو تبسم کن سے کہ وہ ہماری اس رائے سے اتفاق کریں گے۔ اگر یہ بھی کریں پھر بھی ہم ان کتنے یہ سار اگر نا چاہیں گے۔ وہ اس لئے کہ ہم بھی کچھ کسی طرح گاؤں کے کچے گھروں سے کھیلنے والوں میں رہے ہیں۔

شمیم قاسمی اپنے شعر و نثر کو لئے اپنی پہچان رکھتے ہیں۔ "دل کی ٹہنی: ایک مضطرب روح کی پکار" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ مجھ پر غزل "دل کی کتاب" کے شعر لیتی عنوام خورشید کی اردو فرمل کی کلاسیکی روایت و ورشت سے جو تازہ بیانی و تنگی اور شعری بیانیہ ہے وہ غیر مشروط ہے۔ وہ دل کی بات کو آزادانہ طور پر پیش کرنے کا قرینہ جانتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار دلوں کو چھوتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور شاید اس لئے بھی کہ ان کی شاعری کا پورا منظر نامہ خارجی حقائق سے دامنِ دل کا طواف کرتے ہوئے شائقین غزل کا سودم کر جاتا ہے۔

اعظم کلیم (شعبہ اردو ایل۔ این۔ ایم۔ یو۔ دربھنگہ، بہار) "ظفر کمالی کی شعر فہمی اور افسانہ نگاری" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ ظفر کمالی ایک شریف الطبع شخص ہیں، ان کی قوت مشاہدہ غضب کی ہے، انسان اور فطرت انسانی کا ان کا مطالعہ بہت گہرا ہے، جس کے سبب ان کی غیر سنجیدہ و معنی مزاحیہ و فوکاٹ ہے، تحریروں کو بھی عوام الناس میں بہت شہرت ملی ہے۔

اس کے علاوہ عشرت شمیم و ڈاکٹر آفاق عالم صدیقی، کامران غنی صبا، ڈاکٹر محمد احسان اوٹل غزالہ قاسمی، ڈاکٹر محمد امان، ڈاکٹر صفیہ فاطمی، نام اللہ انصر، رئیس احمد کمار کے مضامین شامل ہیں۔ مشتاق احمد نوری، رفیع حیدر انجم، شاہد اختر، ڈاکٹر ظہیر اللہ، ڈاکٹر محمد نہال افروز، عطاء اللہ کے افسانے ہیں۔

ڈاکٹر بتال اوسی، مظفر ابدالی، عقاد عابدی کی معیاری نظموں نے رسالہ کے معیار میں چار چاند لگایا ہے۔ غزلوں کے باب میں ڈاکٹر عطاء عابدی کا پرویز رحمانی، ایک تعارف کے ساتھ پرویز رحمانی کی 12 غزلیں، پروفیسر عبدالمنان طرزی کی چار غزلیں، مدیر رفیع پوری کی چار غزلیں، نذر فاطمی کی دو غزلیں شامل اشاعت ہیں۔

دربھنگہ ٹائمز پر ڈاکٹر احسان عالم اور ڈاکٹر تبسم احمد آزاد کا تبصرہ شامل ہے۔ کئی دیگر کتابوں مثلاً غزل آنکھیں چراتے ہیں عظیم آباد والوں سے (فخر الدین عارفی)، عطا عابدی: حیات اور شاعری (مرتب: محمد ضیاء الحق)، اجالے یادوں کے، ہجوم رنگ، اردو شاعری میں قومی یکجہتی، سمندر پر ایک اڑان، بے آواز، سخن ہائے نہنیت، دربھنگہ کی سیر، رسا ساحل اعتباب، نظم پریاں کی بھیشت، نادل نگار، مطالعہ ادب پر ڈاکٹر تبسم احمد آزاد، ڈاکٹر منصور خوشتر اور عارف حسن وطنوی کے تبصرے ہیں۔

اس طرح ڈاکٹر منصور خوشتر کی ادارت میں رسالہ "دربھنگہ ٹائمز" مزید اونچائیوں کی جانب رواں دواں ہے۔

اپنے دو اشعار کے ساتھ اپنا بات ختم کرتا ہوں:

وہ فنکار کے ہیں بڑے قدرداں
ٹرسٹ اس حقیقت کا ہے رازداں
وہ اُردو کے ہیں کامیاب اک مدیر
ہے "دربھنگہ ٹائمز" جس کی نظیر

■■

گماں

● امیر مہدی

برمنگھم، برطانیہ

چاند پورا ہے، سر چرخ ہیں تارے چھٹکے
گنگناتی ہوئی اُترتی ہیں زمیں پر کرنیں
مہکی مہکی ہیں فضائیں تری زلفوں کی طرح
اور ترے لمس سے جیسے ہیں معطر کرنیں

تو نہیں ہے مرے پہلو میں مگر لگتا ہے
تو مرے شانے پہ سر رکھے ہوئے بیٹھی ہے
چھیڑتا ہوں میں ترے پھول سے رخساروں کو
تو بگڑتی ہے کبھی اور کبھی ہنستی ہے

یہ گماں ہوتا ہے لوٹ آیا ہے ماضی میرا
دامنِ کوہ ہے، تنہائی ہے، میں ہوں تو ہے
پھول ہی پھول ہیں گاتے ہوئے جھرنے کے قریب
مخملی گھاس ہے، پروائی ہے، میں ہوں تو ہے

چھیڑ چھیل کی لہروں پہ، شکارے میں سوار
ہم بہے جاتے ہیں بے فکر صبا کی مانند
اک نشہ سا ہے کہ چڑھتا ہی چلا جاتا ہے
موسمِ باراں میں بلبل کی نوا کی مانند

عالمِ خواب ہے کہرے سے بھری وادی میں
ہم چلے جاتے ہیں اور دُھند ہے تا حدِ نظر
ہاتھ میں ہاتھ ہے قدموں کے تلے برف کا فرش
جیسے اک پگھلی ہوئی شح سرِ راہ گزر

اے تخیّل، یہ کہاں تو مجھے لے آیا ہے
کوئی صحرا ہے نظر آتا ہے گلشن کی طرح
خواب تو خواب ہے، ٹوٹے گا، بکھر جائے گا
پھر یہ تنہائی ڈسے گی مجھے ناگن کی طرح

☆☆☆

غزل

● ریاض نقوی

شکاگو امریکہ

رکھا تھا جس کے واسطے ہم نے سجا کے دل
دیکھو وہ جارہا ھے ہمارادکھا کے دل
ظالم کا ڈرمتا گئے مومن کے قلب سے
الفت میں ان کو یاد تھے کربوبلا کے دل
اس دور کے تو لوگوں کا انداز ہے عجیب
رکھتے ہیں دوستوں سے ہی ہرم بچا کے دل
غیروں کا ذکر کیا ہو جب اپنے بھی غیر ھیں
آتے ہیں اپنے گھر میں بھی پتھر بنا کے دل
قدموں میں عاشقی کے ھے کب سے پڑا ہوا
لے جائے کوئی چاہنے والا اٹھا کے دل
اب آئے گا نہ کوئی اندھیرے مکان میں
ڈیوڑھی پہ لاکھ بیٹھے رہو تم جلا کے دل
بے وجہ سارے شھر میں رسوا ہوئے ریاض
اچھی سزا ملی ھمیں ان سے لگا کے دل

☆☆☆

غزل

● جلیل نظامی

مور کے بازو کھلے، یا میکدے کے در کھلا
دیدۂ نمناک میں یادوں کا اک دفتر کھلا
اس بت طناز کی کافر اداؤں پر نہ جا
بند کردیگا کسی دن یہ خدا کا گھر کھلا
ہوکے جینے کی خواہش، اس حسیں منظر کے بعد
پھول ساچہرہ، حنائی ہاتھ میں خنجر کھلا
ابر باراں کی روش پر، یاد وہ آیا بہت
جب گرج کر، پیچ کھا کر، آگ برساکر کھلا
اندرونی آندھیوں کا، رخ کدھر ہے دیکھیے!
پھر نہ کہنا، دل کا دروازہ، اگر باہر کھلا
تنگ ہے ہم پر زمین خیر وشر تو کیا ہوا
یہ بھی کچھ کم تو نہیں، ہے آسماں سر پر کھلا
کون جانے کوچ کا کب حکم صادر ہو جلیل
ہم اسی باعث، نہیں رکھتے کبھی بستر کھلا

غزل

● میر نظیر باقری

شرم آنکھوں میں تو نظروں میں حیا کم ہوگئی
اس لئے دنیا کی ہر رسم وفا کم ہو گئی
اپنی جانب کھینچ لیتی تھی جو ہر انسان کو
لوگ بہرے ہو گئے یا وہ صدا کم ہو گئی
ایسا لگتا ھے کسی کی ماں کے مرجانے کے بعد
میرے دامن میں بھی جیسے اک دعا کم ہوگئی
اب چلو پھر سے جلالیں اپنے اپنے گھر چراغ
جو مخالف تھی جہاں میں وہ ہوا کم ہوگئی
خود بخود ہم سے کنارہ کش ہوئے کچھ بے ضمیر
جو تھی مجبوری ہماری وہ سزا کم ہوگئی
کیا بڑوں کا ذکر بچے روٹھ جائیں گے نظیر
ان کی جانب سے توجہ گر زرا کم ہو گئی

☆☆

غزل

---شرح نما---

پروین کا شعر میری نظر میں

ممکنہ فیصلوں میں ایک ہجر کا فیصلہ بھی تھا
ہم نے تو ایک بات کی اس نے کمال کر دیا

● ڈاکٹر سید سبط حسن نقوی
سینٹ جانس کالج، آگرہ

شرح نما میں امیر مہدی صاحب نے شعر پر کئی زاویوں سے گفتگو کی ہے لیکن شعر کے معنی کی ترسیل اور شعر کے اس اسٹرکچر کا اظہار نہیں ہوا جس کی بنیاد پر آپ بیتی جگ بیتی بنتی ہے۔ شعر کی تشریح میں لازمی طور پر اس شعر کو عاشق اور معشوق پر منطبق کر کے دیکھا گیا ہے، جب کہ یہ دو لوگوں کے درمیان رشتوں کی وضاحت کرتا ہے۔ ایک ہی جنس کے دو دوستوں کے درمیان تو اتفاقی کے موقع پر یہی شعر کام آ سکتا ہے۔ ماں اور بیٹی اور باپ بیٹے پر بھی منطبق ہو سکتا ہے۔ یہ شعر دو لوگوں کے درمیان رشتوں کی نوعیت کا اظہار ہے۔

اس شعر میں پروین شاکر کے لحاظ سے زوجہ اور شوہر کے درمیان رشتے کا منظر نامہ ہے۔ رشتے کی بنیادوں اور محبت نہیں ہے جہاں عقل کا کوئی کام نہیں ہوتا۔ یہاں تو عقل کا خاص استعمال ہے۔ نا اتفاقی کا عمل فقط ایک ہی نہیں تھا بلکہ کل عمل تھے۔ ان میں ایک ہجر لینی تھی تم سے جدا ہوئے جاتی ہوں، میں مدینے کی طرف رخ کرتی ہوں، تم کے ہی میں رہو۔ لینی حق پر کون ہے اس کا اظہار کر دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ کس کی اساس پر کیا جا رہا ہے؟ ہجر کا فیصلہ کوئی آسان نہیں تھا۔ ہجر کا فیصلہ بھی ممکن ہے جب کوئی خطرہ لاحق ہو اور اس خطرے کو ٹالنا ہو۔ ہجرت مدینہ کے پس پشت جان کا خطرہ ہے اور اس شعر میں پر رشتے کو بچایا جا رہا تھا۔ میں نے کہا کہ اگر ہم ساتھ نہیں رہ سکتے تو میں اپنا علاحدہ انتظام کر لیتی ہوں۔ میں نے تو یہ بات ایک ممکنہ فیصلوں میں کہی یعنی میرا منشا یہ نہیں تھا اور ممکنہ فیصلے کا کوئی جواز ہی نہیں تھا۔ لیکن یہ بات کہ ہمارے ساتھ رشتہ یہی قائم ہو اور ہمارے اقتدار کا انکار بھی ہو یہ کسی بھی حال میں ممکن نہیں ہے۔ اس کی انا نے یہ برداشت نہیں کیا اور اس نے احتجاج کر دی، اس نے وہ کچھ کیا کہ جیسے اس سے کوئی رشتہ تھا ہی نہیں۔ اس نے مردہ کام کیا جو توقع کے خلاف تھا۔ یعنی اس نے طلاق کا فیصلہ کیا، یعنی مرحومت پر اپنی قدرت قائم کی جا نہیں سکتی، ہجر اور طلاق میں زیادہ فرق نہیں تھا، بس رشتے کا دھاگا جڑا ہوا تھا، باقی ساری کیفیت طلاق ہی کی تھی۔ مستقبل کی امید تو طلاق میں بھی رہتی ہے۔

شعر میں غلطی دوسرے فریق کی بتائی گئی ہے۔ کمال کرنا عقل کا کام نہیں ہے۔ میں نے تو عقل سے کام لیا لیکن اس نے عقل و جذبات کے خلاف کام کیا۔ وہ قصوروار ہے۔ میں پھر بھی عقل کے دائرے سے باہر نہیں ہوا اور کسی کے جنونی طرز عمل کو ایک کمال کے رنگ میں دیکھتے رہے۔ یعنی میں نے عقل کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اس میں رشتہ قائم رکھنے اور اقتدار قائم رکھنے کے درمیان ایک تشکش ہے۔ یہ تشکش فریق دوم کے خود کفیل ہونے سے آئی ہے، وہ انحصاری تعلق پر راضی نہیں ہے، وہ آزاد انہ اور تعلقی رشتے کو بنانا چاہتا ہے۔ دونوں جنگلے پر تیار نہیں ہیں۔ یہ تشکش روایتی نہیں ہے۔ ایک فریق کے خود کفیل بننے سے پیدا ہوئی ہے جو پہلے زیر سایہ زندگی گزار رہے تھے۔ قدیم تفہیم عقلی روش اور جدید منظر نامے سے تناؤ پیدا ہوا ہے۔

اس شعر میں واقعیاتی منظر نگاری ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فریق اول بیٹھا ہوا ہے اور فریق دوم ہو جود ہے اور کھڑی حالت میں ہے۔ کھڑی حالت اس لیے کہہ رہا ہوں کہ دونوں کی ذہنی کیفیتیں الگ الگ ہیں۔ دونوں کے رویے اور فکر الگ ہے۔ رشتے یک سطحی نہیں ہیں۔ روایت ہے کہ عاشق جو یہاں پر فریق دوم کے طور پر نظر آتا ہے، ہمیشہ سے وصل پرست رہا ہے۔ اب فریقین اپنی اپنی جنسوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نمائندگی کا طرز مصرع ثانی میں استعمال "ہم" کے لفظ سے ہوتا ہے، یہاں پر "میں" نہیں "ہم" کہا گیا ہے اور "تم" کی جگہ "اس نے" کہا گیا ہے۔ غزل کی روایت میں عاشق ہمیشہ طلبگار وصل رہا ہے، اس کے لیے اس نے جان بھی دے دی ہے۔ معشوق ہمیشہ فراق اور ہجر کی صورت پیدا کرنے کا کام کرتا رہا ہے۔ اس شعر میں فریق اول کے سامنے ہجر، فراق کی بات کرنا عاشق کی فطرت روایت سے بے خبری ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود کفیل جوڑے کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے ہیں لیکن دونوں میں وصال کی حالت میں۔ دونوں ایک ہی گھر میں ہیں اور براہ راست گفتگو ہو رہی ہے۔ اسی گفتگو میں فریق اول بہت سے ممکنہ حل نکال رہا ہے، اس کی بنیاد یہ ہے کہ رشتہ برقرار رہے لیکن فریق دوم کے پاس کوئی ممکنہ حل نہیں ہے، اس کا ایک ہی فیصلہ ہے: یا تو ساتھ یا جدا۔ "قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے، کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی"۔ محبت اور عداوت میں سے ایک ہی کا انتخاب ممکن ہے اور کوئی ممکنہ راستہ نہیں ہے۔ فریق اول نے جیسے ہی ہجر کی بات کی فریق دوم چراغ پا ہو گیا اور اس نے کمال یہ کیا کہ فریق نے فقط کہا تھا، اس نے ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا۔ اس نے کمال کر دیا، یعنی اس کی انتہا پر پہنچوا دیا۔ اس میں ہاتھا پائی کی نوبت تک نظر آتی ہے۔ جب اس نے کمال کر ہی دیا تو کمال ہو گیا یعنی جدائی ہو گئی۔ اب ایک عرصے کے بعد اس واقعے پر نظر کی جا رہی ہے اور تفہیم نہیں اپنی بے گناہی اور مظلومی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اگر اس شعر کے جواب میں فریق دوم کی طرف سے یہ شعر کہا جائے کہ: "وصل پرست ذات سے ہجر کا سوال کر دیا" "تم نے کمال کر دیا ہم نے کمال کر دیا"۔

اس شعر سے جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ کہ شعر ایک نظریے سے واقعہ کو دیکھ رہا ہے دوسری جانب سے دیکھنے کا کوئی انداز شعر میں نظر نہیں آتا ہے۔ پروین کا شوہر فوجی پس منظر میں ہے، جہاں قول کو قول کی صورت میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ شوہر کو انفرادی سطح پر نہیں بلکہ جنس کے نمائندے کے طور پر دیکھا اور برتا گیا۔ شعر میں واقعیاتی صورتحال اس طرح بیان کی گئی ہے کہ اس میں فریق اول کا زاویہ حاوی ہے لیکن دوسرے فریق کا لفظ نظر میں موجود ہے۔

☆☆☆

---دو شاعر ایک زمین---

غزل

● جون ایلیا

شمشیر میری، میری سپر کس کے پاس ہے
دو میرا خود پر مرا سر کس کے پاس ہے
درپیش ایک کام ہے ہمت کا ساتھیو
کہنا ہے مجھ کو میری کمر کس کے پاس ہے
طاری ہو مجھ پہ کون سی حالت مجھے بتاؤ
میرا حساب نفع و ضرر کس کے پاس ہے
اے اہل شہر میں تو دعا گوئے شہر ہوں
لب پر مرے دعا ہے اثر کس کے پاس ہے
داد و ستد کے شہر میں ہونے کو آئی شام
خواہش ہے میرے پاس خبر کس کے پاس ہے
پر حال ہوں پہ صورت احوال کچھ نہیں
حیرت ہے میرے پاس نظر کس کے پاس ہے
اک آفتاب ہے مری جیب نگاہ میں
پہنائی نمود سحر کس کے پاس ہے
قصہ کشور کا نہیں کوشک کا ہے کہ ہے
دروازہ سب کے پاس ہے گھر کس کے پاس ہے
مہمان قصر ہیں ہمیں کچھ رمز چاہئیں
یہ پوچھ کے بتاؤ کنھذر کس کے پاس ہے
اتھلا سا ناف پیالہ ہماری نہیں تلاش
اے لڑکیو! بتاؤ بھنور کس کے پاس ہے
ناخن بڑھے ہوئے ہیں مرے مجھ سے کر حذر
یہ جا کے دیکھ نیل کٹر کس کے پاس ہے

غزل

● آغا شروش

ہمت ہے کس کے پاس کمر کس کے پاس ہے
تاج زمرّدی تو ہے سر کس کے پاس ہے
مجھ کو محاذِ جنگ پہ لائے تو ہو مگر
بازو کیاں رکھے ہیں سپر کس کے پاس ہے
ہیرا تو ہوں مگر یہاں پرکھے گا مجھ کو کون
جوتیرے پاس ہے وہ نظر کس کے پاس ہے
اردو میں بات ہوگی تو پھیلے گی کو بہ کو
خوشبو کو تھامنے کا ہنر کس کے پاس ہے
ائے صاحبانِ جُبّہ دستار سچ کہو
عریاں ہوں، میری چادرِ زر کس کے پاس ہے
حیرت ہے میرے پاس نظر کس کے پاس ہے
مدّت سے مل کے دشت میں رویا نہیں مگر
اے ابرِ تیرا دیدۂ تر کس کے پاس ہے
مجھ کو خراج لینا ہے اک بادشاہ سے
جا دیکھ میرا کاسۂ سر کس کے پاس ہے
یہ لڑکیاں چڑھا ہوا دریا اُتار دیں
جوان کے پاس ہے وہ بھنور کس کے پاس ہے
کتنوں کے آشیانوں پہ رکھ آئے ہو سروش
یہ بھی تمہیں خبر نہیں سر کس کے پاس ہے

☆☆

آزار محبت

● شوکت محمود شوکت

کسی عیسیٰ نفس کا خوب چرچا
بہت عرصے سے میں نے سن رکھا تھا
مسیحائی میں رکھتا تھا نہ ثانی
عطا کرتا تھا بوڑھوں کو جوانی
مرے بھی جی میں آئی اس سے مل کر
سنا آؤں کسی دن حال مضطر
غم دوراں سے جو پائی فراغت
ملا اس سے، لیے دل میں عقیدت
سو اس عیسیٰ نفس کو یوں بتایا
پریشاں ہوں اسے جب سے ہے پایا
کبھی اس سے ملوں تو بے کلی سی
کبھی اس سے بچھڑ کر بھی خوشی سی
کبھی چاہوں سدا میں ساتھ اس کا
کبھی چھوڑوں اچانک ہاتھ اس کا
کبھی ہر بات پر ہنسنا ہنسانا
کبھی ہنستے ہوئے بھی روٹھ جانا
کبھی جو اس کی کالی زلف دیکھوں
گھٹا کیا چیز ہے خلوت میں سوچوں
کبھی باتیں کروں میں اس سے کیا کیا
کبھی پوچھوں کہ تو نے ہے کہا کیا
کبھی اس کا تبسم آتشیں سا
کبھی قہر و غضب بھی دل نشیں سا
کبھی جو یاد آئے اس کا قامت
بپا ہوتی ہے گو یا اک قیامت
کبھی اس کا تغافل دل کشا سا
کبھی اس کے کرم پر بھی گلہ سا
کبھی محفل میں اس سے ہی تکلم
کبھی تنہائیوں میں دونوں گم صم
کبھی اس کا تصور رات بھر ہو
کہ اس کی سوچ میں ہی یہ سحر ہو
کبھی وہ آشنا اجنبی بھی
کبھی مجھ کو لگے وہ زندگی بھی
کبھی اٹھتا ہے دل میں درد ایسا
کہ یوں لگتا ہے ہوگا جان لیوا
ترے تو پاس ہوگا اس کا چارہ
علاج اس کا بھی ہو جائے خدارا
سنی عیسیٰ نفس نے بات میری
کہا " اس میں نہیں ہے خیر تیری
یہ سب کے سب ہیں آثار محبت
تجھے لاحق ہے آزار محبت
کہاں سے لاؤں گا اس کی دوا میں
کجا تیرا مرض پگلے کجا میں"

تصویر

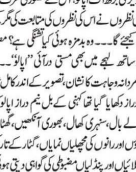

● منزہ احتشام گوندل، سرگودھا۔ پاکستان

آدھ آدھ یہاں بیٹھوں صوفے پر سفید بالوں والے بینشنہ سالہ آدمی نے اس کو نشست گاہ کی دروازے کے سامنے والی پچھلی دیوار کے ساتھ لگے صوفے پر بٹھایا اور خود دوبارہ بغلی کمرے میں غائب ہو گیا۔ وہ خاموشی کے ساتھ سکڑ کر وہاں بیٹھ گئی جب گھونگر یالے سفید بالوں والا وہ بینشنہ سالہ مصور دوبارہ نشست گاہ کی طرف لوٹا تو وہ آس پاس کی دیواروں کا جائزہ لے چکی تھی وہ اس کے سامنے آ کر بیٹھ گیا تو تیسری دیوار کی طرف گھورنے کا آپشن بھی ختم ہو گیا۔ اس کی نظر دوبارہ دائیں طرف والی دیوار کی طرف اٹھ گئی شاید کار تصویر بھی جو رتجاف کا پابا؟ اس نے مصور کی طرف سوال دیکھا ہاں مصور کی نظروں نے اس کی نظروں کی متابعت کی مگر کچھ کہنے سے گریز مناسب سمجھے گا۔۔۔ وہ بدمزہ ہوتی کیا کہتی ہے؟ مصور کی آواز کے ساتھ ساتھ لہجے میں بھی مستی در آئی "اپاؤ"۔۔۔ یونان کا مردہ جیسے، مردانہ وجاہت کا نشان، تصویر کے اندر کامل عریانی کے ساتھ نیم دراز دکھایا گیا تھا کٹھی کے بل نیم دراز اپاؤ کو تاہی چہرہ، گھونگھریالے بال، سنہری کھال، بھوری آنکھیں، گھٹا ہوا مضبوط بدن، بازوؤں اور رانوں کی مچھلیاں نمایاں، گٹار کے تار کی طرح تنا ہوا پیٹ، کلائیاں اور پنڈلیاں، مشینی کی گواہی دیتی ہوئی ناف سب مکمل ہے مگر۔۔۔ ہاں مگر؟! مصور کی بھاری گھمبیر آواز ابھری۔۔۔

مگر یہ کہ سر!!!! وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور تصویر کے سامنے جا کر شباوت کی انگلی "اپاؤ" کے وسط میں رکھ دی کچھ نامکمل میرا مطلب ہے نا! ہونٹوں میں۔۔۔ آئی میں سر! اپالو کے مکمل بالغ وجود کے ساتھ یہ عدم مطابقت ہے، وہ چکرا گئی۔۔۔ مصور بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا یہ اس کی معصومیت کے اظہار کیلئے کرنا پڑا۔

عجیب بات ہے معصومیت کے اظہار کیلئے کس علامت کا سہارا لیا آپ نے سر؟ وہ دوسری طرف مرگئی مقاتل کی دیوار پر اس کی آنکھیں چونک گئیں، رجحاف، ویش؟

ہاں!!

پانی میں نہا کر ساحل پر پاؤں دھرتی ہوئی ویش جس کے بدن کی چادر نقاب تک شفاف آئی تھی اور اوپر کا سارا بدن عریاں تھا اعضاء کے تناسب کا شاہکار۔۔۔ کہ آج تک دنیا میں مقابلہ حسن کے لیے اسی کے بدن کے خطوط کو معیار مانا گیا ہے وہ ویش کی ناف کے اندر میں کھو گئی۔

تمہاری ٹن پارے کو جانچنے کی صلاحیت کافی اعلیٰ ہے۔

شکریہ سر!

ایک بات کہوں سر میرے دماغ میں ایک عجیب سی تجویز آئی ہے۔

بولو کیا تجویز ہے۔

ویش کے بدن سے زیادہ متناسب اور پرکشش بدن رکھنے والی عورتیں بھی ہیں دنیا میں پھر دنیا کی حسین ترین عورت کا تاکل اسی کو کیوں مل جاتا ہے جو اس کے اعضاء سے مطابقت رکھتی ہو بہت پرتی نیگی ہمارے اندر ہے۔ ہم پتھروں کو معیار بنا لیتے ہیں۔

پتھر کیا ہے؟ یہ ہی میں ہوں! ہاں!

وہ تو پتھر ہے یہ تو ذہنا کار خراج جاتا ہے

یہ مونا لیزا، ویش، اپالو، یہ سب پتھر تو

مائیکل اینجلو، لیونارڈو ڈی، پکاسو، کو

کریڈٹ جاتا ہے ان کو خراج تحسین

پیش کرتے ہیں مصور نے طویل

وضاحت پیش کی تو اس نے اپنی

آنکھیں واپس پھیر لیں معصومیت کا

اظہار اور خوابصورتی کا اظہار آمنے

سامنے لگی ان دونوں تصویروں کا

عنوان یہ ہونا چاہیے "حسن اور

معصومیت ان کے اظہار میں ہے"

اس نے فلٹر کیا اور عمر مصور

اس طنز کو برداشت کر گیا یہاں ان کے

اظہار میں حسن اور معصومیت ہے اس

میں کیا شک ہے مگر ان کے استعمال

سے معصومیت اور حسن کی لازوال

قدریں شکست بھی ہو جاتی ہیں

گر ناجائز استعمال سے ان کو آنے

سامنے کیسا لگا؟ یا آپ نے اس میں

کیا حکمت پوشیدہ ہے الگ کر دیا مگر

آمنے سامنے کر دیا اذیت رسانی کی

انتہا ہے۔

تم سوال بہت پوچھتی ہو

کیوں؟

سوال اس لیے پوچھتی ہوں

تاکہ خود کوئی گمان کرنے سے بچوں۔

جب سوچتے وقت کوئی سوال کا جواب نہیں ملتا تو پھر وہ خود ہی کوئی نہ کوئی جواب اخذ کر لیتا ہے اگر یہ کہنا اگر تو قابل اعتبار کوئی بھی نہیں ہے مگر اس اعتبار ناقابل اعتبار کا پینٹنگ سے کیا تعلق ہے؟

بہت گہرا تعلق ہے آنکھ کے تاثر کے لفظ تصویر لینی ہے

یہ معنی اور بیانڑ سے تصویر کا سارا تاثر ہی آنکھ کے اندر تکمیل پاتا ہے وہاں سے وہ پورے جسم پر اور پھر پورے سر اپا کی طرف پھیلتا ہے اور تصویر جاندار اور زندہ لگنے لگتی ہے دنیا کا کوئی بھی رنگ ساز، رنگ باز، آنکھ کے ہر تاثر کو روکھوں کا چولا پہنا سکتا ہے مگر یہ اعتباری کو نہیں بیاعتباری پینٹنگ نہیں ہو سکتی یہ رنگوں کے قابو میں نہیں آتی لہذا تمہاری تصویر بنانا بیکار ہے معصوم نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

میں اعتبار کیسے قائم کروں اپنے اندر! وہ رہا ہی ہو گئی۔

قدم قدم پر عشاق کے قافلے کو قدموں کا چولا پہنا سکتا ہے مگر یہ اعتباری کو نہیں بیاعتباری پینٹنگ نہیں ہو سکتی یہ رنگوں کے قابو میں نہیں آتی لہذا تمہاری تصویر بنانا بیکار ہے معصوم نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

میں اعتبار کیسے قائم کروں اپنے اندر! وہ رہا ہی ہو گئی۔

قدم قدم پر عشاق کے قافلے کو قدموں کا چولا پہنا سکتا ہے مگر یہ اعتباری کو نہیں بیاعتباری پینٹنگ نہیں ہو سکتی یہ رنگوں کے قابو میں نہیں آتی

سماجوادی پارٹی کے وفد کو بریلی جانے سے روک دیا گیا

اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر ماتا پرساد پانڈے گھر میں نظر بند

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع بریلی میں 26 ستمبر کو ہونے والے فرقہ وارانہ تشدد کے بعد حالات اب بھی کشیدہ ہیں۔ انہی حالات کے پیش نظر سماجوادی پارٹی کے اسمبلی میں قائد حزب اختلاف ماتا پرساد پانڈے آج یعنی 4 اکتوبر کو ایک وفد کے ساتھ متاثرین سے ملاقات کے لیے بریلی روانہ ہونا چاہتے تھے مگر انتظامیہ نے اس دورے پر روک لگا دی اور انہیں ان کی کھنڈوا واقع رہائش گاہ پر نظر بند کر دیا۔ ذرائع کے مطابق بریلی کے ضلع مجسٹریٹ نے پہلے ہی پولیس کمشنر لکھنؤ سمیت متعدد اضلاع کے پولیس سربراہان کو تحریری ہدایت جاری کی تھی کہ کسی بھی سیاسی رہنما یا وفد کو بغیر اجازت بریلی کی حدود میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اس اقدام کو علاقے کے امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری قرار دیا گیا۔ اسی حکم پر عمل کرتے ہوئے لکھنؤ پولیس نے ماتا پرساد پانڈے کو یہ اضافی نوٹس تھما دیا اور ان کی رہائش گاہ کو پولیس اہلکاروں نے چاروں جانب سے گھیر لیا۔ اس موقع پر سماجوادی پارٹی کے کئی رہنما بشمول صوبائی جنرل سکریٹری، ان کی قیام گاہ پر پہنچے لیکن پولیس نے وفد کو آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ اطلاعات کے مطابق سماجوادی پارٹی کے دیگر اراکین پارلیمنٹ ہریندر ملک، افراء حسن، ضیاء الرحمان برق اور محب اللہ بھی حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔ جمعہ کی نماز کے موقع پر شہر بھر میں پولیس اور نیم فوجی دستے تعینات رہے۔ ڈرون کیمروں سے فضائی نگرانی کی گئی اور اہم داخلی وخارجی راستوں پر سخت جانچ چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔ ادھر، سماجوادی پارٹی نے حکومت کے اس اقدام کی سخت مذمت کی ہے۔ پارٹی ترجمانوں کا کہنا ہے کہ متاثرین سے ملنا اور ان کے مسائل کو سننا ہر سیاسی کارکن کا حق ہے مگر انتظامیہ نے اس سب کی نفی و حرکت پر ان کے اپنے اختیارات میں ہی کمزوری نظر آئی۔

پولیس حکام کا مؤقف ہے کہ کسی بھی سیاسی سرگرمی سے موجودہ حساس حالات مزید بگڑ سکتے ہیں، اس لیے سخت اقدامات ضروری ہیں۔ بریلی میں اس وقت سیکیورٹی کے غیر معمولی انتظامات کیے گئے ہیں۔ جمعہ کی نماز کے موقع پر شہر بھر میں پولیس اور نیم فوجی دستے تعینات رہے۔ ڈرون کیمروں سے فضائی نگرانی کی گئی اور اہم داخلی وخارجی راستوں پر سخت جانچ چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔ ادھر، سماجوادی پارٹی نے حکومت کے اس اقدام کی سخت مذمت کی ہے۔ پارٹی ترجمانوں کا کہنا ہے کہ متاثرین سے ملنا اور ان کے مسائل کو سننا ہر سیاسی کارکن کا حق ہے مگر انتظامیہ نے اس سب کی نفی و حرکت پر ان کے اپنے اختیارات میں ہی کمزوری نظر آئی۔

پولیس حکام کا مؤقف ہے کہ کسی بھی سیاسی سرگرمی سے موجودہ حساس حالات مزید بگڑ سکتے ہیں، اس لیے سخت اقدامات ضروری ہیں۔ بریلی میں اس وقت سیکیورٹی کے غیر معمولی انتظامات کیے گئے ہیں۔ جمعہ کی نماز کے موقع پر شہر بھر میں پولیس اور نیم فوجی دستے تعینات رہے۔ ڈرون کیمروں سے فضائی نگرانی کی گئی اور اہم داخلی وخارجی راستوں پر سخت جانچ چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔ ادھر، سماجوادی پارٹی نے حکومت کے اس اقدام کی سخت مذمت کی ہے۔ پارٹی ترجمانوں کا کہنا ہے کہ متاثرین سے ملنا اور ان کے مسائل کو سننا ہر سیاسی کارکن کا حق ہے مگر انتظامیہ نے اس سب کی نفی و حرکت پر ان کے اپنے اختیارات میں ہی کمزوری نظر آئی۔

بی جے پی حکومت جمہوریت کا قتل کر رہی ہے: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت جمہوریت کا قتل کر رہی ہے اور آئین خلاف اور غیر جمہوری اقدامات کر رہی ہے۔ بریلی جانے والے سماج وادی پارٹی کے وفد کو حکومت کے حکم پر پولیس نے روکنا قابل مذمت ہے۔ بی جے پی حکومت اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے آمریت کا سہارا لے رہی ہے۔ حکومت اپنے آئرانہ رویے سے آئین کی روح پر حملہ کر رہی ہے۔ حال ہی میں، سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ شری رام جی لال سن کی قیادت میں ایک وفد کو روکا گیا تھا۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کی ہدایت پر بریلی جانے والے وفد کو بار بار روکنا بی جے پی حکومت کی ناکامی ہے۔ سماج وادی وفد کو بریلی کے ڈی آئی جی اور کمشنر سے ملاقات کرنی تھی تاکہ وہاں امن کی بحالی کی سمت کام کیا جا سکے۔ بی

جے پی حکومت کا رویہ مکمل طور پر غیر جمہوری اور طاقت کا غلط استعمال ہے۔ آگرہ میں 26 ستمبر کو نماز جمعہ کے بعد پیش آنے والے اس واقعے کے بعد بے شمار گھروں اور دکانوں کو بلڈوز کر دیا گیا جس میں بے گناہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ اپوزیشن کو حالات کا درست اندازہ لگانے اور متاثرین کے اہل خانہ سے ملاقات کرنے سے روک کر یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ بی جے پی حکومت اپنے مذموم مقاصد کو چھپانے کے لیے ان تمام اقدامات کا استعمال کر رہی ہے۔ بی جے پی حکومت کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ بریلی کے لوگوں کو دبانے سے اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ پی ڈی اے بیدار ہو گئی ہے۔ بی جے پی کی ناانصافی اور ظلم پی ڈی اے اتحاد کے سامنے نہیں ٹھہرے گی۔ عوام بی جے پی کی بدانتظامی، لوٹ مار اور بےعنوانی سے واقف ہو چکے ہیں۔ بی جے پی کی جابرانہ اور متکبر حکومت کو 2027 کے انتخابات میں صفایا ہونا یقینی ہے۔ اس غیر جمہوری، عوام دشمن اور غیر منصفانہ بی جے پی حکومت کے دن گنے جا چکے ہیں۔

آگرہ میں سڑک حادثہ جوڑے کی موت، دو زخمی

آگرہ: (یو این آئی) اتر پردیش کے آگرہ ضلع کے فتح آباد علاقے میں ہنٹ کو ایک جوڑے کی موت ہو گئی اور دو دیگر شدید زخمی ہو گئے جب ان کی کار ایک ٹینکر سے ٹکرا گئی۔ پولیس نے بتایا کہ بلند شہر کا رہنے والا سیماش اپنی بیوی رکھا، بھائی سورج اور برادر نسبتی کے لے کر اپنے والد کو اپنی بہن کے گھر سے لینے کے لیے جا رہا تھا۔ اس دوران آگرہ کے فتح آباد روڈ پر واجد پور کے قریب کار ایک ٹینکر سے ٹکرا گئی۔ زخمیوں کو اسپتال لے جایا گیا، جہاں سیماش اور رکھا کو مردہ قرار دے دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق سیماش کے والد ویری سنگھ راجپوت ایک ریٹائرڈ فوجی تھے۔ ویری سنگھ کی طبیعت اچانک بگڑ گئی، اس لیے چاروں اس لینے کے لیے ایک کار میں جا رہے تھے۔ آگرہ کے فتح آباد روڈ پر کار کنٹرول سے ٹکرا گئی۔ پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی۔

سنیل کمار شرما جونپور کے نئے ضلع جج مقرر

جونپور: (یو این آئی) الہ آباد ہائی کورٹ نے جمعہ کی رات جونپور کے ضلع جج اٹل کمار رما کا تبادلہ کر کے انہیں ضلع جج غازی آباد تعینات کیا ہے، جبکہ کشی نگر (پڈرونا) کے ضلع جج سنیل کمار شرما کو جونپور کا نیا ضلع جج مقرر کیا گیا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق سنیل کمار شرما کو تبادلہ کشی نگر پڈرونا سے ضلع جج جونپور کے عہدے پر تعینات کیا گیا ہے۔ بہار کے رہائشی سنیل کمار شرما نے 2013 میں بار جوڈیشل سروس (ایچ جے ایس) کا امتحان پاس کیا اور بلیا میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج بنے۔ 2017 میں گورکھپور میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے طور پر خدمات انجام دیں۔

بی جے پی لیڈر سمیت 12 افراد کے خلاف مقدمہ درج

سنت کبیر نگر: (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سنت کبیر نگر کے مہنداول تھانہ علاقے کے اسلیڈیہ گاؤں میں مار پیٹ کے ایک معاملے میں مہنداول پولیس نے بی جے پی لیڈر سمیت ایک درجن افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ یہ کارروائی گاؤں کے پردھان کے شوہر کی شکایت پر ہوئی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ کمار بتاتے ہیں کہ گرام پنچایت اسلیڈیہ کے پردھان کے شوہر رجنیش تھا یادو نے پولیس کو دی گئی تحریر میں ذکر کیا ہے کہ ان کے گھر سے تقریباً 50 میٹر کی دوری پر ایک بنجر زمین ہے، جہاں انہوں نے درخت لگا رکھے ہیں اور ٹین شیڈ ڈال کر کئی برسوں سے مویشی باندھتے ہیں۔ گزشتہ جمعہ کے روز جب وہ مویشیوں کو چرا رہا تھے تو اسی دوران گاؤں کے کوشل ترپاٹھی، جیودھر، شیو پرساد، جتیندر، پریجو ناتھ، منگلا دھاری، رویندر، لوکیش، منیش، نکلا اور رام دون ایک ساتھ ہتھیاروں سے لیس موقع پر پہنچے اور ٹین شیڈ کو نقصان پہنچانے لگے۔ جیتا تھا یادو نے جب اس پر اعتراض کیا تو قدرہ افراد نے ان پر حملہ کر دیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ شور مچانے پر جب دیگر لوگ موقع پر پہنچے تو انہیں بھی زدوکوب کیا گیا۔ متاثر ہوئی تحریر پر مہنداول پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ واقعے کا اہم ملزم کوشل ترپاٹھی ولد چھیدی ترپاٹھی نی بے پی مہنداول دیہات منڈل کا جنرل سکریٹری بتایا گیا ہے۔

بھرائچ تشدد کے ایک سال بعد بڑا ایکشن

آٹھ ملزمان پر این ایس اے کے تحت کارروائی

بہرائچ: (پی این ایس) اتر پردیش کے بہرائچ ضلع میں امن وامان کو مضبوط بنانے اور مجرموں کے خلاف کریک ڈاؤن کے ایک حصے کے طور پر، آٹھ بدنام زمانہ مجرموں کو قومی سلامتی قانون (این ایس اے) کے تحت حراست میں لینے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ یہ کارروائی بہرائچ تشدد کے ایک سال بعد ہوئی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے یہ قدم 30 ستمبر کو بوری اور رامگاؤں پولیس اسٹیشنوں کی رپورٹوں کی بنیاد پر اٹھایا۔ ان ملزمان کو اب ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا ہے، اور حکومت کی ہدایت کے مطابق مزید کارروائی تیزی سے کی جا رہی ہے۔ ملزمان میں معروف علی ولد مہدی حسن اور ناٹا گاؤ ولد نامون شامل ہیں جو کہ رامگاؤں تھانہ ریبوا منصور کے رہائشی ہیں۔ تھانہ ہردی کے قصبہ مہاراج گنج کے رہائشی محمد فہیم ولد محمد اشہد، محمد فضل عرف گلو ولد محمد انور، محمد ذیشان عرف رفیہ عرف صاحب ولد محمد علی، جاوید ولد زاہد خان، شعیب خان ولد مبارک خان اور سیف علی ولد انور مرحوم ساکن تھے۔ ان کے خلاف این ایس اے 1980 کی دفعہ 3(2) کے تحت کارروائی کی گئی ہے، اسٹیشن انچارج کی رپورٹوں اور سرکل آفیسر مہسی، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (رورل) اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، بہرائچ کی سفارشات کی بنیاد پر یہ کارروائی ہوئی۔

ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ قدم ضلع میں امن وامان، امن اور عوامی تحفظ کو برقرار رکھنے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔" یہ ملزمان طویل عرصے سے جرائم میں ملوث تھے، جس سے علاقے میں بدامنی کا ماحول پیدا ہو رہا تھا۔ این ایس اے کے تحت گرفتاری سے مجرموں کے حوصلے ٹوٹ جائیں گے اور عام لوگوں کو راحت ملے گی۔" ضلع مجسٹریٹ نے واضح انتباہ جاری کیا کہ آئندہ جو بھی امن وامان کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے گا اس کے خلاف ایسی ہی سخت کارروائی کی جائے گی۔ پولیس حکام کے مطابق یہ ملزمان قتل، ڈکیتی، فساد بھڑکانے اور دیگر سنگین جرائم میں ملوث رہے ہیں۔ ان کے خلاف ہردی اور رامگاؤں پولیس اسٹیشن علاقوں میں متعدد مقدمات درج ہیں، جو مقامی باشندوں کے لیے خطرہ تھے۔ این ایس اے کے تحت ان کی حراست کم از کم 12 ماہ کے لیے ہوگی، اور وہ اس مدت کے دوران جیل میں رہیں گے۔

پی ایم متر پارک: پانچ ہزار کروڑ سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول

راجہ صاحب سلیم پور سید محمد سجاد عرف بڑے بھیا مرحوم کے انتقال پر ان کے فرزند سید احمد مہدی فراز اور چھوٹے بھائی کنور سید احمد سجاد کو تعزیت پیش کرتے ہوئے مرحوم کی رہائش گاہ سلیم پور ہاؤس میں امیر العلماء مولانا سید احسن صاحب اور آفتاب شریعت مولانا کلب جواد صاحب۔

لکھنؤ: (یو این آئی) لکھنؤ اور ہردوئی اضلاع میں قائم ہونے والے پی ایم متر پارک میں سرمایہ کاری کے تئیں جوش وخروش تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اب تک پانچ ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول ہو چکی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ہیلی ڈیم اور ٹیکسٹائل تکلم نے اب تک 95 صنعتی یونٹوں کے ساتھ مفاہمتی قرارداد (ایم اوپی) پر دستخط کیے ہیں۔ ان میں ملک وبیرون ملک کی کئی بڑی کمپنیاں شامل ہیں جو اتر پردیش کو ٹیکسٹائل صنعت کا نیا مرکز بنانے کی سمت میں کام کریں گی۔ آدتیہ برلا گروپ نے 30 ایکڑ زمین پر اسپنگ اور وی وینگ یونٹ قائم کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے، جب کہ جی ای ایس ایل اپیلز 20 ایکڑ میں ٹیکنیکل ٹیکسٹائل یارن یونٹ لگانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ اسی طرح اجول ڈینم کارٹ 15 ایکڑ میں ڈینم فیبرک یونٹ، ایس اے وی ایم اک ڈی 25 ایکڑ میں گارمنٹ میونیفیکچرنگ، جیوس انڈیا 25 ایکڑ میں جیوگرڈ ٹیکنیکل ٹیکسٹائلز اور ٹی ٹی لمیٹڈ 5 ایکڑ میں گارمنٹ یونٹ قائم کرے گی۔ اسی کے ساتھ آر جی آئی میڈی کیٹ 2.5 ایکڑ میں سینٹری نیپکن اور ڈائپر یونٹ، وی ڈی گروپ 10 ایکڑ میں پولی پروپلین فیبرک یونٹ، مارل اوورسیز 5 ایکڑ میں گارمنٹ میونیفیکچرنگ اور اوکلا گارمنٹ اینڈ ٹیکسٹائل کلسٹر 125 ایکڑ میں گارمنٹ میونیفیکچرنگ ہب قائم کرنے کی سمت میں پیش رفت کر رہا ہے۔ یہ منصوبہ پل 1000 ایکڑ زمین پر تیار کیا جا رہا ہے، جس میں 730 ایکڑ لکھنؤ اور 270 ایکڑ ہردوئی میں شامل ہیں۔ پارک کی تعمیر کے بعد دس ہزار کروڑ روپے سے زیادہ سرمایہ کاری متوقع ہے جس سے ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو براہ راست اور بالواسطہ روزگار ملنے کی امید ہے۔ اس کے انتظام واصرام کے لیے پی ایم متر پارک اتر پردیش لمیٹڈ کے نام سے ایک اسپل پی وی تکفیل دی گئی ہے، جس میں 51 فیصد حصہ اتر پردیش حکومت اور 49 فیصد مرکزی حکومت کا ہوگا تاکہ اس منصوبے کو شفاف، منظم اور وقت پر مکمل کیا جا سکے۔

جی ایس ٹی اصلاحات سے تجارت کو نئی جہت ملے گی: شرما

جونپور: (یو این آئی) اتر پردیش کے شہری ترقی اور توانائی کے وزیر وضلع انچارج اے کے شرما نے ہفتہ کے روز کہا کہ جی ایس ٹی کی شرحوں میں کمی سے نہ صرف تجارتی سرگرمیوں میں تیزی آئے گی بلکہ بازار کو نئی توانائی ملے گی اور روزگار کے مواقع میں بھی اضافہ ہوگا۔ انہوں نے تاجروں سے اپیل کی کہ وہ دیسی مصنوعات کو ترجیح دیں اور آتم نربھر بھارت کے عزم کو آگے بڑھائیں۔ مقامی تجارت کو فروغ دینے سے نہ صرف ضلع کی معیشت مستحکم ہوگی بلکہ ملک کی ترقی میں بھی خاطر خواہ تعاون ہوگا۔ کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک مکالماتی پروگرام کے دوران وزیر نے تاجروں سے ملاقات کی اور جی ایس ٹی میں اصلاحات پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ جی ایس ٹی شرحوں میں بہتری کے ذریعے روزمرہ کی ضروری اشیاء پر بڑی بچت، صحت کے شعبے میں ریلیف، سستی تعلیم، کسانوں اور زراعت کو فروغ، آٹومو بائل سیکٹر میں خاطر خواہ رعایت اور الیکٹرانک آلات پر پہنچ کو یقینی بنایا گیا ہے۔

نوجوان لڑکا اور لڑکی سڑی گلی لاش برآمد

کانپور: (پی این ایس) ایک نوجوان اور ایک نوعمر لڑکی کی مسخ شدہ (سڑی ہوئی) لاشیں، جو کئی دنوں سے اپنے گھروں سے لاپتہ تھے، اتر پردیش کے کانپور دیہات کے موہی گھرتھانہ علاقے کے کشوا دورو کی بنجلاتا میں ملیں۔ ان کی شناخت جیجا اور سالی کے طور پر کی گئی ہے۔ لاشوں کے پاس سے زہریلی چیز کی پڑیا اور گلاس ملنے کے بعد پولیس معاملے کی خوشکشی کے طور پر تفتیش کر رہی ہے۔ کشوا دورو کی جانچ میں لاپرواہی برتنے پر معطل کر دیا گیا ہے۔

کشوا دورو جنگل میں مویشی چرانے والے گاؤں والوں نے جمعرات کی صبح پانی بھرے کھیت میں ایک نوعمر لڑکی اور ایک نوجوان کی بوسیدہ لاشیں دریافت کیں۔ لڑکی کی شناخت اس کے جیجا کے طور پر کی گئی ہے۔ لاشوں کی شناخت اور پوسٹ مارٹم رپورٹ میں قتل کی تصدیق ہونے کے بعد ہفتہ کو سگرا پولیس نے اس معاملے کی تفصیلات بیان کیں۔ ایڈیشنل پولیس کمشنر چیت سنگھ ڈاکٹر ایشان سونی نے بتایا کہ دانش رضا کا قتل ان کی اہلیہ روبینہ کے لیے تھا۔ تفتیش کے دوران روبینہ نے اعتراف کیا کہ وہ دانش کے ظلم و ستم سے طویل عرصے سے پریشان تھی۔ دانش اکثر شراب کے نشے میں اس کے ساتھ مار پیٹ کرتا تھا۔ جمعرات کی رات بھی دانش نے روبینہ کو بری طرح پیٹا، جس پر غصے اور تنگ آ کر روبینہ نے سوتے وقت پہلے لوہے کی راڈ سے حملہ کیا اور پھر چاقو سے وار کر کے اسے قتل کر دیا۔

ٹیچر کے قتل کے الزام میں بیوی گرفتار

وارانسی: (یو این آئی) اتر پردیش کے وارانسی کے سگرا علاقے میں مدرسہ کے ایک استاد کے قتل کے الزام میں پولیس نے اس کی بیوی کو گرفتار کر لیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق بادشاہ باغ کالونی میں جمعہ کے روز مدرسہ کے استاد دانش رضا (40) کی لاش ان کے کمرے سے مشکوک حالت میں برآمد ہوئی تھی۔ تفتیش اور پوسٹ مارٹم رپورٹ میں قتل کی تصدیق ہونے کے بعد ہفتہ کو سگرا پولیس نے اس معاملے کی تفصیلات بیان کیں۔ ایڈیشنل پولیس کمشنر چیت سنگھ ڈاکٹر ایشان سونی نے بتایا کہ دانش رضا کا قتل ان کی اہلیہ روبینہ کے لیے تھا۔ تفتیش کے دوران روبینہ نے اعتراف کیا کہ وہ دانش کے ظلم و ستم سے طویل عرصے سے پریشان تھی۔ دانش اکثر شراب کے نشے میں اس کے ساتھ مار پیٹ کرتا تھا۔ جمعرات کی رات بھی دانش نے روبینہ کو بری طرح پیٹا، جس پر غصے اور تنگ آ کر روبینہ نے سوتے وقت پہلے لوہے کی راڈ سے حملہ کیا اور پھر چاقو سے وار کر کے اسے قتل کر دیا۔

ایودھیا: بھرت کنڈ جھیل کا پانی ہوا زہریلا

سینکڑوں مچھلیوں کی موت، عقیدت مند ہوئے برہم

ایودھیا: (پی این ایس) ایودھیا نگری میں بھگوان شری رام کے چھوٹے بھائی بھرت کی تپسیا کی جگہ بھرت کنڈ جھیل کا پانی شدید بحران کا شکار ہے۔ سینکڑوں مچھلیاں مرکر سطح پر تیرنے لگیں جس سے عقیدت مندوں میں غصہ اور مایوسی پھیل گئی۔ مقامی لوگوں کے مطابق تنگی سالوں سے جھیل کی صفائی نہیں کی گئی۔ اس کی وجہ سے واٹر بلاسمنٹ اور طحالب کا بڑے پیمانے پر پھیلاؤ ہوا ہے۔ اس سے نہ صرف جھیل کا پانی آلودہ ہوا ہے بلکہ عقیدت مندوں کو نہانے میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ بھدرشا بھرت کنڈ نگر پنچایت اور محکمہ سیاحت کا درمیان ذمہ داری کو لے کر جھگڑا جاری ہے، جس سے مسئلہ مزید بڑھ گیا ہے۔ کونسلر رام کرشن پانڈے نے بتایا کہ دو سال قبل مقامی باشندوں نے رضاکارانہ طور پر جھیل کی صفائی کی تھی، لیکن اس کے بعد سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ نگر پنچایت کا دعویٰ ہے کہ بھرت کنڈ محکمہ سیاحت کے تحت ہے، اس لیے وہ اس کی دیکھ بھال کے لیے ذمہ دار نہیں ہیں۔ تاہم سوشل میڈیا پر خبر وائرل ہونے کے بعد انتظامیہ متحرک ہوگئی۔ سہاول کی ایس ڈی ایم سویتا راجپوت نے جھیل کا معائنہ کیا اور اعلان کیا کہ 5 اکتوبر سے صفائی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ اجودھیا کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ صفائی کے کام کے دوران پانی میں کچھ کیمیکل اور طحالب کا بڑے پیمانے پر پھیلاؤ ہوا ہے۔ اس سے نہ صرف جھیل کا پانی آلودہ ہوا ہے بلکہ عقیدت مندوں کو نہانے میں بھی دقت کا سامنا ہے۔ بھدرشا بھرت کنڈ نگر پنچایت اور محکمہ سیاحت کے درمیان ذمہ داری کو لے کر جھگڑا جاری ہے، جس سے مسئلہ مزید بڑھ گیا ہے۔ کونسلر رام کرشن پانڈے نے بتایا کہ دو سال قبل مقامی باشندوں نے رضاکارانہ طور پر جھیل کی صفائی کی تھی، لیکن اس کے بعد سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ نگر پنچایت کا دعویٰ ہے کہ بھرت کنڈ محکمہ سیاحت کے تحت ہے، اس لیے وہ اس کی دیکھ بھال کے لیے ذمہ دار نہیں ہیں۔ تاہم سوشل میڈیا پر خبر وائرل ہونے کے بعد انتظامیہ متحرک ہوگئی۔ سہاول کی ایس ڈی ایم سویتا راجپوت نے جھیل کا معائنہ کیا اور اعلان کیا کہ 5 اکتوبر سے صفائی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ اجودھیا کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ صفائی کے کام کے دوران پانی میں کچھ کیمیکل اور طحالب کا بڑے پیمانے پر پھیلاؤ ہوا ہے۔ اس سے نہ صرف جھیل کا پانی آلودہ ہوا ہے بلکہ عقیدت مندوں کو نہانے میں بھی دقت کا سامنا ہے۔ بھدرشا بھرت کنڈ نگر پنچایت اور محکمہ سیاحت کے درمیان ذمہ داری کو لے کر جھگڑا جاری ہے، جس سے مسئلہ مزید بڑھ گیا ہے۔ کونسلر رام کرشن پانڈے نے بتایا کہ دو سال قبل مقامی باشندوں نے رضاکارانہ طور پر جھیل کی صفائی کی تھی، لیکن اس کے بعد سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ نگر پنچایت کا دعویٰ ہے کہ بھرت کنڈ محکمہ

بابو کھیڑا میں خاتون کا قتل ولاکھوں روپے کی ڈکیتی

بیٹا لاپتہ، پولیس نے معاملہ درج کیا، واقعہ کی تفتیش کیلئے ٹیم تشکیل

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے پی جی آئی علاقے کے بابو کھیڑا گاؤں میں 37 سالہ ریتو یادو کے بہیمانہ قتل اور لاکھوں روپے کی ڈکیتی نے پورے علاقے میں ہلچل مچا دی ہے۔ ریتو اپنے شوہر رمیش یادو اور تین بیٹوں کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کا شوہر رمیش دودھ بیچنے کا کام کرتا ہے۔ پولیس کے مطابق ریتو کو بھاری چیز سے مار کر قتل کیا گیا۔ گھر کی دیواروں، گیس سلنڈر اور فرش پر خون کے دھبے پائے گئے۔ مقتولہ کے شوہر رمیش نے بتایا کہ بدمعاشوں نے گھر سے 5-6 لاکھ روپے کے زیورات اور نقدی چوری کر لی۔ رمیش کی شکایت کی بنیاد پر پولیس نے قتل اور ڈکیتی کا معاملہ درج کر لیا ہے۔ واقعے کی تحقیقات کے لیے کئی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو سی سی ٹی وی فوٹیج، کال کی تفصیلات اور دیگر شواہد کا جائزہ لے رہی ہیں۔ اس قتل میں سب سے بڑا معمہ ریتو کے بیٹے نکھل کی گمشدگی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ نکھل بے پتہ ہو گیا ہے۔ ریتو کے گھر والوں کو واقعے کی اطلاع دی، لیکن اس کے بعد سے اس کا موبائل فون بند ہے، اور وہ لاپتہ ہے۔ نکھل نے شام 5 بجے کے قریب اپنے چچا کو فون کیا اور بتایا کہ وہ گھر واپس آنا چاہتا ہے، لیکن اس کے بعد سے وہ لوٹ نہیں پایا اور نکھل اپنی بائک سمیت لاپتہ تھا۔ اس دلخراش واقعہ سے پورے گاؤں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ پولیس نے معاملے کی گہرائی سے تفتیش شروع کر دی ہے۔ نکھل کی گمشدگی اور قتل کے درمیان ممکنہ تعلق کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملہ جلد حل کر لیا جائے گا۔

مڈبھیڑ میں دو شاطر چور گرفتار

جھانسی: (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جھانسی میں نواباد تھانہ پولیس اور سوات ٹیم کے ساتھ مڈبھیڑ میں دو شاطر چور گرفتار کر لیے گئے۔ یہ مڈبھیڑ نواباد تھانہ علاقے کے گاؤں پہاڑی کے پیچھے ہوئی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ پریتی سنگھ نے بتایا کہ تھانہ نواباد کے کوچھا بھارتھا علاقے میں میڈیکل ہال کے پاس کے قریب رہنے والے ہنومان سنگھ کے گھر میں 10 جولائی کو چھپائی گئی زیورات کی بڑی مقدار میں نقدی اور زیورات چوری کیے تھے۔ اس واقعہ کے بعد مقدمہ درج کیا گیا تھا اور پولیس مسلسل بدنام زمانہ ملزمان کی گرفتاری کی کوشش کر رہی تھی۔ اسی سلسلے میں جمعہ کی دیر رات کاؤگاں اور سوات ٹیم کی ملزموں سے مڈبھیڑ ہوئی۔

یوپی کے کئی اضلاع میں ہو رہی مسلسل بارش سے عام زندگی مفلوج

لکھنؤ: (پی این ایس) خلیج بنگال میں کم دباؤ کے علاقے اور بحیرہ عرب میں شروع ہونے والے طوفان لفتھی کی وجہ سے، مانسون جمعہ کو مشرقی اتر پردیش میں سرگرم رہا، جس سے بھاری بارش ہوئی۔ مسلسل بارش کے باعث عام زندگی پوری طرح درہم برہم ہو گئی ہے۔ کئی اضلاع میں سیلاب جیسی صورتحال رہی۔ وارانسی میں سڑکیں، گھر، اسکول اور دفاتر پانی میں ڈوب گئے۔ نتیجتاً، ضلع مجسٹریٹ نے وارانسی میں اسکول میں چھٹی کا اعلان کیا۔ مؤ، جونپور اور مرزاپور میں بھی ایسی ہی صورتحال رہی، جہاں اسکول بھی بند رہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق مشرقی اتر پردیش میں ہفتہ کو بھی تیز بارش اور آسمانی بجلی گرنے کی توقع ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں، مشرقی اتر پردیش میں متوقع 1.5 ملی میٹر کے مقابلے میں 7 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جو کہ معمول سے 367 فیصد زیادہ ہے۔ مغربی اتر پردیش میں متوقع 0.9 ملی میٹر

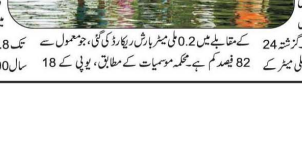

کے مقابلے میں 0.2 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جو معمول سے 82 فیصد کم ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق، یوپی کے 18 اضلاع بشمول دوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، جونپور، غازی پور، اعظم گڑھ، بلیا، شراوستی، سلطان پور، ایودھیا، امبیڈکر نگر میں آسمانی بجلی گرنے کے ساتھ موسلا دھار بارش ہو سکتی ہے۔ مشرقی اتر پردیش میں شدید بارش کی وجہ سے، بلیا، غازی پور، مؤ، اور دوریا اضلاع کے کچھ نشیبی علاقوں میں آج 30:11 بجے تک اگلے چھ گھنٹے کے دوران سیلاب کا خطرہ رہے گا۔ بلیا میں اگلے 24 گھنٹوں تک سیلاب کا خطرہ برقرار رہے گا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بنارس کے ایچ یو ڈیوین میں جمعہ کی صبح 08:30 بجے سے ہفتہ کی صبح 00:55 بجے تک 184.8 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جب کہ اس سے قبل سال 1900 میں 138.2 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی تھی۔

بی جے پی۔ جے ڈی یو حکومت نے بہار کو برباد کردیا: کنہیا

پٹنہ: (یو این آئی) نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) کے انچارج کنہیا کمار نے ہفتے کے روز الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی)۔ جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) حکومت نے گزشتہ 20 سالوں میں بہار کو برباد اور بدحال کردیا ہے۔ ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر صداقت آشرم میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر کمار نے کہا کہ بی جے پی۔ جے ڈی یو حکومت نے گزشتہ 20 سالوں میں بہار کو برباد اور بدحال کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں بدعنوانی، بے روزگاری، قتل مکانی، جرائم اور وسائل کی لوٹ ماراپنے عروج پر ہے ۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے دنوں میں کانگریس بہار میں برسراقتدار پارٹی سے گزشتہ 20 سال کی بدحالی سے متعلق 20 سوالات پوچھے گی۔ مسٹر کمار نے کہا کہ بھاگلپور میں جس پاور پلانٹ کی بہات کررہے ہیں اس کا آغاز متحدہ ترقی پسند اتحاد (یو پی اے) حکومت کے دوران ہوا تھا۔ اس وقت، ریاستی اور مرکزی حکومتوں کو مشترکہ طور پر یہ منصوبہ شروع کرنا تھا، لیکن بعد میں اسے اڈانی کو دے دیا گیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اڈانی کو اس پروجیکٹ کے لیے ایک روپے فی ایکڑ کے حساب سے زمین کیوں دی گئی۔

اس پروجیکٹ کیلئے اڈانی نے جتنا بجٹ مختص کیا تھا حکومت کے پاس بھی اتنا ہی بجٹ الاٹ تھا، تو یہ پروجیکٹ اڈانی کو کیوں دیا گیا؟ انہوں نے کہا کہ اس پروجیکٹ سے کل ایک لاکھ کروڑ روپے کا منافع ہونے کی امید ہے، جو اب بہار کے لوگوں کو نہیں بلکہ مسٹر مودی کے دوست اڈانی کے خزانے میں جائے گی۔ این ایس اے یو آئی لیڈر نے کہا کہ جولائی

2024-25 کی بجٹ تقریر میں، بی جے پی۔ جے ڈی یو حکومت نے بہار کے پیشتی میں 21,400 کروڑ کی لاگت سے 2400 میگاواٹ پاور پروجیکٹ کا ایک بڑا اعلان کیا تھا لیکن آج یہ واضح ہوگیا کہ یہ اعلان محض بیان بازی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی بجٹ کے اعلان کو نظر انداز کرتے ہوئے اس پروجیکٹ کو اڈانی پاور کے حوالے کردیا گیا۔

مسٹر کمار نے طنزیہ انداز میں کہا کہ وزیر اعظم مسٹر مودی ماں کے نام پر ایک درخت لگواتے ہیں اور پھر پورا جنگل اجاڑنے کیلئے اڈانی کے حوالے کردیتے ہیں۔ کنہیا نے کہا کہ بہار حکومت نے اڈانی پاور سے 2400 میگاواٹ بجلی 25 سال کے لیے 6.075 روپے فی یونٹ کے مقررہ چارج پر خریدنے کے معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ تاہم، اسی اڈانی کمپنی نے مہاراشٹر میں 3.67، اتر پردیش میں 3.727، اور مغربی بنگال میں 3.6 روپے فی یونٹ کے مقررہ چارج پر پہلے ہی ٹھیکہ لے چکی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ بہار حکومت نے ریٹ کم کرانے کے لیے اڈانی کے ساتھ بات چیت کیوں نہیں کی۔ اس سے بہار کو ہزاروں کروڑ کا نقصان ہوگا، جب کہ مگرمرں جماعتوں کی جیبوں میں بڑی رقم جائے گی۔ مسٹر کمار نے کہا کہ کیا فی دنوں سے یہ بات ہورہی تھی کہ بہار میں سروے ہوگا۔

نتیجتاً وہاں کے لوگ اپنی زمینوں کے کاغذات کو لے کر سرکاری دفاتر کے چکر لگا رہے تھے اور رشوت کے جال میں پھنس رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سچ یہ ہے کہ حکومت سروے نہیں کرانا چاہتی۔ ان کی گدھ جیسی نگاہیں بہار کی زمینوں پر ہیں۔ حکومت کا اصل ارادہ بہار کے لوگوں کی زمینیں چھین کر اپنے قریبی دوستوں کے حوالے کرنا ہے۔

پٹنہ: مظفرپور فلائی اوور کے نیچے سڑک اچانک دھنس گئی، جس سے ایک پک اپ ٹرک اور کئی دیگر گاڑیاں پھنس گئیں۔

میگھالیہ میں سیاحت کو فروغ

وزیراعلیٰ نے ہوم اسٹے پرمبنی ''گیمز ولیج'' کے قیام کا اعلان کیا

شیلانگ: (یو این آئی) میگھالیہ کے وزیراعلیٰ کونراڈ سنگما نے ریاست میں سیاحت کے فروغ کے لیے ایک کمیونٹی قیادت میں چلنے والی سیاحتی بنیادی ڈھانچہ اسکیم کا آغاز کیا ہے، جس کا مقصد میگھالیہ کو ہریساح کے لیے ایک ذمہ دار اور انسان مرکوز تجربات کا مرکز بنانا ہے۔ مسٹر سنگما نے عالمی یوم سیاحت 2025 کے موضوع شمولیاتی اور پائیدار سیاحت کے مطابق 'دمن لکٹیک میگھالیہ نورزم میپلے لائن' اور میگھالیہ نورزم کی نئی ویب سائٹ کا بھی افتتاح کیا۔ یہ نئی ویب سائٹ ایک کلک پر تمام مسافروں کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا جامع پلیٹ فارم ہے ۔ وزیراعلیٰ نے میگھالیہ کے سیاحت کے شعبے کے لیے ایک جامع وژن پیش کیا اور گزشتہ سات برسوں میں اسے حکومت کی سرفہرست ترجیح قرار دیا۔ ان کے مطابق، اس وژن کے تحت ریاست کا ہدف ہے کہ آئندہ تین برسوں میں 16 لاکھ

مقامی سیاحوں کی آمد اور 50 ہزار نئے روزگار کے مواقع پیدا کیے جائیں۔

انہوں نے بتایا کہ اس ترقیاتی منصوبے کے تحت 210 منصوبوں پر 3,625 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی جارہی ہے، جبکہ سوہرا (چیراپونجی) کی ترقی کے لیے مرکزی وزارت عطیات نے 260 کروڑ روپے کی اضافی منظوری دی ہے۔ سیاحت کے فروغ کے لیے اُن کی حکمتِ عملی کا مرکزی نکتہ ''وزیر اعلیٰ میگھالیہ ہوم اسٹے مشن'' ہے، جو ریاست میں رہائش گاہ کی کمی کو دور کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ مسٹر سنگما نے آئندہ قومی کھیلوں کے لیے ان ہوم اسٹیز کو استعمال کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا، "ہمارے لیے بہتر ہے کہ ہم معیاری ہوم اسٹیز میں سرمایہ کاری کریں، جو گیمز ویلج کے طور پر کام کریں گے اور کھیل ختم ہونے کے بعد بھی ہوم اسٹیز کی شکل میں چلائے جائیں گے اور سیاحوں کی خدمت کریں گے۔"

پی ایم سیتو یوجنا طلبہ کو مستقبل کے لیے تیار مہارتوں سے آراستہ کرے گی: ماجھی

بھوبنیشور: (یو این آئی) اڈیشہ کے وزیراعلیٰ موہن چرن ماجھی نے ہفتے کے روز کہا کہ پی ایم سیتو یوجنا طلبہ کو مستقبل کی ضروری مہارتوں سے آراستہ کرے گی اور ملک کے اسکل ایکوسسٹم کو مضبوط بنائے گی۔ انہوں نے ملک بھر کے آئی ٹی آئی اداروں کی جدید کاری اور اپ گریڈیشن کے لیے اس اقدام کو ایک تاریخی پھل قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ منصوبہ ہنرمندی کی ترقی اور صنعت سے منسلک تعلیم کے ذریعے نوجوانوں کو با اختیار بنانے کے حکومت کے پختہ عزم کو ظاہر کرتا ہے۔

وزیراعلیٰ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ''ایکس'' پر 60 ہزار کروڑ روپے کی سکمر تبدیلی والی پی ایم سیتو یوجنا شروع کرنے پر وزیراعظم کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کا مقصد آئی ٹی آئیز کو جدید ڈھانچے اور عالمی صنعتی معیاروں کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ہے، تاکہ روزگار کے مواقع بڑھیں، اختراع و کاروبار کو فروغ ملے اور تعلیم کو قومی ترقیاتی اہداف سے جوڑا جا سکے۔ مسٹر ماجھی نے کہا، "یہ یوجنا اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اڈیشہ اور ہندوستان کے نوجوان بدلتے ہوئے عالمی تقاضوں کو پورا کرنے اور بین الاقوامی پلیٹ فارمز پر امتیازی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہوں۔"

وزیر داخلہ نے بستر دسہرہ کے مریادربار میں شرکت کی

جگدل پور: (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ بستر دسہرہ کے موقع پر تاریخی مریدربار میں شرکت کے لیے ہفتہ کو جگدل پور پہنچے۔ صدیوں پرانی قبائلی کونسل میں کسی مرکزی وزیر داخلہ کا یہ پہلا دورہ ہے۔ روایتی طور پر چھتیس گڑھ کے وزیر اعلیٰ اس تقریب کی صدارت کرتے رہے ہیں، جس سے یہ ایک اہم سیاسی اور ثقافتی علامت بن گئی ہے۔ اس ہائی پروفائل تقریب کے لیے جگدل پور میں سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے۔ حکام کے مطابق، 23 سینئر آئی پی ایس افسران، 50 ڈی ایس پیز اور 300 سے زیادہ سی آر پی ایف اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ احتیاط کے طور پر شہر میں ڈرون کیمروں کے استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ مریدربار کا دورہ کرنے سے پہلے، وزیر داخلہ نے بستر کے ویتاڈیشوری مندر میں پوجا کر کے ملک کی خوشحالی کی پرارتھنا کی۔ بستر دسہرہ کے دوران منعقد ہونے والا یہ دربار قبائلی رہنماؤں اور کمیونٹی کے نمائندوں کا ایک علامتی اجتماع ہے، جو بستر ثقافت کی گہری جمہوری اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔ بعد میں، ان کا لال باغ میں سودیشی میلے میں بھی شرکت کا پروگرام ہے، جہاں مقامی کاریگر اور پروڈیوسرز سودیشی مصنوعات کی نمائش کریں گے۔ اس اقدام کو مقامی ثقافت کی حمایت اور روایتی دستکاری کے فروغ کی علامت کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

ہیمنت سورین نوجوانوں کا مستقبل داؤں پر لگا رہے ہیں: بابولال مرانڈی

رانچی: (یو این آئی) جھارکھنڈ بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر اور سابق وزیراعلیٰ بابو لال مرانڈی نے کُف سیرپ کے معاملے میں وزیراعلیٰ ہیمنت سورین پر براہ راست حملہ کیا ہے۔ مسٹر مرانڈی نے الزام لگایا کہ سی آئی ڈی نے گزشتہ سال دھنباد کے بروا اڈا سے برآمد غیرمنڈل سیرپ کیس کو اپنے ہاتھ میں لینے کے باوجود 14 مہینے میں ایک بھی گرفتاری نہیں کی۔ مرانڈی نے سوال اٹھایا کہ جب سب کو معلوم ہے کہ ممنوعہ سیرپ کا استعمال نشے کے لیے ہوتا ہے، تو کارروائی کیوں نہیں ہو رہی؟ انہوں نے کہا کہ یہ صرف انتظامیہ کی ناکامی نہیں بلکہ نوجوانوں اور بچوں کو جان لیوا نشے کے حوالے کرنے کے مترادف جرم ہے ۔ مرانڈی نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعلیٰ ہیمنت سورین چینوں کی اندھی دوڑ میں نوجوانوں کا مستقبل داؤ پر لگا رہے ہیں۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر مرانڈی نے لکھا، "ہیمنت سورین جی، ہم نے بارہا آپ کو بتایا اور متنبہ بھی کیا ہے کہ آپ کی حکومت میں بدعنوانی کی جڑیں کتنی گہری ہو چکی ہیں۔ آپ کا سی آئی ڈی محکمہ کیا کھیل دکھا رہا ہے، اس بارے میں بھی کئی بار آپ کو آگاہ کیا جا چکا ہے۔ گزشتہ سال گجرات پولیس کی اطلاع پر دھنباد کے بروا اڈا میں پولیس نے ممنوعہ کف سیرپ (ٹینڈل) کا بڑا ذخیرہ ضبط کیا تھا۔ یہ جانتے کے باوجود کہ اس کا استعمال نشے کے لیے ہوتا ہے، اسے بے خوفی سے فروخت کیا جا رہا تھا۔ سی آئی ڈی نے معاملہ اپنے ہاتھ میں لیا مگر 14 مہینے گزرنے کے بعد بھی کسی ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا۔'

انہوں نے مزید لکھا، "ہیمنت جی، کیا ہم اتنے لاچار ہو گئے ہیں کہ اب بچوں کو بھی نہیں چھوڑیں گے؟ اس جان لیوا نشے کو ہماری نوجوان نسل اور بچوں تک پہنچانے کی ہمت کس نے دی؟ چینوں کی اندھی بھوک نے آپ کی زبان پر جو تالا لگا دیا ہے، اسے کھولیے، کیونکہ ہمارے بچوں کا مستقبل خطرے میں ہے۔' مرانڈی نے کہا کہ وزیراعلیٰ کے ساتھ ساتھ آپ کے پاس وزارت داخلہ کا قلمدان بھی ہے، مگر ایک طرف اے سی پی مقررہ وقت کے اندر چارج شیٹ داخل نہیں کر رہی، اور دوسری جانب بدعنوانی اور مجرمانہ معاملات کی تحقیقات میں سی آئی ڈی کا رویہ مشکوک رہا ہے ۔ چاہے ہیمر کیک کے ملزمان کو بچانا ہو، منشیات کے کاروباریوں کو تحفظ دینا ہو یا زمین کے گھوٹالے کرنا ہوں، سی آئی ڈی ہمیشہ ان غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پائی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عام عوام کے ساتھ ساتھ اب عدالت بھی سی آئی ڈی کی کارروائی کی ساکھ پر سوال اٹھا رہی ہے۔

ڈی وی سی کے آبی ذخائر سے پانی چھوڑنے پر ممتا بنرجی اور بی جے پی میں تنازعہ

کولکاتہ: (یو این آئی) مغربی بنگال کی حکمراں پارٹی ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) اور اپوزیشن بی جے پی کے درمیان دامودر وادی کارپوریشن (ڈی وی سی) کے ذریعہ پانی چھوڑے جانے کے مسئلے پر زبانی جنگ تیز ہو گئی ہے ۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے مرکز پر تہواروں کے موسم میں انسانی ساختہ آفات کے الزامات لگائے، جبکہ بی جے پی نے ان کے الزامات کو بے بنیاد اور گمراہ کن قرار دیا۔ وزیراعلیٰ ممتا بنرجی نے الزام لگایا کہ ڈی وی سی نے ریاستی حکومت کو اطلاع دیے بغیر منتھن اور مَیتھن کے آبی ذخائر سے 65 ہزار کیوسیک پانی چھوڑ دیا، جس سے درگا پوجا کی افتتاحی تقریب کے دوران لاکھوں لوگوں کی زندگی خطرے میں پڑ گئی۔

وزیراعلیٰ نے دیرات سوشل میڈیا پوسٹ میں دعویٰ کیا کہ شام تک ڈی وی سی کی طرف سے چھوڑا گیا پانی 150,000 کیوسیک تک پہنچ گیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اس یکطرفہ فیصلے سے جنوبی بنگال کے بڑے حصے میں سیلاب آ سکتا ہے۔ ممتا بنرجی نے لکھا کہ ڈی وی سی اہلکاروں نے ریاستی حکومت کو پہلے اطلاع دیے بغیر ڈھائر سے بڑی مقدار میں پانی چھوڑا اور درگا پوجا کے اختتام پر بنگال کے لاکھوں لوگوں کی زندگی خطرے میں ڈال دی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ یہ تہواروں کے موسم میں بنگال کو قربان کرنے کی سازش ہے۔

مرکزی وزیر سی آر پاٹل نے ان الزامات کی تردید کی ہے ۔ دامودر وادی دریاؤں کی انضباطی کاری سے متعلق کمیٹی ڈی وی آر (آر سی) کے اعداد و شمار کے مطابق دو ڈھائر سے پانی کی درست مقدار کل 70,000 کیوسیک ہے، جس میں منتھن سے 42,500 اور مَیتھن سے 27,500 کیوسیک شامل ہیں، جو دریائے دامودر کے دھوے کا فی کم ہے۔ مسٹر پاٹل نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ یہ 1,50,000 کیوسیک نہیں ہے جیسا کہ وزیراعلیٰ نے بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ڈی وی آر آر سی نے دامودر وادی ریگولیشن میٹوکس کے مطابق پانی کے ریگولیشن کے لئے مقررہ طریقہ کار اور سائنسی نقطہ نظر اپنایا ہے۔

ڈی وی آر آر سی سکریٹریٹ نے پانی چھوڑنے سے پہلے ریاست کے آبپاشی اور آبی گزرگاہوں کے ڈائریکٹوریٹ (آئی اینڈ ڈبلیو ڈی) سے رائے بھی طلب کی تھی، لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ مسٹر پاٹل کے مطابق دامودر کے نچلے حصوں میں کوئی مسئلہ نہیں اور ہوگلی جیسے اضلاع میں بھی صورتحال معمول کے مطابق ہے ۔ برگھولا میں پانی کی سطح بھی وارننگ لیول سے نیچے ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال حکومت کی طرف سے جاری کردہ وارننگ بے بنیاد ہے ۔ یہ دونوں پارٹیوں کے درمیان تیز مباحثہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب بردوان، ہوگلی اور ہاوڑہ سمیت جنوبی بنگال کے کئی اضلاع، آسانسول اور درگاپور صنعتی علاقوں میں شدید بارش کے باعث پہلے سے ہی الرٹ پر ہیں۔

اندور: بیچ ڈیویڑیا میں ایک اسکول بیڈ ڈور میں آگ لگ گئی۔ حادثے کے وقت گاڑی میں بچے بھی سوار تھے۔ بچوں کو بیڈ ڈور سے بحفاظت نکال لیا گیا۔

تریپورہ مہاجر کیمپ سے 10 بنگلہ دیشی نابالغ فرار

اگرتلہ: (یو این آئی) اگرتلہ کے قریب پناہ گزیں کیمپ سے گزشتہ پانچ دنوں سے 10 بنگلہ دیشی نابالغوں کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ملتے ہی تریپورہ پولیس اور سرحدی حفاظتی فورس (بی ایس ایف) نے حفاظتی مہم تیز کردی ہے۔ پولیس نے مقامی علاقوں میں حفاظتی مہم شروع کی ہے ، مگر گزشتہ رات تک اس معاملے کی صورتحال واضح نہیں ہوسکی تھی۔ پولیس رپورٹ کے مطابق یہ نابالغ 29 ستمبر کو درگا پوجا کے پہلے دن بنددستان۔ بنگلہ دیش سرحد پر ہوائی اڈے کے قریب واقع نرسنگھ کیمپ سے فرار ہوگئے ، جبکہ وہاں مناسب حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے۔ پولیس ڈائریکٹر جنرل نے اس کی تفتیش کے احکامات جاری کیے ہیں، آخر سخت حفاظتی انتظامات والے اس ادارے سے فرار ہونے کا واقعہ کیسے پیش آیا، اور انہوں نے اس کی تفصیلی رپورٹ بھی طلب کی ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ سرحدی حفاظت کے علاوہ دیگر سیکورٹی ایجنسیوں کو بھی جاری حفاظتی مہم کے ساتھ چوکس کردیا گیا ہے۔ کانگریس رکن اسمبلی سدیپ رائے برمن نے کہا کہ پولیس کی جانب سے پانچ دنوں سے لاپتہ افراد کا پتہ نہ چل پانا تشویش کا باعث ہے، کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سرحد پر حفاظتی خامیوں کا فائدہ اٹھا کر بنگلہ دیش میں داخل ہوگئے ہوں گے۔ ساتھ ہی کانگریس رکن اسمبلی نے ڈیوٹی پر تعینات پولیس اور بی ایس ایف اہلکاروں کی کارکردگی پر سوال اٹھائے ہیں۔

بھار میں نوجوانوں کو ترقی کا نیا تحفہ ملا

نائب وزیراعلیٰ نے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کیا

پٹنہ: (یو این آئی) سینچر کو اسکل کانووکیشن تقریب کے دوران بہار کے نائب وزیراعلیٰ سمراٹ چودھری نے وزیراعظم نریندر مودی اور وزیراعلیٰ نتیش کمار کا ریاست میں نوجوانوں کو ہنرمند بنانے کے لیے کیے جارہے کاموں کے لیے خصوصی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ اقدامات ریاست کے نوجوانوں کو نئی سمت اور تحریک فراہم کریں گے ۔ نائب وزیراعلیٰ سمراٹ چودھری نے کہا کہ دو دن پہلے وزیراعظم نریندر مودی نے بہار کو 19 نئے کیندریہ ودیالیہ تحفے میں دیے۔ مزید برآں، پٹنہ یونیورسٹی میں 100 کروڑ روپے کے پروجیکٹ شروع کیے جارہے ہیں۔ مرکزی حکومت کی طرف سے بی پی منڈل یونیورسٹی (مدھے پورہ)، جنے پرکاش نارائن یونیورسٹی (چھپرا) اور نالندہ اوپن یونیورسٹی کو بھی فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے این آئی ٹی، پٹنہ کے لیے تقریباً 500 کروڑ روپے کی منظوری دی ہے، جس سے بہار میں تکنیکی تعلیم کے شعبے کو مزید تقویت ملے گی۔ نائب وزیراعلیٰ مسٹر چودھری نے نوجوانوں کے لیے وزیراعلیٰ نتیش کمار کے اقدامات کی بھی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ "سات نشچے پارٹ "2 کے تحت انٹرمیڈیٹ اور گریجویٹ طلبا کو 1,000 روپے ماہانہ امداد فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ، جس سے تقریباً 25 لاکھ طلبہ وطالبات کو فائدہ ہوگا۔ اسٹوڈنٹ کریڈٹ کارڈ اسکیم کے تحت، 4 لاکھ تک کے سود سے پاک قرضے فراہم کیے جارہے ہیں، جو لاکھوں نوجوانوں کے لیے اعلیٰ تعلیم کے لیے راہیں ہموار کررہے ہیں۔ حکومت نوجوان وکلا کو بھی مراعات فراہم کررہی ہے۔ پہلی بار جنرڈ ڈیگریوں کو تین سال کے لیے 5,000 ماہانہ امداد ملے گی۔ ریاست میں نوجوانوں کی مہارت کی ترقی کے لیے "جن نائک کرپوری ٹھاکر اسکل ڈیولپمنٹ یونیورسٹی" کے قیام کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے ۔ سرکاری ملازمتوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے نائب وزیراعلیٰ مسٹر چودھری نے کہا کہ 2005 سے 2020 کے درمیان 8 لاکھ نوجوانوں کو روزگار ملا ہے، جب کہ 2020 سے 2025 کے درمیان 10.5 لاکھ نوکریاں دی جاچکی ہیں۔ اب اس ہدف کو بڑھا کر 12 لاکھ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم بہار کے نوجوانوں کے لیے تحریک کا ذریعہ ہیں اور وزیراعلیٰ نتیش کمار کی قیادت میں ریاستی حکومت نوجوانوں کو تعلیم، روزگار اور ہنر کے میدان میں ہر ممکن مدد فراہم کررہی ہے۔

روہنی میں دن دہاڑے ڈکیتی کے ماسٹر مائنڈ سمیت چار ملزمان گرفتار

نئی دہلی: (یو این آئی) دہلی پولس کی کرائم برانچ (ناتھ زون (1-۔ روہنی علاقے میں مسلح ڈکیتی کی سنسنی خیز واردات کو حل کرتے ہوئے اس کے ماسٹر مائنڈ اور چار اہم ملزمین کو گرفتار کرلیا۔ پولس نے لوٹی گئی 622,00 نقدی اور نقدی کا بیگ برآمد کرلیا۔ جرم میں استعمال ہونے والا اسلحہ (چاقو) بھی قبضے میں لے لیا گیا۔ کرائم برانچ کے ڈپٹی کمشنر پنکج کمار نے ہفتہ کے روز بتایا کہ 28 ستمبر کی رات تقریباً 12:45 بجے شکایت کنندہ وجے دہار کا باشندہ آدرش سریاستوا اپنے مالک ادیب عالم کے آٹھ لاکھ روپے لے کر جا رہا تھا۔ جب پور گولڈن اسپتال کے قریب چار ملزمان نے چاقو کی نوک پر اس سے لوٹ لیا اور فرار ہوگئے ۔ جنوبی روہنی تھانے میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ تحقیقاتی ٹیم نے 100 سے زیادہ سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی اور ایک خفیہ اطلاع کی بنیاد پر، 30 ستمبر کو جاپانی پارک، روہنی کے قریب سے ملزم بھرت کیرا اور ہتیش پوار کو گرفتار کیا۔ اس کے بعد جمعہ 3 اکتوبر کو اشوانی عرف آشو اور گوتم عرف بھورا کو کمرہ چوک کی قبرستان کے قریب سے پکڑا گیا۔ ان کے پاس سے 6.22 لاکھ روپے برآمد ہوئے ۔ پولس کی جانچ سے پتہ چلا کہ ملزم اشونی عرف آشو نے 27 ستمبر کو پوری سازش رچی تھی۔

سِکّم: کار گہری کھائی میں گرنے سے چار ہلاک

سِلیگوڑی: (یو این آئی) مغربی بنگال کے گلیم پونگ ضلع میں پیش آئے ایک خوفناک سڑک حادثے میں کنگٹاک جا رہی ایک کار پھسل کر گہری کھائی میں جا گری، جس میں چار افراد ہلاک اور تین زخمی ہو گئے ۔ مہلوکین میں تین خواتین شامل ہیں۔ سرکاری ذرائع نے ہفتہ کے روز یہ اطلاع دی۔ زخمیوں کو پہلے گلیم پونگ کے مقامی اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں سے انہیں کنگٹاک کے سرتاشی ماتیگیال میموریل اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ یہ حادثہ گزشتہ رات تقریباً آٹھ بجے پیش آیا۔ جاںبازی گوڈی کے اوڈلا پاڑی کے پتھر جھورا سے کنگٹاک کی طرف جا رہی کار بارش کے دوران بے قابو ہو کر گہری کھائی میں جا گری۔ مقامی لوگوں، مغربی بنگال پولیس اور سِکّم کی پولیس نے موقع پر پہنچ کر زخمیوں اور لاشوں کو کھائی سے نکالا۔ پولیس کے مطابق تمام متوفیہ افراد سِکّم کی راجدھانی گنگٹاک کے بوجو گھاری علاقے کے باشندے تھے ۔ پولیس اس حادثے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

سوپور میں چوری کے دو معاملے حل، 4 ملزم گرفتار، مال مسروقہ برآمد: پولیس

سری نگر: (یو این آئی) سماجی جرائم کے خلاف کارروائیوں کو جاری رکھتے ہوئے پولیس نے شمالی کشمیر کے قصبہ سوپور میں چوری کے دو الگ الگ معاملوں کو حل کر کے چار ملزموں کو گرفتار کیا ہے اور مال مسروقہ کو بھی برآمد کیا ہے ۔ ایک پولیس ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ سوپور پولیس نے چوری کے دو مقدمات کو انتہائی کم وقت میں حل کرتے ہوئے چار ملزموں کو گرفتار کیا اور چوری شدہ املاک کو بھی برآمد کیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اسٹیشن بومئی میں درج ایک ایف آئی آر نمبر 61/2025 میں مدثر احمد گنائی ولد فاروق احمد گنائی ساکن تجر شریف، دانش شفیع ڈار ولد محمد شفیع ڈار ساکن مہاراج پورہ سوپور اور طارق احمد شاہ ولد عبدالرشید شاہ ساکن مہاراج پورہ سوپور کو گرفتار کیا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ پولیس اسٹیشن سوپور میں درج ایک ایف آئی آر نمبر 214/2025 میں ملزم سمیر احمد شاہ عرف چھوٹا اس ٹاولہ محمد یوسف شاہ ساکن نہار پورہ سوپور کو لوٹ کے سامان کی چوری کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ دونوں مقدمات میں چوری شدہ املاک کو برآمد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سوپور پولیس عوام کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسے جرائم پیشہ افراد کے خلاف کریک ڈاؤن جاری رہے گا۔

رشی کیش: فیشن شو کے آڈیشن کے دوران ہنگامہ برپا ہوگیا۔ ہندو رکشا سنگھٹن کے ارکان نے احتجاج کیا۔ حالات خراب ہوتے دیکھ کر منتظمین نے پولیس کو اطلاع دی۔

نوجوانوں سے سوشل میڈیا پر تناؤ پیدا کرنے والی پوسٹوں سے دور رہنے کی اپیل

جمعیۃ علماءِ ہند شاخ بڑھانہ کی مجلسِ عاملہ کی خصوصی میٹنگ منعقد

دیوبند: (عارف عثمانی) جمعیۃ علماء ہند کی قصبہ یونٹ بڈھانہ کی مجلس عاملہ کی ایک خصوصی میٹنگ گزشتہ شب کیمپ دفتر قاسمی منزل پر منعقد ہوئی۔ میٹنگ کی صدارت مفتی فرمان قاسمی نے کی، جب کہ نظامت کے فرائض حافظ تحسین رانا نے انجام دیئے۔ میٹنگ میں تنظیم کے جاری اصلاح معاشرہ پروگراموں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور آئندہ کی حکمت عملی پر غور کیا گیا، نیز قصبہ میں پانچ اہم پروگراموں کے انعقاد کی منصوبہ بندی کی گئی۔ ساتھ ہی مستقل صدر کے انتخاب پر بھی غور وخوض کیا گیا۔ میٹنگ میں نوجوانوں کے تعلق سے حافظ راشد قریشی نے خصوصی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ سوشل میڈیا پر تناؤ اور اشتعال انگیزی پیدا کرنے والی پوسٹوں سے گریز کریں، اور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ سیرت کو اپنا کر اپنے کردار اور سوچ کو شیشہ بنائیں۔ اراکین عاملہ نے کہا کہ نوجوانوں کو علم، امن اور انسانیت کے راستے کو اپنانا چاہیے، تاکہ معاشرہ میں ایک صحت مند اور پرامن ماحول قائم ہو۔

جمعیۃ علماء ہند کے ذمہ داران نے کہا کہ کچھ عناصر مختلف قسم کی پروپیگنڈہ مہم چلا رہے ہیں جن سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ میٹنگ میں یہ بھی بتایا گیا کہ حالیہ دنوں پنجاب میں آنے والے تباہ کن سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی مدد میں جمعیۃ علماء ہند کی مقامی شاخ قصبہ بڈھانہ نے فعال کردار ادا کیا۔ تنظیم کے کارکنان نے راحتی سامان اور راشن وغیرہ بھیجا۔ اراکین نے کہا کہ یہ تنظیم صرف مقامی سطح پر ہی نہیں بلکہ قومی سطح پر بھی ہر مشکل وقت میں انسانیت کی خدمت کرتی ہے۔ مفتی فرمان قاسمی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کی تاریخ خدمت، اصلاح اور انسانیت سے جڑی ہوئی ہے۔ مولانا ارشد مدنی کی رہنمائی میں تنظیم نے ہمیشہ مظلوموں اور ضرورت مندوں کی مدد کو اپنی اولین ترجیح بنایا ہے۔ پنجاب کے سیلاب متاثرین کی مدد اس کا تازہ ثبوت ہے۔ اب ہمیں بڈھانہ کی مقامی یونٹ کو مزید مضبوط بنانا ہے اور سماجی اصلاح کے ساتھ ساتھ تعلیمی بیداری مہم کو بھی ماؤ ٹر طریقے سے چلانا ہے۔ میٹنگ میں حافظ عبدالغفار، حافظ راشد قریشی، حاجی شرافت علی، محمد آصف قریشی بڑھانوی سمیت دیگر ذمہ داران نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ سماجی اصلاح کے لیے زمینی سطح پر کام کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقامی یونٹ کا مستقل صدر منتخب ہونے سے تنظیم کو استحکام ملے گا اور مستقبل میں اصلاحی پروگرام اور دیگر تنظیمی سرگرمیاں بہتر طریقے سے چلائی جا سکیں گی۔ میٹنگ کے مہمان خصوصی مولانا خالد قاسمی نے قصبہ کی مقامی یونٹ کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ یونٹ ملک بھر میں اپنی سرگرمیوں کے لیے جانی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں معاشرہ میں پنج رہی برائیوں کے خاتمے میں خصوصی کردار ادا کرنا ہے۔ آخر میں متفقہ طور پر جلد ہی مستقل صدر کے انتخاب کی منصوبہ بندی کو حتمی شکل دی گئی۔ میٹنگ میں مولانا سالم قاسمی، مولانا آصف اصلاحی، مفتی یامین قاسمی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مولانا خالد قاسمی، حافظ حسنین، مولانا آصف قریشی (سینئر ضلع نائب صدر ضلع میڈیا انچارج)، حافظ راشد قریشی، حاجی شرافت علی، حافظ عبدالغفار، مولانا سلیم، مولانا آصف اصلاحی، امرار قریشی، حافظ شہزاد، اشرف قریشی، ارشد شاہد قریشی وغیرہ موجود رہے۔

حکومت اور میڈیا کے پروپیگنڈہ سے مدارس کے کردار کو خراب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے

جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام تحفظ مدارس کمیٹی ضلع مظفرنگر کے پروگرام میں سرکردہ شخصیات کی شرکت

دیوبند: (عارف عثمانی) تحفظ مدارس جمعیۃ علماء ضلع مظفرنگر کے زیر اہتمام مدرسہ دارالعلوم رشیدیہ پھتیلہ میں مدارس کے ذمہ دار لوگوں کا مشاورتی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا، مولانا تمیم احمد کی تلاوت کلام پاک اور نعت پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نمائندہ اجلاس کی صدارت تحفظ مدارس کمیٹی کے بزرگ رہنما حافظ محمد فرقان اسعدی نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض مفتی محمد عمیر نے انجام دیئے۔ مہمان خصوصی کے طور پر تحفظ مدارس جمعیۃ علماء مغربی اتر پردیش کلسٹر 1 کے کنوینر مولانا محمد موسیٰ قاسمی نے شرکت کی۔ اس موقع پر اجلاس کے اغراض و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے مولانا محمد موسیٰ قاسمی نے کہا کہ یہ مدارس صرف تعلیمی ادارے نہیں ہیں بلکہ دین کیا محافظ اور قلعے ہیں، ان کا تحفظ اسلام کی بقا کا ضامن ہے، انہوں نے کہا کہ مدارس کے بیرونی نظام کی درستگی کے ساتھ ساتھ اندرونی نظام کو بھی درست کرنا ہے۔ نائب صدر جمعیۃ علماء مغربی اتر پردیش حافظ محمد فرقان اسعدی نے کہا کہ حکومت اور میڈیا کے یہ پیٹنڈ اسے مدارس کی شبیہ اور اس کے شاندار کردار کو خراب کرنے کی کوشش کی جارہی ہیں جس کو کسی قیمت پر کامیاب نہیں ہونے دیا جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ مدارس اسلامیہ کو درپیش حالیہ مسائل اور چیلنجز کا ہر ممکنہ تدارک کرنے کی۔ انہوں نے ذمہ داران مدارس اور اراکین جمعیۃ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ذاتی کردار، باہمی اتحاد اور ایک دوسرا کا معاون بن کر کام کرنا ہے، مدرسوں میں دستاویزات اور قانونی تفہیں، حساب وکتاب میں شفافیت، طلباء کے حقوق، تعلیمی اور انتظامی امور میں اعلیٰ معیار، دستاویزات کا رکارڈ محفوظ، ادارے میں صفائی ستھرائی کا خیال جیسے اہم امور پر خصوصی توجہ دینی ہے۔ مولانا سید محمد سعد خانجاپوری نے کہا کہ مدارس کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مفتی تسیم احمد قاسمی نے اس دور میں بھی مدارس اسلامیہ کا کردار ملت اسلامیہ کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا محمد عمران نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع مظفرنگر نے کہا کہ مدارس کا بنیادی مقصد قرآن وحدیث فقہ تفسیر کی تعلیم کو فروغ دینا ہے، مدرسوں کا تحفظ اسلام کا تحفظ ہے۔ اس موقع پر معاون کنوینر مفتی عبدالقادر قاسمی، مولانا احسان الحق قاسمی، مفتی شہزاد، مولانا ریاست علی بھی نے اجلاس کو خطاب کیا، پروگرام میں ڈاکٹر جمال الدین قاسمی، مفتی بن یامین، قاری ذاکر حسین، مولانا سید محمد سعد، مفتی تسیم احمد، مفتی عبدالقادر، مولانا محمد احسان قاسمی، سیدنا شمائلی قاری اسلم وغیرہ موجود رہے۔

رکن پارلیمنٹ اقرا حسن پر نازیبا تبصرہ کرنے والے ملزم کو پولیس نے کیا گرفتار

بی جے پی کے کچھ لیڈران ملزم روہت پردھان کو ضمانت نہ دینے کے حق میں

دیوبند: (عارف عثمانی) کیرانہ پارلیمانی حلقہ کی ممبر پارلیمنٹ اقرا حسن کو گالیاں دینے اور نازیبا تبصرہ کرنے والے ملزم روہت پردھان کا ویڈیو وائرل ہونے کے بعد پولیس نے اس کو گرفتار کر کے ایس ڈی ایم کورٹ میں پیش کیا ہے، روہت پردھان کی ضمانت کرانے کے لئے کچھ وکلاء ایس ڈی ایم کورٹ پہنچ گئے تفصیل کے مطابق اقرا حسن کو گالیاں دینے اور ان پر نازیبا تبصرہ کرنے والے روہت پردھان کو حراست میں لینے کے بعد پولیس نے ایس ڈی ایم کورٹ میں پیش کر دیا۔ بی جے پی لیڈر روہت پردھان کو ضمانت دینے کے معاملہ میں ایس ڈی ایم گھوڑ اوری اوگھوڑ بیس دیش میں ہیں۔ ذرائع کے مطابق بی جے پی کے کچھ لیڈران نے ایس ڈی ایم، ہی اور پولیس پر زبردست دباؤ بنا رکھا ہے، ان کا کہنا ہے کہ روہت پردھان کو فوری طور پر ضمانت دی جائے لیکن بی جے پی کے ہی کچھ لیڈران اس حق میں کہ ملزم کو ضمانت نہ دی جائے، اسی درمیان روہت پردھان کو ایس ڈی ایم کورٹ سے حفاظت بھیج دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود اپنے دفاتر میں موجود ایس ڈی ایم اور سی ایس شش ویج میں سے کہ بی جے پی لیڈروں کی بات مان کر ملزم کو ضمانت دی جائے یا اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے بغیر لکھے جانے تک اس سلسلہ میں افسران کوئی فیصلہ نہیں کر پایا ہے۔

اسلام میں تجارت کو اہم اور پسندیدہ حصول رزق کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے: قاری واصف عثمانی

طیب کمپلیکس کی نئی دوکان میں اسٹیشنری کے قدیم مرکز دارالقلم کا افتتاح

دیوبند: (عارف عثمانی) دارالعلوم دیوبند ،دیگر دینی مدارس کے طلبہ کو ضروری اور مفید طبع کی اسٹیشنری فراہم کرانے والے سینٹر دارالقلم کی نئی دکان کا افتتاح مسلم فنڈ ٹرسٹ دیوبند سے متصل طیب کمپلیکس کی ایک دکان میں کیا گیا۔ اس قدیم ومعروف ادارہ دارالقلم کا افتتاح دارالعلوم وقف دیوبند کے استاذ حدیث قاری واصف عثمانی کے بدست عمل میں آیا۔ اس موقع پر ایک دعائیہ مجلس منعقد ہوئی۔ دعائیہ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے قاری واصف عثمانی نے کہا کہ اسلام میں تجارت کو ایک اہم اور پسندیدہ حصول رزق کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے جس کی بنیاد سچائی ایمانداری، انصاف اور وعدوں کی پابندی پر استوار ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب معاش کی بہت سی صورتیں ہیں ان میں جو بھی جائز صورت ہو اس کو اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن سب سے زیادہ بابرکت ذریعہ تجارت ہے ،رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیانتدارانہ تجارت میں اللہ کی مدد حاصل رہتی ہے اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تجارت فرمائی، انہوں نے تجارت کی اہمیت اور فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ تجارت کی فضیلت کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ تاجر اور گاہک کا ربط بڑھ گہرا ہوتا ہے، خلیق ودیانتدار تاجر بہت جلد دوسرے لوگوں کے دل ودماغ میں اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔ دارالقلم کے پروپرائٹر محمد مرتضیٰ نے بتایا کہ ان کی یہ دکان 30 سال پرانی ہے جس میں ہر طرح کا کاغذ، رجسٹر، کاپی، فوٹو فو سی کی تمرین کے رجسٹر، مختلف قسم کے پین، اسکیل، کٹر مشین ،چارٹ اور دیگر اسٹیشنری کا سامان نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔ قاری واصف عثمانی کی دعاء پر مجلس کا اختتام ہوا، اس موقع پر دارالقلم کے بانی مولانا وحید الزماںؒ کے صاحبزادگان صمد الزماں ،قدر الزماں ،سید حارث رکن میونسپل بورڈ محمد احمد ،غفران انصاری، مولانا عمر فاروق قاسمی، محمد سعد سابق میونسپل رکن، ضیاء، محمد عثمان اور بڑی تعداد میں علاقہ کے دکاندار شریک رہے۔

دوسالہ بچے کا پانی کی بالٹی میں ڈوبنے سے موت

بچے کو باتھ روم میں چھوڑ کر کسی کام سے چھت پر چلی گئی تھی بچے کی ماں

مرادآباد: (ذاکر ملک بیگ) دوسالہ بچہ بالٹی میں ڈوب کر جاں بحق ہوگیا۔ بچے کی ماں اسے باتھ روم میں چھوڑ کر کسی کام سے چھت پر چلی گئی تھی۔ بالٹی پانی سے بھری ہوئی تھی۔ بچہ کھیلتے کھیلتے بالٹی کے پاس پہنچا اور سر کے بل گر گیا۔ اسی دوران ایک پڑوسی میں رہنے والی ایک خاتون آئی اور بچے کو بالٹی میں ڈوبا دیکھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں بالٹی کے اوپر دکھائی دے رہی تھیں۔ خاتون نے شور مچایا تو بچے کی ماں چھت سے نیچے آگئی۔ وہ فوراً بچے کو بالٹی سے نکال کر ڈاکٹر کے پاس لے گئی لیکن ڈاکٹر نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ بال اس واقعے کے بعد سے بار بار بیہوش ہو رہی تھی۔ یہ واقعہ بلاری تھانہ علاقہ کے تحت محلہ جگت پور، رستم نگر، بہس پور میں پیش آیا۔ بلاس ضلع کے اسلام نگر تھانہ علاقے کے تحت اسکھیڑا گاؤں کا رہنے والا محمد عمران مہندی حسن کے یہاں اس کی سسرال ہے۔ محمد عمران پنجاب کے شہر سرن شریف میں سیلون چلاتا ہی۔ محمد عمران کی بیوی شورل چار ماہ قبل اپنے دو بیٹوں شفان (2) اور احمد رضا کے ساتھ بلاری تھانہ علاقہ کے رستم نگر، بہس پور کے جگت پور محلہ میں اپنے والدین کے گھر چلی گئی تھی۔

یہ دُنیا مکافاتِ عمل ھے

ارشد احمد کھبازے جرمنی

پیڈیٹر مکافات عمل پر استوار ہے۔ زندگی ایک مسلسل بہتی ہوئی رُوشنی کی مانند ہے، جس میں ہر لمحہ، ہر خیال اور ہر عمل اپنے اثرات کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ انسان جو کچھ بھی کرتا ہے، وہ جیسے ہوا میں تیر کی مانند بکھرتا ہے اور وقت کے ساتھ وہی بیج پھل دے کر واپس اپنے کرنے والے تک پہنچتا ہے۔ یہی کا نُناتی قانون ہے کہ ہر عمل کا اثر لازمی انسان تک پہنچتا ہے، خواہ وہ خوشی ہو یا دُکھ، کامیابی ہو یا ناکامی۔ دُنیا کے اس اصول کی گرفت سب کے لیے یکساں ہے، خواہ کوئی امیر ہو یا غریب، طاقتور ہو یا کمزور۔ ہر لمحہ زندگی ایک قیمتی موقع ہے، اور ہر عمل روشنی یا اندھیرے کا سرچشمہ بنتا ہے۔ جو آج بوتا ہے، کل اسی کی زمین میں پھلتا ہے، اور یہی حقیقت انسان کے ہر فیصلہ اور کوشش کی ذمہ داری کو اجاگر کرتی ہے۔ ہر چھوٹا عمل زندگی کے بگیچے کا ننھے پاٹ پھول کی مانند ہے، جو وقت کی زمین میں اپنی نشانی چھوڑتا ہے۔

انسان اکثر یہ سوچتا ہے کہ چھپے ہوئے اعمال وقت کی دُھول میں دب گئے یا کسی فان پر نظر نہ رہی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وقت کی عدالت اندھی نہیں، بلکہ ایک صابر اور محتاط آنکھ کی مانند ہے، جو ہر چھوٹے اور بڑے عمل کو محفوظ رکھتی ہے۔ نیکی کی خوشبو بھی فضاؤں میں ضائع نہیں ہوتی، اور برائی کا دھواں ایک دن ضرور روشنی کو چھپا کر سامنے آجاتا ہے۔ ہر چھوٹا عمل اپنی تاثیر رکھتا ہے، اور چھوٹے گناہ بھی کانٹوں کی طرح راستوں میں نمودار ہو جاتے ہیں۔ دُنیا ایک شفاف آئینہ ہے، جو انسان کے اعمال کو پلٹ کر سامنے رکھتا ہے، اور یہ آئینہ نہ کبھی دُھوکہ دیتا ہے نہ کسی کی ناانصافی کرتا ہے۔ یہ حقیقت انسان کے دل میں احتیاط، اخلاق اور نیکی کی روشنی کی اہمیت کو مضبوط کرتی ہے۔

قرآن حکیم نے اس اصول کو نہایت سادہ مگر پُرشکوہ الفاظ میں بیان کیا ہے۔

وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۝ (سورت الزلزال) فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ۝

ترجمہ۔ پس جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا، اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔

یہ آیت ہر انسان کے لیے ایک چراغ کی مانند ہے، جو چھوٹے اور بڑے اعمال کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ کوئی بھی عمل رائیگاں نہیں جاتا، اور ہر روشنی یا اندھیرا کسی نہ کسی لمحے نمودار ہوتا ہے۔

تاریخ بھی اس قانون کی زندہ تصویر پیش کرتی ہے۔ فرعون کے محلات آج کھنڈرات کی شکل میں ہیں، اور نمرود کی شوکت ہوا میں تحلیل ہو گئی۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ کے قدموں سے پھوٹنے والی روشنی آج بھی انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ظلم اندھیروں میں فنا ہو جاتا ہے، جبکہ نیکی ایک خوشبودار مانند ہے، جو وقت کے پردوں کو چیر کر آنے والے کل کو معطر کر دیتی ہے۔ طاقت اور شوکت وقتی ہیں، لیکن نیک اعمال کی روشنی ہمیشہ زندہ رہتی ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی کا سبب بنتی ہے۔ یہ روشنی نہ صرف ذاتی فائدے کے لیے بلکہ معاشرتی اور روحانی ترقی کی راہ بھی روشن کرتی ہے۔ ہر اچھا عمل ایک نقطہ ہے، جس سے زندگی کے بڑے نقشے کی تشکیل ہوتی ہے، اور ہر نیکی کی موج دور دور تک پھیلتی ہے۔

زندگی کے ہر لمحے میں انسان ایک بیج بوتا ہے۔ اگر یہ بیج محبت، علم، خدمت اور سچائی کے پانی سے سینچا جائے تو محل پہ ایک سایہ دار درخت بن جاتا ہے، جس کی شاخیں سکون، روشنی اور خوشبو پھیلاتی ہیں۔ لیکن اگر اس میں نفرت، جھوٹ اور ظلم کے کانٹے شامل ہوں تو یہ بیج زخموں، تکلیفوں اور دکھوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہر عمل کی اہمیت کو سمجھنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے، کیونکہ یہی جُز کل کی زندگی کی ساخت اور ماحول کو تشکیل دیتا ہے۔

انسان کے اعمال چراغ کی مانند ہیں، جو اندھیروں میں روشنی پھیلاتے ہیں اور آنے والی نسل کے لیے رہنمائی کا سبب بنتے ہیں۔ جھوٹ وقتی طور پر سایہ ڈال سکتا ہے، مگر سچائی اور محبت کی روشنی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ علم اور اخلاق کی شمعیں اندھیروں کو چیر کر راہ دکھاتی ہیں۔ یہ چراغ نہ صرف فردی زندگی کو منور کرتا ہے بلکہ معاشرتی اور روحانی روشنی بھی فراہم کرتا ہے۔ ہر نیک عمل روشنی کی لہر کی مانند ہے، جو دور دراز کے دلوں میں بھی اثر چھوڑتی ہے۔

دُنیا ایک شفاف آئینہ ہے، جو انسان کے اعمال کی عکاسی کرتا ہے۔ نیکی، محبت اور خدمت انسانیت کے عکس روشنی اور سکون بکھیرتے ہیں، جبکہ جھوٹ، ظلم اور نفرت مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ ہر لمحہ یہ موقع دیتا ہے کہ اعمال کو بھلائی، محبت اور نیکی کے ساتھ انجام دیا جائے۔ یہ آئینہ انسان کو اپنی روح کی گہرائیوں میں جھانکنے کا موقع فراہم کرتا ہے اور ہر عمل کے اثرات کو واضح طور پر سامنے لاتا ہے۔ ہر چھوٹا عمل اپنی تاثیر رکھتا ہے، جس سے زندگی کے بڑے رہنمائی کا سبب بنتے ہیں، اور ہر نیکی کی موج دور دور تک پھیلتی ہے۔

زندگی کے ہر لمحے کو ایک قیمتی موقع سمجھیں اور ہر عمل کو ایک بیج تصور کریں، جو آنے والے کل کے درخت کی بنیاد رکھتا ہے۔ نیکی کے بیج روشنی، سکون اور خوشبو بکھیرتے ہیں، جبکہ برائی کے بیج مشکلات اور دکھوں کے کانٹے اگاتے ہیں۔ ایک مضبوط اور خوشبودار درخت آنے والی نسل کے لیے رہنمائی اور سکون کا سبب بنتا ہے، اور یہ انسانی فلاح، معاشرتی ترقی اور کائناتی عدل کی علامت بھی ہے۔ ہر عمل، چاہے معمولی ہی کیوں نہ لگے، آنے والے کل کی تقدیر کی تصویر بناتا ہے۔ اس لیے اپنی زندگی کو علم، عمل، خدمت اور اخلاق کی روشنی سے منور کریں، تاکہ آپ کی کاشیں نہ صرف ذاتی زندگی میں سکون اور روشنی لائیں بلکہ آنے والی نسل کے لیے بھی مشعلِ راہ ثابت ہوں۔

ایک تعارف

مولانا مرزا محمد عالم طاب ثراہ

پرویز شکوہ موسوی

مولانا مرزا محمد عالم طاب ثراہ نہ صرف ایک عالم تھے بلکہ برصغیر کے بہت بڑے خطیب بھی تھے۔ تلمذ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد انہوں نے نجف اشرف میں چھ سال تعلیم حاصل کرکے اجتہاد کی سند حاصل کی تھی۔۔۔ 7 جنوری 1985 کو وہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انتقال کے وقت ان کی عمر تقریباً 50 سال تھی۔۔۔

قرآن کا نزول عالم انسانیت کی بہبودی کے لیے ہوا ہے یا نیکی معاشرہ اور اصلاح ذات کے لیے ہوا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کسی ایک طبقہ یا فرقہ کو راہ نہیں دکھاتا بلکہ تمام بنی نوع انسان کو راہ مستقیم کی بشارت دیتا ہے کیوں کہ یہی وہ راہ ہے جو زندگی کو خوشگوار بھی کرتی ہے اور آخرت کو گل بدار بھی بناتی ہے انہی اصولوں کی برملت اور انہی عقائد کے زیر اثر انسان میں وہ صفات بھی پیدا ہوتی ہیں جو فقیروں استغنا، انسان دوستی، ایثار وکرم خواری اور اخوت وانکساری سے عبارت ہیں۔۔۔۔۔

فخر العلماء مرحوم مولانا مرزا محمد عالم طاب ثراہ کی خطابت میں اس خیال کی خالص تصویریں بہت واضح طور پر ملتی ہیں۔۔۔ اور وہ پوری زندگی اس پر عمل کرتے ہوئے انسانیت کی خدمت بحسن وخوبی سرانجام دیتے رہے جس کا سلسلہ آج بھی ان کے قائم کردہ حوزۂ علمیہ جامعۃ التبلیغ کی شکل میں ان کے فرزندگان مولانا مرزا جعفر عباس صاحب قبلہ اور مولانا مرزا رضا عباس صاحب قبلہ کی قیادت میں جاری وساری ہے۔

جہاں سے سیکڑوں طلبہ علم دین حاصل کرنے کے بعد دنیا بھر میں خدمت دین ،خدمت انسانی میں مصروف ہیں۔۔۔

سلطان المدارس میں اپنے زمانے کے جید علماء سے آپ نے تعلیم حاصل کی جن میں مولانا سید عارف حسین صاحب، مولانا سید احمد صاحب، مولانا سید ابن حسن صاحب نونہروی وغیرہ کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔۔۔۔ اس کے علاوہ آپ نے مفتی اعظم علماء سید احمکی صاحب، مولانا محسن نواب صاحب فقیہ اعظم مولانا سید حسین صاحب قبلہ سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔۔۔

نجف اشرف میں آپ نے جن جید علماء سے تعلیم حاصل کی ان میں مولانا مرزا مسلم خراسانی ،آقائے سید اسد اللہ حاجی آغا، آقائے سید نصیر اللہ، آقائے سید علی تبریزی کے نام نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔۔۔ ان علماء سے بھی تعلیم حاصل کرنے میں ہمیشہ کی طرح اول رہے اور وہاں کے علماء کی نظروں میں قابل قدر رہے۔

وطن واپسی کے بعد آپ دین وقوم کی خدمت اور درس وتدریس میں مصروف رہے ۔وہ ہمیشہ قومیات ومذہبیات کے کاموں میں پیش پیش رہے۔

عقائد سلیمین وعزا امام حسین علیہ السلام وغیرہ پر جب جب حملہ ہوا فخر العلماء طاب ثراہ نے بھی اس سلسلے میں مصلحت پسندی اور رواداری سے کام نہ لے کر ہمیشہ حق کا ساتھ دیا اور میدان عمل میں سب سے آگے نظر آئے۔۔۔ قوم ومذہب کے مسائل حل کرنے میں آپ ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔۔۔

تلبیغی مجالس کا آغاز ان کے نمایاں کارناموں میں سے ایک ہے۔۔۔ لکھنؤ میں ہوئی مجالس امام باڑہ غفران مآب میں منعقد ہوتی رہیں ،یہ سلسلہ تقریباً ایک ہفتہ جاری رہتا تھا ۔۔۔ ان مجالس سے ایسا معلوم ہوتا کہ پوری قوم ایک مرکز پر جمع ہوگئی ہو۔۔۔ جس سے پوری قوم میں اتحاد واتفاق کا ماحول تھا انتشار کی کیفیت نہ تھی۔

مولانا عالم صاحب قبلہ نے تعلیمات اسلامی کی عملی تصویر بن کر اپنی ساری زندگی دین کی خدمت میں گزاری۔۔۔ تعلیمات دین میں عبادت الٰہی کے بعد سب سے افضل عمل انسانیت کی خدمت ہے۔۔۔ اسی ل✍ انہوں نے اپنی ساری زندگی اس پر عمل کیا، وہ عالم باعمل شخصیت کے مالک تھے۔۔۔ آکثر وہ پیسہ ہاتھ میں لے کر اناخود مستحقین تلاش کرکے ان کی پریشانیوں کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ اپنے قرابت داروں کا وہ بڑا خیال رکھتے تھے۔

عالم باعمل فخر العلماء مولانا محمد عالم طاب ثراہ آج ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن ان کی گورنہا بلیہ اولادیں اور ممتاز تلامذہ اب بھی اس چراغ کو روشن کیے ہوئے ہیں۔

میلوں سے ہماری ثقافت کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے: رامو ریسنگھ

کندرکی قصبہ میں دسہرہ میلہ کا افتتاح علاقائی ایم ایل اے نے کیا

مرادآباد: (ذاکر ملک بیگ) کندرکی قصبہ میں عقیدت، ثقافت اور جشن کی علامت دسہرہ کی میلہ کا افتتاح علاقائی ایم ایل اے ٹھاکر رامو ریسنگھ نے کیا۔ اس موقع پر کندرکی کے ایم ایل اے رامو ریسنگھ نے کہا کہ میلوں سے ہماری ثقافت کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔ نئی نسل کو اپنے ورثے کو بچانے کے لیے آگے آنا چاہیے۔ دسہرہ میلہ قومی اتحاد اور ثقافتی ورثے کا ایک طاقتور ذریعہ ہے، جو باہمی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔ ایم ایل اے نے گزشتہ 13 دنوں سے جاری رام لیلا کے کامیاب انعقاد کے لیے شری رام لیلا ایڈوٹیمر کمیٹی کو مبارکباد دی۔ انہوں نے میلے کے انعقاد میں مثالی تیاری کے کردار کی تعریف کی۔ انہوں نے لوگوں سے زور دیا کہ وہ اپنے دلوں سے تمام برائیوں کو نکال کر بھگوان شری رام کی تقلید کرنے کا عہد کریں۔ رام لیلا پر قدم کرنے والے فنکاروں کی ٹیم نے راون اور کمبھکرن کے پتلے جلائے، جس کے بعد پورا پنڈال "جے شری رام" اور "جئے ہنومان" کے نعروں سے گونج اٹھا۔ میلے کی جگہ پر مختلف دکانیں لگائی گئیں جہاں خواتین اور بچوں نے جوش وخروش سے خریداری کی۔

غزہ میں نسل کشی کے شہداء کی تعداد 67 ہزار سے تجاوز، اسرائیلی قحط سے دو بچوں کی موت

غزہ: قابض اسرائیل کی جانب سے جاری وحشیانہ جنگ نسل کشی کو دو سال مکمل کو ہیں اور غزہ میں شہداء کی مجموعی تعداد بڑھ کر 67 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔ قابض فوج کے وحشیانہ بمباری اور تواتر کن حملے اس وقت بھی جاری ہیں جب کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جنگ بند اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی فوجی کارروائیاں بند کرے۔ ٹرمپ کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب گذشتہ روز جمعے کی شام اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) نے اعلان کیا کہ وہ قابض اسرائیلی قیدیوں اور مارے گئے صیہونی فوجیوں کی لاشوں کی رہائی پر آمادہ ہے، بشرطیکہ یہ تبادلے کا عمل اس منصوبے کے مطابق ہو جو جنگ کے خاتمے کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ حماس نے اس سلسلے میں فوری مذاکرات پر آمادگی بھی ظاہر کی۔ فلسطینی وزارت صحت نے ہفتے کے روز بتایا کہ قابض اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک 67 ہزار 74 فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 69 ہزار 430 زخمی ہو چکے ہیں۔

وزارت کے مطابق صرف گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 66 فلسطینی شہید اور 265 زخمی غزہ کے مختلف ہسپتالوں میں لائے گئے۔ ادھر امدادی سرگرمیوں کے دوران قابض اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں مزید 3 کارکن شہید اور 40 زخمی ہوئے، جس سے امدادی عمل میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء کی تعداد 2 ہزار 603 اور زخمیوں کی تعداد 19 ہزار 94 تک پہنچ گئی ہے۔ وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق 18 مارچ کو جارحیت کے دوبارہ آغاز سے اب تک 13 ہزار 486 فلسطینی شہید اور 57 ہزار 389 زخمی ہو چکے ہیں۔ وزارت نے واضح کیا کہ اب بھی درجنوں لاشیں ملبے تلے اور سڑکوں پر دبی ہوئی ہیں کیونکہ قابض اسرائیل کی مسلسل بمباری کے باعث امدادی ٹیمیں اور سول ڈیفنس کے کارکن متاثرہ علاقوں تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ ایک اور دل دہلا دینے والی اطلاع کے مطابق گذشتہ 24 گھنٹوں میں قحط اور بھوک سے دو مزید بچوں نے دم توڑ دیا، جس سے غذائی قلت اور بھوک سے مرنے والوں کی تعداد 459 تک پہنچ گئی ہے، جن میں 154 بچے شامل ہیں۔ وزارت نے مزید بتایا کہ اقوام متحدہ کے ادارے (IPC) کی جانب سے غزہ میں قحط کی باضابطہ تصدیق کے بعد سے اب تک بھوک سے 181 موت ریکارڈ کی جا چکی ہیں، جن میں 39 بچے شامل ہیں۔

ہمارے پاس ہزاروں ٹن انسانی امداد غزہ میں داخلے کی منتظر ہے: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے معاون سیکریٹری جنرل برائے انسانی امور ٹوم فلیچر نے کہا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غزہ سے متعلق مجوزہ امن اقدام فلسطینی عوام کے لیے زندگی بچانے والی وسیع انسانی امداد حاصل کرنے کا ایک قیمتی موقع فراہم کرتا ہے۔

انہوں نے گذشتہ شب ایک بیان میں کہا کہ اقوام متحدہ اس منصوبے کے تحت فوری عملی اقدامات کے لیے تیار ہے اور اس کی انسانی امدادی ایجنسیاں تقریباً ایک لاکھ ستر ہزار میٹرک ٹن خوراک، ادویات، خیمے اور دیگر ضروری سامان غزہ میں داخلے کے لیے مکمل طور پر تیار کر چکی ہیں جو خطے کے مختلف ممالک میں موجود ہیں۔ ٹوم فلیچر نے کہا کہ ''غزہ میں اقوام متحدہ کا امدادی منصوبہ کسی نظریہ یا وعدے کی حد تک نہیں بلکہ ایک عملی خاکہ ہے۔ پچھلی جنگ بندی کے دوران ہم نے بہت تیزی اور بڑے پیمانے پر امدادی کارروائیاں کی تھیں اور آج ایک بار پھر ہم پوری قوت کے ساتھ سرگرم ہیں''۔ انہوں نے بتایا کہ اقوام متحدہ اور اس کے شراکت داراداروں کے پاس درکار عملہ، صلاحیت اور تجربہ موجود ہے، اور ہماری منصوبہ بندی غیر جانب دار اور اصولی بنیادوں پر ہے جو شہریوں تک امداد کو محفوظ ترین اور براہ راست راستے سے پہنچانے کی ضمانت دیتی ہے۔ فلیچر نے ٹرمپ کی تجویز کی کامیابی کے لیے کئی بنیادی نکات پر زور دیا جن میں تمام سرحدی گزرگاہوں کو کھولنا، شہریوں اور امدادی کارکنوں کے لیے محفوظ آمد و رفت کو یقینی بنانا، اشیائے ضروریہ کے داخلے پر عائد پابندیوں کا خاتمہ، امدادی عملے کے لیے ویزوں کا اجرا اور انسانی خدمت کے کارکنوں کے لیے آزادانہ کام کی فضا فراہم کرنا شامل ہے۔

انہوں نے واضح کیا کہ ''غزہ اس وقت ایک بھیانک انسانی المیے سے گزر رہا ہے، اور ہر گزرتا لمحہ عوام کے لیے مزید اذیت اور بھوک کا باعث بن رہا ہے۔ اب فوری عمل کا وقت آ گیا ہے۔'' فلیچر نے تمام فریقوں سے مطالبہ کیا کہ وہ جنگ بندی پر متفق ہو کر اس انسانی تباہی کو روکیں۔ قابل ذکر ہے کہ دو مارچ سے قابض اسرائیل نے غزہ کے تمام زمینی راستے بند کر رکھے ہیں، جس کے باعث کسی بھی قسم کی انسانی امداد کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ اس نا کہ بندی نے پورے غزہ کو قحط اور بھوک کے دہانے پر پہنچا دیا ہے حالانکہ سرحدی راستوں پر امدادی ٹرکوں کے قافلے دن رات انتظار میں کھڑے ہیں۔

قابض اسرائیل بسا اوقات معمولی مقدار میں امدادی سامان داخل ہونے دیتا ہے جو بھوک سے نڈھال آبادی کی کم از کم ضروریات بھی پوری نہیں کر پاتا، خاص طور پر جب بیشتر ٹرکوں کو راستے میں ان تھک گروہوں کے حملوں کا سامنا ہوتا ہے جنہیں صیہونی فوج کی سرپرستی حاصل ہے۔

اسپین میں نصف ملین سے زائد عوام کا غزہ میں نسل کشی کے خلاف احتجاج، 500 تنظیموں کی اپیل پر مظاہرے

میڈریڈ: اسپین کے شہر بارسلونا میں فلسطین سے اظہار یکجہتی کے لیے عوامی احتجاجات تیسرے روز بھی جاری ہیں۔ ہفتے کی صبح شہر کی سڑکوں پر ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا جس میں لاکھوں شہریوں نے شرکت کی۔ یہ مظاہرہ 500 سے زائد تنظیموں اور سول سوسائٹی کی انجمنوں کی اپیل پر منعقد ہوا۔

مظاہرین نے حکومتوں، اداروں اور کمپنیوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کے ساتھ اپنے تمام تعلقات ختم کریں۔ مقررین نے عالمی برادری کے سامنے واضح پیغام دیا کہ وہ استعمار نسل کشی نسلی امتیاز اور فلسطین پر قابض اسرائیل تسلط کو مسترد کرتے ہیں۔ مظاہرے کے رہنماؤں نے امید ظاہر کی کہ یہ ریلی کاٹالونیا کی تاریخ میں فلسطینی عوام کے ساتھ یکجہتی کا سب سے بڑا مظاہرہ ثابت ہوگی۔ انہوں نے ٹرکاء سے اپیل کی کہ وہ سیاہ لباس پہنیں تاکہ جنگ کے شہداء کے ساتھ سوگ اور ماتم کا اظہار کیا جا سکے۔

احتجاجی مارچ دوپہر 12 بجے بارسلونا کے ''سلفادور الیمبر یو پارک'' (Jardinets de Gràcia) سے شروع ہوا اور سب سے پہلے یورپی کمیشن کے دفتر کے سامنے پہنچا جہاں مظاہرین نے یورپی یونین پر زور دیا کہ وہ فلسطینی عوام کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات کرے اور قابض اسرائیل کے خلاف موثر پابندیاں عائد کرے۔

یہ تاریخی احتجاج فلسطینی کمیونٹی آف کاٹالونیا، اتحاد و قابض اسرائیل سے تعلقات ختم کرو'' اور گلوبل صمود فلوٹیلا کے اشتراک سے منعقد ہوا۔ اس کے ساتھ مزدور یونینز Intersindical، UGT، CCOO، متعدد محلاتی انجمنیں، خواتین کی تنظیمیں اور عالمی انصاف کے نیٹ ورکس مثلاً LaFede کے ساتھ یکجہتی کا سب سے بڑا مظاہرہ ثابت ہوگی۔ انہوں نے ٹرکاء سے اپیل کی کہ وہ سیاہ لباس پہنیں تاکہ جنگ کے شہداء کے ساتھ سوگ اور ماتم کا اظہار کیا جا سکے۔

عوامی غم و غصے میں اُس وقت مزید اضافہ ہوا جب قابض اسرائیلی بحریہ نے انسانی امداد لے کر غزہ کی طرف جانے والے فلوٹیلا کو بحیرہ روم میں روک لیا۔ یہ فلوٹیلا 31 اگست کو بارسلونا سے روانہ ہوا تھا، جس میں کئی معروف سماجی کارکن شریک تھے، جن میں بارسلونا کی سابق میئر آدا کولاو اور کاٹالونیا کی رکن پارلیمان نیلا رکا سنیچو شامل تھیں۔

مظاہرین نے روز ہزاروں طلبہ نے بھی یونیورسٹی اسکوائر سے دراسائس اسکوائر تک مارچ کیا اور غزہ کے ساتھ یکجہتی کے طور پر ایک عارضی کیمپ قائم کیا۔

مظاہرین اور منتظمین نے اعلان کیا کہ ان کا احتجاج اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک بسانوی حکومت قابض اسرائیل کے ساتھ اپنے تجارتی تعلقات ختم نہیں کرتی یا غزہ کی پٹی کے لیے ایک مستقل انسانی راہداری نہیں کھول دی جاتی۔

غزہ میں ملبے تلے پھنسے شہداء کی لاشیں نکالنے کے لیے عالمی برادری سے فوری مدد کی اپیل

غزہ: غزہ میں لاپتہ اور جبری طور پر غائب کیے گئے افراد کے لیے کام کرنے والے مرکز نے عالمی برادری سے فوری مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ کی پٹی میں خصوصی فنی ٹیموں اور بھاری مشینری داخل کرنے کے اقدامات کرے تاکہ قابض اسرائیل کی ایک سال سے جاری وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں ملبے تلے دبے ہزاروں شہداء کی لاشوں کو نکالا جا سکے۔ مرکز نے ہفتے کے روز اپنے ایک بیان میں واضح کیا کہ مقامی حکام غزہ میں اسرائیلی درندگی کے نتیجے میں تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے تلے دبے سینکڑوں صلاحیت نہیں رکھتے۔ بیان میں بتایا گیا کہ لاپتہ فلسطینیوں کی تعداد آٹھ سے نو ہزار کے درمیان ہے، جن میں سے اکثریت کے ملبے تلے دبے ہونے یا قابض اسرائیلی فوج کے ٹھیاں، وسطی اور جنوبی علاقوں میں قائم خفیہ مراکز میں موجود ہونے کا خدشہ ہے۔

قابض اسرائیل کو ایف-35 طیاروں کے پرزہ جات کی برآمد پر پابندی برقرار رہے گی: ہالینڈ کا اعلان

ہالینڈ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ قابض اسرائیل کو لڑاکا طیاروں ایف-35 کے پرزہ جات کی برآمد پر عائد پابندی برقرار رکھے گی، اگرچہ سپریم کورٹ نے اپنے حالیہ فیصلے میں حکومت کو اس پالیسی میں تبدیلی کی اجازت دے دی تھی۔ یہ برآمدی پابندی فروری سنہ 2024ء سے نافذ ہے، جب اپیل کورٹ نے حکم دیا تھا کہ حکومت ان پرزہ جات کی برآمد روک دے جنہیں قابض اسرائیل غزہ پر بمباری کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ تاہم گذشتہ روز جمعہ کو سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ اپیل کورٹ نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا تھا، کیونکہ خارجہ پالیسی کے فیصلے حکومت کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں، عدلیہ کے نہیں۔ سپریم کورٹ نے حکومت کو چھ ہفتوں کے اندر پالیسی کا از سر نو جائزہ لیے، مگر حکومت نے چند گھنٹوں میں ہی فیصلہ کر لیا کہ وہ قابض اسرائیل کو ایف-35 طیاروں کے پرزہ جات کی ترسیل دوبارہ شروع نہیں کرے گی۔ ہالینڈ کی حکومت نے اپنے بیان میں کہا کہ ''موجودہ حالات میں یہ غیر معقول ہوگا کہ ہالینڈ سے ایف-35 طیاروں کے پرزے قابض اسرائیل کو دوبارہ بھیجے جائیں۔''

واضح رہے کہ ہالینڈ میں امریکہ کی ملکیت ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جہاں ایف-35 طیاروں کے پرزے محفوظ کیے جاتے ہیں، اور وہاں سے انہیں امریکہ کے اتحادی ممالک میں بھیجا جاتا ہے جن میں قابض اسرائیل بھی شامل ہے۔ ہالینڈ کی حکومت نے وضاحت کی کہ وہ ایف-35 پروگرام کے ساتھ منسلک رہنے کے عزم پر قائم ہے، کیونکہ یہ پروگرام ''ہمارے اور ہمارے اتحادیوں کی سلامتی کے لیے ایک بنیادی عنصر'' ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ ''حکومت نے یہ معاملہ سپریم کورٹ میں اس لیے اٹھایا کہ خارجہ پالیسی کی تشکیل ریاست کا حق اور اختیار ہے،'' تاہم اس نے واضح کیا کہ اس فیصلے کا براہ راست تعلق ''غزہ کی موجودہ تباہ کن صورتحال'' سے نہیں ہے۔ ہالینڈ کی حکومت نے اپنے بیان میں اس بات پر بھی زور دیا کہ ''اب فوری طور پر جنگ بندی ہونی چاہیے تاکہ تشدد اور شہریوں کی ہلاکتیں کا خاتمہ ہو سکے، اور تمام قیدیوں کو رہا کیا جا سکے۔'' یہ فیصلہ ایک طویل عدالتی جدوجہد کے اختتام پر سامنے آیا ہے جس میں انسانی حقوق کی تنظیموں نے موقف اختیار کیا تھا کہ ایف-35 کے پرزہ جات کی برآمد قابض اسرائیل کو بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی میں مدد فراہم کر رہی ہے۔ سپریم کورٹ کے نائب صدر مارٹن بولاگ نے کہا کہ اپیل کورٹ نے ان تنظیموں کے مؤقف کی حمایت کر کے غلطی کی تھی۔ دوسری جانب، ہالینڈ کی حکومت کے وکلاء نے کہا کہ اگر ہالینڈ برآمد بند کر بھی دے تو قابض اسرائیل یہ پرزے بآسانی دیگر ذرائع سے حاصل کر سکتا ہے۔ یاد رہے کہ رواں سال جون میں لندن کی سپریم کورٹ نے بھی ایک فلسطینی انسانی حقوق کی تنظیم کی جانب سے برطانیہ کو ایف-35 کے پرزہ جات کی برآمد روکنے کے لیے دائر درخواست مسترد کر دی تھی۔

اسرائیلی آبدوز سے اڑنے والے ڈرونز کا تیونس کے ساحل کے قریب گلوبل صمود فلوٹیلا کی کشتیوں پر حملہ

واشنگٹن: امریکی نشریاتی ادارے سی بی ایس نیوز نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے رواں سال ستمبر کے آغاز میں حکم دیا تھا کہ تیونس کے ساحل کے قریب موجود کشتیوں پر ڈرون حملے کیے جائیں، یہ کشتیاں غزہ کے محصور عوام کے لیے انسانی امداد لے جانے والے گلوبل صمود فلوٹیلا کا حصہ تھیں۔

امریکی انٹیلی جنس حکام نے تصدیق کی کہ قابض اسرائیلی افواج نے 8 اور 9 ستمبر کو ایک آبدوز سے ڈرون طیارے لانچ کیے جنہوں نے تیونس کے ساحل شہر سیدی بوسعید کی بندرگاہ کے باہر لنگر انداز کشتیوں پر آتش گیر مواد پھینکا، جس کے نتیجے میں کشتیوں پر آگ بھڑک اٹھی۔

یہ رپورٹ پہلی بار اس بات کا انکشاف کرتی ہے کہ ان حملوں کے پیچھے قابض اسرائیل ہی ملوث تھا، جس کے باعث انسانی امدادی فلوٹیلا کی غزہ کے لیے روانگی میں تاخیر ہوئی۔ بعدازاں قابض اسرائیلی بحریہ نے بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب سمندر میں فلوٹیلا کی کشتیوں پر حملہ کر کے ان میں سوار سیکڑوں کارکنان کو اغوا کر لیا، یہ کارروائی غزہ کے ساحل سے کئی میل دور انجام دی گئی۔

تصویلات کے مطابق 8 ستمبر کو پرتگالی جھنڈا بردار کشتی ''ایمیلی'' کو ایک ڈرون کے ذریعے پیچیدگی کی آتش گیر بم سے نشانہ بنایا گیا۔ گلوبل صمود فلوٹیلا کے مطابق حملے سے ایک رات قبل پرتگال کی رکن پارلیمان ماریانا موتا گواس حشتی پر موجود تھیں۔

اس کے اگلے روز 9 ستمبر کو برطانوی جھنڈا بردار کشتی ''الما'' پر بھی اسی نوعیت کا حملہ کیا گیا۔ فلوٹیلا کے منتظمین نے اپنے بیان میں کہا کہ ''قابض اسرائیل کے ملوث ہونے کی تصدیق ہمیں حیران نہیں کرے گی بلکہ یہ صرف اس کے تکبر، درندگی اور عالمی قانون سے کھلے عام انحراف کے تسلسل کو بے نقاب کرے گی''۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ''چاہے ان حملوں کا مقصد ہمیں قتل کرنا ہو، ڈرانا ہو یا ہماری کشتیوں کو روکنا، حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے نہایت غیر ذمہ داری سے انسانی رضاکاروں اور شہریوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالا۔ دنیا کو جاننا ہوگا، کیونکہ ہمیں خوفزدہ کرنے یا خاموش کرانے کی یہ سہمیوئی کوششیں بھی کامیاب نہیں ہوں گی۔''

یاد رہے کہ تیونسی حکام نے ستمبر میں پہلے حملے کے بعد دعویٰ کیا تھا کہ کشتیوں میں لگنے والی آگ ڈرون حملے کا نتیجہ نہیں بلکہ اندرونی دھماکے سے بھڑکی تھی۔

قابض اسرائیل کے حامی بعض سوشل میڈیا اکاؤنٹس نے یہ جھوٹا دعویٰ کیا کہ فلوٹیلا کے کارکنوں نے غلطی سے سگنل گنز چلا دیں جس سے آگ لگ گئی۔ تاہم 11 ستمبر کو جب دوسری کشتی ''الما'' پر حملہ ہوا تو تیونس کی وزارت داخلہ نے واضح کیا کہ یہ واقعہ ''سوچا سمجھا منصوبہ بند حملہ'' تھا۔

وزارت داخلہ نے اگرچہ کسی مخصوص ملک یا فریق پر الزام نہیں لگایا تھا مگر اس نے کہا کہ وہ اس حملے کے منصوبہ سازوں، معاونین اور ملوث عناصر کو بے نقاب کرنے کے لیے مکمل تحقیقات کر رہی ہے تاکہ ساری دنیا پر حقیقت واضح ہو سکے۔

امریکی عدالت نے قابض اسرائیلیوں کی انروا کے خلاف جھوٹی درخواست مسترد کر دی

واشنگٹن: نیویارک سے موصولہ اطلاعات کے مطابق، امریکہ کی ایک عدالت نے قابض اسرائیل کے درجنوں شہریوں کی جانب سے فلسطینی پناہ گزینوں کی ایجنسی انروا کے خلاف دائر کی گئی جھوٹی درخواست مسترد کر دی ہے۔ اس درخواست میں اسرائیلی فریق نے بے بنیاد الزام لگایا تھا کہ انروا نے ایک ارب ڈالر سے زائد رقم فلسطینی مزاحمتی تحریک حماس کو منتقل کی جس سے سنہ 2023ء کے سات اکتوبر کو آپریشن طوفان الاقصیٰ میں مدد ملی۔ امریکی فیڈرل کورٹ کی جج انابلیہ نورلیس نے میں سیٹلن پر فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ انروا ''مکمل قانونی استثنا حاصل ہے کیونکہ یہ اقوام متحدہ کی ایک ذیلی ایجنسی ہے اور اقوام متحدہ کی عدالتی کارروائیوں سے مکمل استثنا حاصل ہے۔ جج نورلیس نے اپنے فیصلے میں یہ موقف بھی مسترد کر دیا کہ انروا محض ایک ''خصوصی ادارہ'' ہے جس پر اقوام متحدہ کے استثنا کے قوانین کا اطلاق نہیں ہوتا۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے قانونی ماہرین کی رائے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انروا جیسے ذیلی ادارے اگرچہ پچھ انتظامی آزادی رکھتے ہیں مگر وہ اقوام متحدہ سے مکمل طور پر آزاد نہیں، اس لیے ان پر استثنا کے قوانین لاگو ہوتے ہیں۔ مدعیوں کے وکیل جاشوا میور وان نے بتایا کہ ان کے مؤکل اس فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس مقدمے میں انروا کے سابق جنرل فلیپ لازارینی سمیت ادارے کے موجودہ اور سابقہ عہدیداران کو بھی نامزد کیا گیا تھا۔ تاہم، ان کے وکلاء نے تامل کوئی رکمل ظاہر نہیں کیا۔ درخواست گزاروں کی فہرست میں 100 سے زائد قابض اسرائیلی شامل تھے جو غزہ کی سرحد کے قریب غیر قانونی صیہونی بستیاں آباد کرتے ہوئے ہیں۔ ان اسرائیلیوں نے الزام لگایا تھا کہ انروا نے گزشتہ دس برسوں کے دوران حماس کو ''دہشت گردی کا دستِ تعمیر کرنے میں مدد دی اور میڈیا عوامی پر ایک ارب ڈالر کا انتقال میں سیٹلن کے ایک بینک اکاؤنٹ سے کیا۔ یہ الزام قابض اسرائیل کے انہی جھوٹے دعووں کا تسلسل ہے جو وہ طویل عرصے سے فلسطینی عوام کی فلاح و بہبود کے اداروں کو بدنام کرنے کے لیے لگاتا آ رہا ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ سمیت بعض مغربی ممالک نے قابض اسرائیل کے ان بے بنیاد الزامات کے بعد انروا کی امداد عارضی طور پر روک دی تھی، حالانکہ انروا نے بارہا واضح کیا کہ اس کے کسی ملازم کا آپریشن طوفان الاقصیٰ میں کوئی کردار نہیں تھا۔ گذشتہ برس اکتوبر میں اس وقت کے امریکی صدر جو بائیڈن کی انتظامیہ نے کہا تھا کہ یہ درخواست ناقابل سماعت ہے کیونکہ انروا بین الاقوامی قانون کے تحت استثنیٰ کا حقدار ہے۔ تاہم رواں برس 24 اپریل کو جسٹس انتظامیہ نے موقف تبدیل کرتے ہوئے کہا کہ فریقین کو امریکی عدالتوں میں اپنے موقف کا دفاع کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔

فلسطینی اتھارٹی اور تمام فلسطینی دھڑوں نے حماس کے جنگی بندی منصوبے کی حمایت کر دی

غزہ: زام اللہ سے موصولہ اطلاعات کے مطابق فلسطینی اتھارٹی اور مختلف مزاحمتی جماعتوں نے آج ہفتے کے روز اسلامی تحریک مزاحمت ''حماس'' کے اس جواب کو سراہا ہے جو اس نے امریکی منصوبے کے جواب میں پیش کیا۔ تمام فلسطینی دھڑوں نے اسے ایک ''قومی اور ذمہ دارانہ موقف'' قرار دیا جو ''فلسطینی مزاحمتی قوتوں سے وسیع اور گہری مشاورت'' کے بعد سامنے آیا۔

فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ محمود عباس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے جنگ بندی اور تفصیلات طے کرنے کے اعلان کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''حماس کے مثبت موقف کے بعد اب وقت ہے کہ تمام فلسطینی قیادت قومی ذمہ داری کا مظاہرہ کرے''۔ محمود عباس نے مصر، قطر، ترکیہ، پاکستان، سعودی عرب، اردن، متحدہ عرب امارات اور انڈونیشیا کے کردار کو بھی سراہا جنہوں نے اس معاہدے تک پہنچنے میں اہم کردار ادا کیا۔

دوسری جانب فلسطینی مزاحمتی دھڑوں نے ایک مشترکہ بیان میں تمام مزاحمتی قوتوں سے کہا ہے کہ وہ اُن معاہدے کی تشکیل کے لیے درکار اقدامات کو فوری طور پر آگے بڑھائیں۔ انہوں نے عرب و اسلامی ممالک کے سچائی بھرے موقف، مصر، قطر اور ثالثی کی ذمہ داری سونپنے کے عمل طریقہ کار پر غور کیا جانے کے اور ان حساس لمحات میں تمام قومی امور پر بحث ہو سکے۔

ادھر اسلامی جہاد نے کہا کہ حماس کا امریکی منصوبے پر جواب دراصل ''فلسطینی مزاحمتی قوتوں'' کا متفقہ موقف ہے۔ جہاد اسلامی نوجغرہ کی دوسری بڑی عسکری تنظیم ہے۔ اس کے عسکری ونگ کا نام ''سرایا القدس'' ہے۔ اس نے کہا کہ ''حماس کا جواب تمام مزاحمتی قوتوں کے قومی اتفاق کی نمائندگی کرتا ہے''۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ''جہاد اسلامی نے بھی مکمل ذمہ داری کے ساتھ ان مشاورتوں میں حصہ لیا جن کے نتیجے میں یہ فیصلہ سامنے آیا''۔

قومی اور ذمہ دارانہ جواب

اسی طرح محاذ عوامی برائے آزادیٔ فلسطین نے کہا کہ ''حماس کا جواب ایک قومی اور ذمہ دارانہ موقف ہے جو جارحیت کے خاتمے کی راہ ہموار کرتا ہے''۔ محاذ نے زور دیا کہ ''اہم بات یہ ہے کہ قابض اسرائیل جارحیت روکنے اور معاہدے پر عمل درآمد کا پابند ہے تاکہ مکمل جنگ بندی، فوجی انخلاء اور غزہ کا محاصرہ ختم کرنے کی راہ ہموار ہو''۔

حاذنے امریکی انتظامیہ کو سیوتا ڈ کرنے کی صورت میں مکمل ذمہ داری کا حالی قرار دیا اور جنگی مجرم بنجمن نیتن یاہو کو اس تباہ کن جنگ کے تسلسل کا اصل مجرم ٹھہرایا۔

دریں اثنا تحریک الجہاد نے کہا کہ ''حماس کا موقف فلسطینی مزاحمتی قوتوں کی اجتماعی سوچ اور ذمہ دارانہ قومی طرز عمل کی عکاسی کرتا ہے''۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''یہ موقف جنگی عمل عام اور قحط کی مہم کو روکنے کی سچی خواہش پر مبنی ہے، اب جاعلی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات پر فلسطینی موقف کو سراہتے ہوئے کہ قابض دشمن کو اس کے وعدوں پر عمل کرنے پر مجبور کرے جو ہمیشہ تاخیری حربے اور بدعہدی کا عادی رہا ہے''۔

شاٹوں کی کاوشوں کا خیر مقدم

فتح تحریک کے اصلاحی دھڑے نے بھی حماس کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا کہ اس نے امریکی منصوبے سے اتفاق کیا ہے۔ دھڑے نے مصر، قطر، ترکیہ اور دیگر برادر دوست ممالک کی کوششوں کو سراہا جن کی بدولت یہ اعلان سامنے آیا جو بصرف نسل کشی کی جنگ کے خاتمے کا پیش خیمہ بنے گا بلکہ فلسطینیوں کے جبری انخلاء کو بھی روکے گا اور قومی آزادی کے کمل کو آگے بڑھانے کی راہ ہموار کرے گا۔

جمہوری محاذ برائے آزادیٔ فلسطین نے کہا کہ ''حماس کا موقف ذمہ دارانہ ہے'' اور وہ اس دعوت سے مطابقت رکھتا ہے جو اس نے منصوبہ اعلان سے قبل دی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ ''غزہ کے انتظام کے لیے ایک قومی ادارہ تشکیل دیا جائے جو حقیقی آزادیٔ فلسطین کے ماتحت ہو تاکہ ریاست فلسطین کی وحدت، عوامی یکجہتی، قومی حقوق اور مستقبل کی ضمانت کو یقینی بنایا جا سکے''۔

گذشتہ شب جمعہ کے روز تحریک حماس نے ایک بیان میں اعلان کیا کہ اس نے امریکی منصوبے کے جواب میں اپنا تفصیلی رد پیش کر دیا ہے۔ حماس نے واضح کیا کہ وہ تمام قابض اسرائیلی اسیران، چاہے زندہ ہوں یا شہید، کی رہائی پر آمادہ ہے۔

حماس نے اپنے بار بار اپنے اس موقف کا اعادہ کیا کہ غزہ کے انتظام پر فلسطینی ماہرین اور غیر جانبدار شخصیات پر مشتمل ایک آزاد ادارے کے سپرد کیا جائے جو قومی اتفاق رائے اور عرب و اسلامی حمایت کے تحت اپنی ذمہ داریاں انجام دے۔ تاہم حماس نے واضح کیا کہ ''غزہ کے مستقبل اور فلسطینی عوام کے بنیادی حقوق پر فیصلے صرف ایک جامع فلسطینی فورم میں طے کیے جا سکتے ہیں''۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ڈیڈگلن گروبیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر۔ ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔